نوسرہار

(1503)

(مکمل حالت میں دستیاب ہونے والا اردو ادب کا پہلا کارنامہ)

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی

نوسرہار

(1503)

(مکمل حالت میں دستیاب ہونے والا اردو ادب کا پہلا کارنامہ)

مرتبہ

سیّدہ جعفر

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی۔110025

©قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت	:	2011
تعداد	:	550
قیمت	:	-/86 روپے
سلسلۂ مطبوعات	:	1572

Nosarhar
Compiled by **Syeda Jaffer**

ISBN :978-81-7587-745-0

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا،
جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی-110066
فون نمبر: 26109746، فیکس: 26108159
ای-میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: لاہوتی پرنٹ ایڈز، جامع مسجد، دہلی-6
اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho(Top) کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ ان دو خداداد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے ان اسرار و رموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جا سکتے تھے۔ حیات و کائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب و تطہیر سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدارسیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل و تعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ و ترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بولا ہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقۂ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم و فنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل

برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں طبع کرنا اور انھیں کم سے کم قیمت پر علم وادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہردلعزیز زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ تنقیدیں اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ ترقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم وفنون کی جو کتابیں شائع کی ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ کونسل نے ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہل علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کردی جائے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ
ڈائرکٹر

فہرست

	صفحہ
"کچھ اپنی زباں میں"	IX
نوسرہار اردو ادب کا پہلا مرثیہ	1
ضیاءالدین بیابانی	5
شاہ اشرف بیابانی	8
وطن اور حالات زندگی	11
تصانیف	12
واحد باری	12
لازم المبتدی	15
قصہ آخرالزماں	17
نوسرہار	17
سبب تصنیف	19
روضۃ الشہداء اور نوسرہار	20
خاکہ	23

	صفحہ
نوسرہار کی ادبی قدر و قیمت	31
رخصت	43
آمد	45
رجز	46
جنگ	47
شہادت	50
بین	51
مقامی تہذیب سے اثر پذیری	53
زبان کا تجزیہ	55
محاورے	55
ضرب الامثال	58
مرکب امتزاجی	59
نوسرہار کی بحر	63
ردیف و قوافی کا استعمال	64
صرفی تجزیہ	70
اسم کی جنس	72
ضمیر	73
حرف	75
فعل	79
نوسرہار کی زبان	82
فارسی سے اثر پذیری	83

	صفحہ
برج بھاشا	85
پنجابی	90
مراہٹی	93
ساکن و متحرک الفاظ	98
کوزی اصوات کی تبدیلی	98
تقلیب اصوات	99
تخفیف صوت	100
اعداد	101
صوتی تجزیہ	103
تنفس اصوات	103
امالے	106
انفیانے کا رجحان	109
الحاقی کلام	112
ابواب کی تقسیم	114
نسخوں کا تعارف	114
نوسرہار کا متن	118
الحاقی متن	239
فرہنگ	257

''کچھ اپنی زباں میں''

اردو ادب کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے جب ہم ملفوظات، اقوال اور صوفی بزرگوں کی مذہبی موضوعات سے متعلق چھوٹی چھوٹی نظموں کے دور سے آگے بڑھتے ہیں تو مسلسل، مربوط اور طویل ادبی کارناموں سے متعارف ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے فخر دین نظامی کی مثنوی ''کدم راؤ پدم راؤ'' ہماری نظر سے گزرتی ہے جسے مرتب کر کے جمیل جالبی نے کراچی پاکستان سے 1973 میں شائع کر دیا ہے۔ ''مقدمہ'' میں ''اردو زبان کی پہلی تصنیف'' کی ذیلی سرخی قائم کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ ''کدم راؤ پدم راؤ'' کو 'اردو زبان کی پہلی تصنیف ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مرتب رقمطراز ہیں ''جب تک کوئی اور تصنیف سامنے نہ آئے اولیت کے تخت سلطنت پر ''کدم راؤ پدم راؤ'' کی حکمرانی رہے گی۔'' (1)

مثنوی ''کدم راؤ پدم راؤ'' کا جو واحد نسخہ دستیاب ہوا ہے وہ ناقص الاول اور ناقص الآخر ہی نہیں ناقص الوسط بھی ہے اس لیے ہم قصے کے آغاز اور اس کے انجام سے ناواقف ہیں یہاں تک کہ اس کے اصلی نام کا بھی ہمیں علم نہیں۔ چوں کہ اس مثنوی میں کدم راؤ اور پدم راؤ کا قصہ نظم کیا گیا تھا اس لیے نصیر الدین ہاشمی نے اپنے طور پر مثنوی کا یہ نام تجویز کیا اور وہ اسی نام سے موسوم ہو گئی۔ مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کے سن تصنیف کا بھی قطعیت کے ساتھ تعین نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ مرتب نے مقدمے میں لکھا ہے۔(2)

---

(1) جمیل جالبی ''کدم راؤ پدم راؤ'' پہلا ایڈیشن، صفحہ:35

(2) جمیل جالبی ''کدم راؤ پدم راؤ'' پہلا ایڈیشن، صفحہ:16

زمانی اعتبار سے اس نامکمل مثنوی کے بعد اردو دنیا جس ادبی کارنامے سے روشناس ہوئی وہ اشرف بیابانی کی "نوسرہار" ہے۔ یہ اردو ادب کی وہ پہلی کاوش ہے جو مکمل حالت میں ہم تک پہنچی۔ ناقص الاوّل یا ناقص الآخر نہ ہونے کی وجہ سے ہم کتاب کے صحیح نام، اس کے مکمل متن، حقیقی سن تصنیف اور دوسری تفصیلات سے آگاہ ہو سکے ہیں۔ داخلی شہادتوں یعنی خود شاعر اشرف بیابانی کے بیانات سے مثنوی کے نام اور سن تصنیف وغیرہ کی نشان دہی ہوتی ہے اور پتا چلتا ہے کہ نوسرہار 909ھ 1503 میں مکمل ہوئی تھی۔ اس اعتبار سے "نوسرہار" کی ایک اور ادبی قدر و قیمت یہ ہے کہ اردو ادب میں مرثیے کا پہلا نمونہ ہے جسے شاعر نے مثنوی کی ہیئت میں پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ "نوسرہار" یہ ثابت کرتی ہے کہ فارسی سے پہلے اردو شاعری میں مرثیہ نگاری کا آغاز ہوا تھا یعنی "نوسرہار" کو فارسی کی "روضۃ الشہداء" پر زمانی تقدم حاصل ہے۔

"نوسرہار" کی اشاعت کے لیے میں قومی اردو کونسل کے ارباب اقتدار اور بالخصوص ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ ڈائرکٹر این.سی.پی.یو.ایل کی ممنون ہوں۔ جنھوں نے "نوسرہار" شائع کروائی۔ کتاب کی ترتیب کے دوران ساہتیہ اکیڈمی نے "رائٹران رزیڈنس" کی اسکیم کے تحت میری مالی اعانت کی جس کے لیے میں شکریہ ادا کرتی ہوں۔

پروفیسر گوپی چند نارنگ کا کرم شامل حال نہ ہوتا تو "نوسرہار" کی اشاعت ممکن نہ تھی۔

Prof. Syeda Jaffer
House No. 9-124/1
Hashim Nagar, Langer Houz
Hyderabad-500008
(AP)

نوسر ہار

اردو کا پہلا مرثیہ

جب انسانی تاریخ کے سفر میں کوئی معرکۃ الآرا اور عہد ساز واقعہ رونما ہوتا ہے تو تہذیبی زندگی کے تمام شعبے اور ان کا تفاعل اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ واقعۂ کربلا حق و باطل، خیر و شر اور نور و ظلمت کے تصادم کا ایک ایسا انقلاب پرور اور فکر انگیز سانحہ تھا جس نے انسان دوستی، حق پرستی اور اعلیٰ مقصد کا ایک ابدی درس دیا اور یہ بتایا کہ صحت مند اقدار زندگی اور صالح مطمح نظر کی حفاظت کرنے والے انقلاب پسند جانباز و سرفروش کبھی استبداد و استحصال اور تشدد سے پسپا نہیں ہوں گے۔ ان کا حیات پرور پیغام، انسان دوستی کے جذبے کو ہر دور میں مہمیز کرتا اور ذہنوں کو بیداری عطا کرتا رہے گا۔ حسین نے کربلا میں جو بے مثل جہاد کیا تھا اور بلند نظریۂ حیات اور اعلیٰ اخلاقی و معاشرتی نظام کے قیام کے لیے ملوکیت اور باطل پرستی سے متصادم ہونے کی جو ناقابل فراموش مثال قائم کی تھی، وہ ہر خطۂ ارض میں صداقت پرستوں کے لیے مشعل ہدایت ثابت ہوتی۔ جوش ملیح آبادی نے کہا تھا۔

دنیا تیری نظیر شہادت لیے ہوئے
اب تک کھڑی ہے شمع ہدایت لیے ہوئے

ہیگل نے تاریخ کو "خدا کی زمین پر جلوہ نمائی سے تعبیر کرتے ہوئے کہا تھا "History is

''march of God on earth'' اور برگساں نے اسے ''تخلیقی ارتقا کے ایک جزو'' سے موسوم کیا تھا۔ تاریخ اور ادب کے اٹوٹ رشتے سے تخلیقی ذہن ہر عہد میں مربوط رہا ہے۔ اردو شاعری میں کربلا انسان دوستی اور امن پسندی کی حمایت میں تشدد کے خلاف آرا ہونے کی علامت بن گیا ہے۔

واقعہ کربلا نے مختلف زبانوں کے ادب پر جاوداں نقش ثبت کیے ہیں، عربی، فارسی اور اردو میں شہادت حسین کو نظم ونثر کی زینت بنایا گیا ہے اور اسے محض ثواب کا وسیلہ ہی نہیں سمجھا گیا بلکہ اس سے کش مکش حیات، تصادمات وسانحات اور آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کا عزم وحوصلہ بھی حاصل کیا گیا ہے۔ ابتدائی دور کے شعرا اور ادیبوں نے زیادہ تر احترام وعقیدت کے جذبے کے تحت، ثواب کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کے مقصد کو پیش نظر رکھا تھا۔ بعد کے دور میں جوش، آل رضا، نسیم امروہوی، یاور عباس، باقر امانت خوانی، امید فاضلی، جمیل مظہری، صفدر حسین مہدی نظمی، نجم آفندی اور وحید اختر وغیرہ کے کلام میں رثائی ادب ایک نئی اور بدلی ہوئی جہت کے ساتھ منصۂ شہود پر آتا ہے اور عصری حسیت کا عنصر اسے ایک نئی وسعت ومعنویت سے روشناس کرتا ہے۔

''روضۃ الشہداء'' فارسی ادب کا ایک گرانقدر اور مقبول کارنامہ ہے۔ شاہ طہماسپ صفوی (930ھ-1523 تا 984ھ-1576) کے عہد میں محتشم کاشانی (متوفی 996ھ-1587) نے بادشاہ کی فرمائش پر '' ہفت بند'' لکھا تھا۔ کمال الدین حسین بن علی واعظ کاشفی نے شہزادہ مرشد الدولہ والملۃ والدین عبداللہ المشتہر بہ سید مرزا کی فرمائش پر روضۃ الشہداء لکھی تھی۔ رضا زادہ شفق ''تاریخ ادبیات ایران'' میں رقم طراز ہیں کہ یہ مجالس عزا میں پڑھی جاتی تھی اور اسی مناسبت سے روضہ خوانی کی اصطلاح عام ہوئی وہ لکھتے ہیں:

> ''روضۃ الشہداء در ذکر مصائب حضرت امام حسین دیاراں اوست ومتو ان گفت بہترین کتابیست کہ بدیں تفصیل معصیبت ائمہ را ذکر کردہ۔ مدتہا درمجالس عزا از اں کتاب نقل می کردند گویا اصطلاح روضہ خوانی از نام ہمیں کتاب آمدہ است۔''(1)

---

(1) رضا زادہ شفق۔ تاریخ ادبیات ایران۔ صفحہ 332 تہران

قدیم اردو کی مثنوی "نوسرہار" 909ھ-1503 میں لکھی گئی تھی۔ مشرقی ادبیات کی تاریخ شاعری میں اردو مرثیہ نگاری کو فارسی مرثیہ نگاری پر تقدیم حاصل ہے۔ محتشم کاشانی نے اشرف بیابانی کے بہت بعد "ہفت بند" لکھا تھا۔ دکن میں اشرف کے کربلائی مرثیے سے پہلے برہان الدین جانم نے اپنا خزینہ کلام پیش کیا تھا جسے اردو کا پہلا شخصی مرثیہ کہا جا سکتا ہے۔ جانم نے اپنے والد میراں جی شمس العشاق کی وفات پر اپنے جذبات غم اور مفارقت کے کرب کا مرثیے کی شعری صورت میں اظہار کیا تھا۔ اس مرثیے کو "مرثیہ بر وصال حضرت میراں جی شمس العشاق" کی سرخی سے مزین کیا گیا ہے۔ نو (9) "ابواب" پر مشتمل یہ مرثیہ ایک منفرد ہیئت میں نظم کیا گیا ہے۔ ہر بند میں پانچ شعر اور ان کے بعد دوہرہ لکھا گیا ہے جو چار مصرعوں پر محیط ہے۔ صرف آخری دو بندوں میں چار چار شعر دوہرے کے ساتھ کہے گئے ہیں۔ ذیل میں اس مرثیے کے ابتدائی دو بند درج کیے جاتے ہیں۔

(1)

شاہ میراں جی جگ رتن سو ہے رتن منجہ دل کندن
لیتا چھنا اپنی اذن جے کچھ حکم الٰہی کا
منجہ دیس کا آفتاب تھا اور نس کا مہتاب تھا
یوں چھپ گیا جوں خواب تھا جے کچھ حکم الٰہی کا
کرسوں صفت میں شاہ کی دن نس جلوں آہ بھی
گئے چھوڑ منجہ اس راہ تھے جے کچھ حکم الٰہی کا
توں جگ میں منجہ سرتاج تھا ہر دو جہاں منجہ راج تھا
تج بن نہ منجہ کچھ کاج تھا جے کچھ حکم الٰہی کا
سو ہے میرا منجہ پیر ہے اس روز کا دستگیر ہے
تجھ بن میں بے پیر ہے جے کچھ حکم الٰہی کا

دوہرہ

بن تیل دیوا کیوں جلے بن روکھ پنچھی جوں پھرے
یوں جیو بادل تجھ بنا جل مچھی تڑپیا کرے
ساجن ساجن کہوے کر او نیند ناوے چکھ
پلک لگے جس نیند کی تن کوں کیا ہے دوکھ

(2)

ہیرا تھتو کیا کہوں رکھوں نس دن رہے کر میں چھکوں
شہ بن دکھڑا کیوں کنت ہوں جے کچھ حکم الٰہی کا
تجھ سوز پر ہے داغ پر جوں موم پر گلتا آگ پر
یوں دوکھ لگیا منجھ بھاگ پر جے کچھ حکم الٰہی کا
تجھ بن مجھ کوں پیاس ہے جیوں کہ گھر بالا تاس ہے
اوٹیا رکت تن ماس ہے جے کچھ حکم الٰہی کا
جوں بحر میں توں کشتی تیوں توں منجے تھا پشتی
سوں شہ میرانجی چشتی جے کچھ حکم الٰہی کا
جیونا جرم اس سات تھے کتیک جیوے جیوں کات تھے
حکم کیائی دھات تھے جے کچھ حکم الٰہی کا

دوہرہ

تجھ بن دھاری دوکھ کی اوپر پڑی منجھ آئے کر
تجھ بن پتنگا کوں بوجھے کس جاپکاروں دھائے کر
میں تج بن یوں دوکھی جیوں بن سسی چکور
یوں منجھ تل تل چٹپٹی تج بن کبھی نہ اور[1]

برہان الدین جانم کا یہ مرثیہ شخصی ہے۔ بعض نقادوں نے مرثیے کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔

---

(1) محمد اکبر الدین صدیقی "بجھتے چراغ"، صفحہ 38، 39

(1) کربلائی مرثیے اور (2) شخصی مرثیے۔ برہان الدین جانم کا یہ مرثیہ شمس العشاق کی وفات پر ان کے فرزند دلبند کے دلی تاثرات کا آئینہ دار شخصی مرثیہ ہے۔ اس طرح قدیم اردو میں واقعات کربلا پر لکھا جانے والا پہلا مرثیہ اشرف کا ''نوسرہار'' ہے جو مثنوی کے ادبی ہیئت میں پیش کیا گیا ہے۔

''نوسرہار'' کی تصنیف کا ایک محرک محرم کی وہ مجالس عزا تھیں جو ان کے والد شاہ ضیاءالدین بیابانی ہر سال عشرہ ماہ محرم میں اپنے گھر پر منعقد کیا کرتے تھے۔ ان میں شرکت کرنے والوں کو واقعات کربلا سنائے جاتے تاکہ وہ اسلام کے اس عظیم معرکے سے واقفیت حاصل کرکے خانوادہ رسالت کی اسلام کے لیے پیش کی جانے والی بے مثال قربانی اور راہ حق میں ان کی ثابت قدمی اور عظمت وفضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔ صوفیا کے اکثر سلسلے حضرت علی پر منتہی ہوتے ہیں اس لیے تصوف کے دلدادہ حضرت علی اور ان کی اولاد سے مودت عقیدت کو اپنے مسلک سے وابستگی کی دلیل تصور کرتے ہیں شاہ ضیاءالدین بیابانی کے انتقال کے بعد مجالس عزا منعقد کرنے کی خاندانی روایت کو ان کے جانشین و فرزند اشرف بیابانی نے برقرار رکھا اور محرم کی مجلسوں کے وسیلے سے اپنے مریدوں، متوسلین اور عوام کو مذہبی معلومات فراہم کیں اور انھیں عزاداری سے مشرف ہونے کا موقع عطا کیا۔

ضیاءالدین بیابانی

اشرف کے والد ضیاءالدین بیابانی کا شمار دکن کے ممتاز صوفیائے کرام میں ہوتا ہے۔ شاہ ضیاءالدین بیابانی کمبل اوڑھا کرتے تھے اس لیے ''سقلاتی بابا'' کہلاتے تھے۔ ''دکن میں اردو'' میں نصیرالدین ہاشمی نے ''نوسرہار'' کے شاعر کو ضیاءالدین بیابانی کا مرید اور معتقد بتایا ہے۔ [1] اور کہیں ان کے فرزند ہونے کی نشان دہی نہیں کی ہے۔ جمیل جالبی نے ''تاریخ ادب اردو'' جلد اوّل میں لکھا ہے:

''سید شاہ اشرف بیابانی 864ھ-1459، 935ھ-1528 سید شاہ ضیاء الدین رفاعی

---

(1) نصیرالدین ہاشمی۔ دکن میں اردو۔ صفحہ 263

بیابانی کے بڑے لڑکے تھے۔[1] شاہ ضیاءالدین کے والد کا نام سیّد عبدالکریم تھا۔ ان کا سلسلۂ نسب دس واسطوں سے احمد کبیر رفاعی سے ملتا ہے۔ یہ سلسلہ حضرت علی تک پہنچتا ہے، اورنگ آباد گزیٹیر میں او، جی، لن رقمطراز ہیں کہ ضیاءالدین کے بزرگوں نے صحرائے عرب سے امبیکا یا انبڑ میں قیام کیا تھا اس لیے انھیں بیابانی کہا جاتا ہے۔ اسی گزیٹیر سے پتہ چلتا ہے کہ ضیاءالدین بیابانی انبڑ میں پیدا ہوئے تھے۔[2] شاہ ضیاءالدین بیابانی اپنے والد اور رشتہ داروں کے ساتھ اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر 842ھ مطابق 1438 میں قندھار (دکن) پہنچے تھے۔[3] ان دنوں قندھار سیّد علی سانگڑے سلطان مشکل آسان کی وجہ سے روحانی تعلیمات اور رشد و ہدایت کا مرکز بنا ہوا تھا۔ سیّد عبدالکریم کو سلطان مشکل آسان سے بڑی عقیدت تھی اس لیے انھوں نے ضیاءالدین کو ان کی صحبت سے مستفید ہونے کی ہدایت کی تھی۔ شوال 848ھ 1444 کو سینتیس (37) کی عمر میں ضیاءالدین بیابانی کو رفاعیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ سلسلے کی خلافتیں عطا ہوئیں۔[4] سیّد شاہ ضیاءالدین بیابانی نے اپنے زہد و تقویٰ علم و فضل اور روحانی عظمت کی وجہ سے عوام میں بڑی مقبولیت حاصل کی تھی اور سیّد سانگڑے انھیں بہت عزیز رکھتے تھے۔ ڈاکٹر زور لکھتے ہیں کہ سیّد ضیاءالدین بیابانی سلطان مشکل آسان کے بھانجے تھے۔[5] لیکن میر منور علی کے بارے میں ''ضیائے بیابانی'' میں شاہ ضیاءالدین لکھتے ہیں:

> حضرت سانگڑے سلطان مشکل آسان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ فتح شاہ ماں صاحبہ سے مخدوم حضرت سیّد ضیاالدین بیابانی رحمۃ اللہ کا عقد شریف بعمر 39 سال 851ھ[6] میں ہوا۔''[7]

---

(1) جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ جلد اول۔ صفحہ 174

(2) او، جی، لن۔ اورنگ آباد گزیٹیر۔ صفحہ 404

(3) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 20

(4) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 32، 33

(5) ڈاکٹر زور۔ فہرست مخطوطات ادارہ ادبیات جلد اول۔ صفحہ 17

(6) 4 مطابق 1447

(7) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 33

سنت تزویج کی تکمیل کے بعد ضیاء الدین بیابانی اپنے روحانی رہبر کی اجازت حاصل کر کے اپنے افراد خاندان کے ساتھ انبڑ چلے آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کی، ای۔ جی۔ بُن نے لکھا ہے کہ انبڑ پہنچ کر ضیاء الدین بیابانی شمشیر مسجد کے قریب قیام پذیر ہوئے۔[1] کچھ عرصہ بعد انبڑ میں شاہ ضیاء الدین کے والد اور ان کے چچاؤں کا انتقال ہو گیا۔ میر منور علی نے ان کے مزارات کے بارے میں لکھا ہے کہ ان پانچوں بھائیوں کی قبریں جو ''پنج پیر'' کہلاتی ہیں، ایک سنگ بستہ باؤلی کے قریب واقع ہیں۔

ضیاء الدین بیابانی ایک خلوت پسند انسان تھے اور جنگل کی تنہائی اور خاموشی میں ذکر و شغل میں مصروف رہنا چاہتے تھے۔ 856ھ میں انبڑ سے دو میل دور ایک بیابان میں عزلت گزین ہو گئے اور یہ جگہ فقر آباد کے نام سے مشہور ہو گئی۔ اسی جگہ ایک پہاڑ ہے جہاں شاہ ضیاء الدین بیابانی کے بعد شاہ اشرف بھی عبادات و مجاہدات میں مصروف رہا کرتے تھے[2] ضیاء الدین بیابانی کا انتقال جمادی الاول 909ھ–1503 میں ہوا، اس وقت ان کی عمر ننانوے (99) سال تھی[3]

ضیاء الدین بیابانی کے پانچ فرزند اور چار صاحبزادیاں تھیں، سیّد شاہ اشرف بیابانی، سیّد شاہ عبدالملک بیابانی، سیّد شاہ انور بیابانی اور سیّد شاہ اعظم بیابانی۔ بیٹیوں میں اموں جی، ماں صاحبہ، خوند ماں صاحبہ، بوابی صاحبہ اور صاجنی صاحبہ کے نام ملتے ہیں۔[4] میر منور علی لکھتے ہیں کہ ضیاء الدین ''رونا پڑا اڑا'' کے مقام پر جنگل میں عبادت و ریاضت کیا کرتے تھے[5] اشرف کے والد شاہ ضیاء الدین بیابانی کے حالات پر شاہ محی الدین نے ''تذکرہ ضیاء الدین بیابانی'' میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ''ضیائے بیابانی'' سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان مشکل آسان نے اشرف کو ''مخدوم'' کا لقب عطا کیا تھا۔[6]

---

(1) ای۔ جی۔ بُن اورنگ آباد گزیٹر صفحہ 104
(2) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 33
(3) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 34
(4) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی بحوالہ شجرہ خاندانی از افضل بیابانی۔ صفحہ 189
(5) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 43
(6) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 36

اشرف کے والد شاہ ضیاء الدین کو تصنیف و تالیف سے لگاؤ تھا۔ ان سے دو کتابیں منسوب کی جاتی ہیں جو "مطلوب الطالبین" اور "بحر الانساب" ہیں لیکن یہ دونوں کتابیں دستیاب نہیں ہوتیں ان کا انتساب بھی ایک سوالیہ نشان بن کر ہمارے سامنے آتا ہے۔

شاہ اشرف بیابانی

شاہ ضیاء الدین بیابانی کے فرزند سیّد شاہ اشرف بیابانی "نو سر ہار" کے مصنف تھے۔ مہاپنڈت راہول سانکر تیائن نے "دکنی ہندی کاویہ دھارا" میں اشرف کا نام شیخ اشرف الدین بتایا ہے جو صحیح نہیں[1] ڈاکٹر زور "نو سر ہار" کے مصنف کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان کا نام شیخ اشرف تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد میں "نو سر ہار" کا جو نسخہ موجود ہے اس پر شاعر کا یہی نام تحریر کیا گیا ہے ترقیمے کی عبارت ہے:

> تمام شد ایں کتاب نو سر ہار کہ از گفتار شیخ اشرف مرحوم منقول است"[2]

نصیر الدین ہاشمی نے "نو سر ہار" کے شاعر کا نام شیخ محمد اشرف بتایا ہے ان کا بیان ہے:

> "شیخ محمد اشرف نام اور اشرف تخلص تھا۔ ملک احمد شاہ کے زمانے میں موجود تھا اور اس کے عہد میں مثنوی نو سر ہار تصنیف ہوئی"[3]

"ضیائے بیابانی" میں اشرف کے نام کے ساتھ "سیّد" کا سابقہ موجود ہے۔[4] یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ لفظ "شیخ" صرف حسب و نسب کی پہچان کے لیے مستعمل نہیں بلکہ بزرگ شخصیتوں اور علما و مشائخین کے ناموں کے ساتھ بھی اس کا استعمال کیا گیا ہے۔ سادات گھرانے سے تعلق رکھنے والے بزرگوں کے لیے بھی شیخ بمعنی روحانی رہبر اور پیر و مرشد استعمال کیا جاتا تھا اور اس سے ان کی روحانی عظمت کا اظہار مقصود ہوتا، افسر امروہوی کے حوالے سے جمیل جالبی

---

(1) "مہاپنڈت راہول" سانکر تیائن۔ "ہندی کاویہ دھارا" صفحہ 16

(2) شاہ اشرف۔ مخطوطہ نو سر ہار نمبر ۱۔۔۔ ادارہ ادبیات اردو، حیدرآباد

(3) نصیر الدین ہاشمی۔ دکن میں اردو۔ صفحہ 263

(4) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 44

''تاریخ ادب اردو'' جلد اول میں رقمطراز ہیں:

''سید شاہ اشرف بیابانی (864ھ-935ھ، 1459-1528) سید شاہ ضیاء الدین رفاعی'' بیابانی کے بڑے لڑکے تھے۔ قندھار آباد ان کا مولد ہے، ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کر کے حقائق و معارف کی طرف متوجہ ہوئے۔ 895ھ، 1489 میں ان سے خلافت پائی اور 909ھ، 1503 میں ان کے سجادہ نشین ہوئے''[1]

میر منور علی نے ''ضیائے بیابانی'' میں اشرف کے نام کے ساتھ سید تحریر کیا ہے۔ منور علی اشرف کے خاندانی شجرے اور ان کے حسب و نسب سے واقف تھے۔ وہ رقمطراز ہیں:

''سید شاہ اشرف بیابانی قندھار آباد (انبڑ) میں 2 ذیقعدہ 864ھ[2] کو دوشنبہ ظہر کے وقت پیدا ہوئے تھے۔''[3]

او پر نقل کیے گئے بیانات سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ شاہ اشرف بیابانی شاہ ضیاء الدین بیابانی کے فرزند تھے اور ان کا سادات کے ایک گھرانے سے تعلق تھا۔ خود اشرف نے اپنے والد کا نام ''شیخ ضیاء'' بتایا ہے اور کہتے ہیں۔

دیگر چندیں اولیاء
بجو مشائخ شیخ ضیاء

لیکن یہاں لفظ شیخ سے مراد پیر و مرشد اور روحانی رہبر سے ہے اور حسب و نسب سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد اشرف 1503ء، 909ھ میں ان کے جانشیں ہوئے اور رشد و ہدایت میں تمام زندگی مصروف رہے۔ اپنے والد کی طرح اشرف کو بھی شہر کے ہنگاموں سے دور تنہائی اور خاموشی میں ذکر و شغل اور ریاضت کرنا پسند تھا۔ منور علی لکھتے ہیں کہ وہ رونا پڑا ڑائی ندی کے

---

(1) جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ جلد اول۔ صفحہ 174

(2) 864ھ مطابق 1459 ہے۔ تقویم ہجری و عیسوی ابوالنصر محمد خالدی۔ صفحہ 44

(3) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 199

کنارے ریاضت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ان کا ملازم دن میں ایک بار کھانا پہنچایا کرتا تھا۔ ضیاالدین کے ایک مرید محمد حسین تاجر نے یہاں ان کے لیے ایک حجرہ تعمیر کروادیا تھا۔ یہاں معتقدین اور مریدوں کو ہفتے میں ایک مقررہ دن حاضر ہونے کی اجازت تھی۔ اشرف کے معتقدین خاصی تعداد میں موجود تھے اور عقیدت مند دور دراز مقامات سے بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ اشرف کے لنگر خانے سے مہمانوں کی تواضع کی جاتی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک نظام شاہی حکمراں کو بھی اشرف کے مہمان ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ''پنج گنج'' میں سید شاہ فاضل بیابانی لکھتے ہیں:

''می گویند کہ بادشاہ احمد نگر عزم سفر آں طرف راہی شد و بملاقات مخدوم شاہ اشرف بیابانی قدس سرہ آمد آنحضرت او را معہ مجلس سپاہ و خدام کہ در آں سواری حاضر بوند ہمہ کس را خورانیند باوصف فقر وفاقہ ومسکن در بیاباں پس از آں روز زباں زد خلق اللہ شد۔

شاہ اشرف بیابانی

بھوکے کوں بھوجن پیاسے کوں پانی''[1]

''پنج گنج'' میں مصنف نے احمد نگر کے اس بادشاہ کے نام کی نشان دہی نہیں کی ہے جس کو شاہ اشرف کی مہمانی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ نظام شاہی حکومت کا بانی احمد بحری تھا وہ ملک نائب بحری کا فرزند تھا۔ ملک احمد بحری نظام الملک کے لقب سے مشہور تھا اس نے بہمنی سلطنت کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے 895 میں نظام شاہی سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔ محمد قاسم فرشتہ نے ''تاریخ فرشتہ'' میں اس کی تفصیل قلمبند کی ہے۔[2] نظام الملک نے 895ھ سے 917ھ تک حکومت کی۔ اشرف اسی بادشاہ کے دور کے شاعر تھے۔ اور قرین قیاس ہے کہ جس نظام شاہی حکمراں کی اشرف نے تواضع کی تھی وہ احمد نظام شاہ ہوگا۔

اشرف پابند شریعت تھے اور اپنے معتقدین اور متوسلین کو تاکید کیا کرتے تھے کہ احکام

---

(1) سید شاہ فاضل بیابانی۔ پنج گنج۔ صفحہ 71۔ مطبع دستگیری، حیدرآباد

(2) محمد قاسم فرشتہ۔ تاریخ فرشتہ مقالہ سوم۔ صفحہ 96

شریعت کے پابند رہیں۔ ''ضیائے بیابانی'' میں اشرف کے ارشادات پر روشنی ڈالی گئی ہے جس سے ان کے مذہبی خیالات کا اظہار ہوتا ہے۔ ''ضیائے بیابانی'' کے مطالعے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مختلف طبقوں کے لوگ اشرف کے معتقد تھے۔ اشرف کے زہد و تقویٰ کے پیش نظر ضیاء الدین بیابانی نے انھیں ''ضیاء الحق و دین'' کے لقب سے سرفراز کیا تھا تو سیّد سانگڑے سلطان مشکل آسان نے ''مخدوم'' کے لقب سے نوازا تھا۔[1]

اشرف کے چار فرزند اور چار بیٹیاں تھیں۔ ڈاکٹر نذیر احمد کا بیان ہے کہ اکہتر (71) سال کی عمر میں اشرف نے وفات پائی۔ اشرف کا سنہ وفات انھوں نے 935ھ-1529 تحریر کیا ہے۔[2] سخاوت مرزا بھی اشرف کی یہی عمر اور سن وفات بتاتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اشرف فقرآباد جالنہ میں سپرد خاک کیے گئے ان کا مزار ان کے والد کے مزار سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ قبر پر بلند اور خوب صورت گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔

دیکھو ں تا حدیں گنبد کرے گفتار اسماں سوں
کہ پانچوں یں کلس کے اوپر وچندر بستار اسماں ہوں[3]

اکبرالدین صدیقی لکھتے ہیں کہ یہ گنبد ''کمرخی گنبد'' کہلاتا ہے۔[4]

وطن اور حالات زندگی

افسر امروہوی نے اشرف کا مولد اور وطن فقرآباد بتایا ہے اور تحریر کرتے ہیں:

''شاہ اشرف کی ولادت 2 ذی قعدہ 864ھ کو ہوئی۔ فقرآباد ان کا مولد ہے''[5]

اشرف کے وطن کے بارے میں محققین کے بیانات میں اختلاف نظر نہیں آتا۔ جمیل جالبی

(1) میر منو علی ضیائے بیابانی۔ صفحہ 36
(2) نذیر احمد۔ علی گڑھ تاریخ ادب اردو۔ چوتھا باب (الف) صفحہ 201
(3) سخاوت مرزا۔ مضمون۔ قدیم مثنوی نوسرہار۔ ہماری زبان جون 1959 صفحہ 2
(4) اکبرالدین صدیقی۔ مضمون۔ دکن مثنویاں۔ مشمولہ مجلہ عثمانیہ دکنی ادب نمبر 1964 صفحہ 88
(5) افسر صدیقی امروہوی۔ مخطوطات انجمن ترقی اردو۔ جلد اول۔ صفحہ 95

نے نقرآباد کو اشرف کا وطن بتایا ہے۔ ڈاکٹر زور رقمطراز ہیں کہ وہ سلطنت احمد نگر کے باشندے تھے:

> ''اس زمانے میں قندھار احمد نگر کی سلطنت میں شامل تھا اور یہ نسخہ (نوسرہار) احمد نگر ہی کے ایک پرگنہ چاندور میں لکھا گیا ہے۔ ادارے کو اس کے قریبی ضلع ناندیڑ ہی سے ملا ہے اس لیے قرینِ قیاس ہے کہ مصنف سلطنت احمد نگر ہی کا باشندہ تھا۔''(1)

ڈاکٹر نذیر احمد نے بھی کم وبیش ان ہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔(2) 895ھ میں نظام شاہی حکومت کا قیام عمل میں آیا تو اس کا صدر مقام جنیر قرار پایا۔ محمد قاسم فرشتہ ''تاریخ فرشتہ'' میں لکھتا ہے کہ 900ھ میں احمد نظام شاہ نے اپنا مستقر تبدیل کر دیا۔ اور قصبہ بنکار کو جو دولت آباد کے قریب واقع تھا احمد نگر کے نام سے آباد کیا۔(3) دولت آباد نظام شاہی سلطنت میں شامل تھا۔ اشرف کے زمانہ حیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ بہمنی حکمراں محمد شاہ بہمنی (867ھ تا 887ھ) اور محمود بہمنی (887ھ 924ھ) کے دورِ حکومت میں موجود تھا۔

شمال میں ابراہیم لودھی کی حکومت تھی جسے شکست دے کر بابر نے 1526 میں مغلیہ سلطنت قائم کی تھی۔ اس طرح ابراہم لودھی اور بابر کے عہد میں اشرف موجود تھے۔

تصانیف

''پنج گنج'' میں سید شاہ فاضل بیابانی نے تحریر کیا ہے:

> ''حضرت مخدوم در زبان ہندی نوسرہار وقصہ آخرالزں وغیرہ تصنیف نمودہ''(4)

واحد باری

محققین نے اشرف سے دو تصانیف منسوب کی ہیں۔ ڈاکٹر زور نے اشرف کی دو مثنویوں

---

(1) ڈاکٹر زور۔ تذکرہ مخطوطات ادارہ ادبیات اردو۔ جلد اول صفحہ 17

(2) نذیر احمد۔ نوسرہار، مصنفہ اشرف، مضمون۔ رسالہ ''اردو ادب'' ستمبر 1957 صفحہ 49

(3) محمد قاسم فرشتہ۔ تاریخ فرشتہ۔ مقالہ سوم۔ صفحہ 95

(4) سید شاہ فاضل بیابانی۔ پنج گنج۔ صفحہ 90

''واحد باری'' اور لازم المبتدی'' کا ذکر کیا ہے۔ واحد باری کے بارے میں لکھتے ہیں:

''یہ مثنوی زبان واسلوب کے لحاظ سے بھی اسی اشرف کی تصنیف ہے جس کی ایک مثنوی نوسرہار 909ھ ادارے کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔''[1]

آگے چل کر ڈاکٹر زور تحریر کرتے ہیں کہ نوسرہار اور واحد باری دونوں مثنویاں ہیں اور ایک ہی بحر میں موزوں کی گئی ہیں اور ان دونوں مثنویوں میں شاعر نے اپنا تخلص اشرف بتایا ہے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ایک ہی تخلص اختیار کرنے والے ایک سے زیادہ شاعر ہو سکتے ہیں۔ محض تخلص کی بنا پر زبان اور لسانی خدوخال کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ نوسرہار کے شاعر کا نام سید شاہ اشرف بیابانی تھا اور ''واحد باری'' کے مصنف شیخ اشرف الدین تھے۔ انھوں نے واحد باری میں سبب تصنیف کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ مثنوی منیر الملک کے صاحبزادے کے لیے 1226ھ-1811 میں لکھی تھی۔ واحد باری کا جو نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں محفوظ ہے[2] اس سے پتہ چلتا ہے کہ اشرف کا وطن بریلی تھا۔ وہ حیدرآباد چلے آئے تھے اور یہیں سکونت اختیار کی تھی۔ اشرف الدین منیر الملک کے وابستگان میں سے تھے۔ نواب منیر الملک ریاست حیدرآباد کے حکمراں سکندر جاہ 1218ھ تا 1244ھ کے دیوان تھے۔ واحد باری 1226 میں لکھی گئی۔ اس سلسلے میں خود شاعر کا بیان ہے۔

اشرف دیں سے واحد باری
ایسا نہیں کوئی جگ میں خواری
بانس بریلی وطن ہے میرا
حیدر آباد میں آیا بسیرا
ساٹھ برس کا سن جب آیا
کھیل کود کر سب ہی گنوایا

---

(1) ڈاکٹر زور۔ تذکرہ مخطوطات اردو۔ جلد اول۔ صفحہ 284 دوسرا ایڈیشن

(2) لغت۔ نمبر 446

شاہ جمال ہیں مرشد میرے
اون کے جاؤں وارے پھیرے
رئیس سردار سکندر جاہ
منیر روشن چندر ماہ
تھے سن بارہ سو اوپر چھبیس
ماہ رجب تھا روز خمیس

''اس نسخے کے آخر میں کاتب نے جو تاریخ کتابت لکھی ہے وہ یہ ہے'' بتاریخ پازدھم شہر رمضان 1226ھ روز جمعہ تمام شد''

واحد باری میں شاعر کہتا ہے کہ یہ تصنیف عبداللہ صاحب کی فرمائش پر مرتب کی گئی ہے۔ عبداللہ منیر الملک کے فرزند اکبر تھے۔ اوپر کے بیانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو داخلی شہادت ہیں، محض قیاس پر تحقیق کی بنیاد قائم کرنا درست نہیں معلوم ہوتا۔ نصیر الدین ہاشمی نے ''کتب خانہ نواب سالار جنگ مرحوم کی اردو کتابوں کی وضاحتی فہرست'' میں لکھا ہے کہ یہ نوسر بار کے مصنف سیّد شاہ اشرف بیابانی کی تصنیف نہیں کیونکہ زبان اور لسانی خصوصیات کے پیش نظر نوسر بار اور واحد باری میں زمانی بُعد کا احساس ہوتا ہے۔ دونوں کا ایک ہی بحر میں موزوں کیا جانا یہ ثابت نہیں کرتا کہ ان دونوں کا مصنف شخص واحد ہے۔ نصیر الدین ہاشمی نے واحد باری کو آصفی دور کی تصنیف قرار دیا ہے۔[1] واحد باری عربی اور فارسی کی لغت ہے اسے نظم کے پیکر میں پیش کرنے کا مقصد غالباً یہ تھا کہ نثر کے مقابلے میں نظم جلد از بر اور ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ امیر خسرو نے فارسی میں ''خالق باری'' پیش کی تو دکنی شاعر نے اپنے دور کی مروجہ زبان کو اپنایا تا کہ زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ واحد باری میں اردو لفظ کے ساتھ فارسی اور عربی مترادفات قلمبند کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ موسیقی، علم عروض اور اصناف سخن کی بھی تشریحیں ملتی ہیں مثلاً شاعر مصرعہ، بیت، رباعی اور مخمس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے۔

(1) نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست۔ صفحہ 355

بیت — نیم بیت کو مصرعہ بول
دو مصرعوں کی بیت ہے کھول
رباعی اور مخمس — رباعی کیا چو مصرعہ جان
مخمس کیا ہے پنج مصرع خوان

ڈاکٹر زور مخطوطات ادارہ ادبیات اردو کی وضاحتی فہرست میں رقمطراز ہیں کہ واحد باری امیر خسرو کی خالق باری کی تقلید میں لکھی گئی ہے اور اس کی بحر شروع سے آخر تک ایک ہی ہے۔[1]

لازم المبتدی

لازم المبتدی بھی اشرف بیابانی سے منسوب کی جاتی ہے افسر صدیقی امروہوی نے مخطوطات انجمن ترقی اردو میں لازم المبتدی کو سید اشرف بیابانی کی تصنیف قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ لازم المبتدی نوسرہار کے مصنف کی تصنیف ہے اور اسی بحر میں لکھی گئی ہے۔[2] جمیل جالبی نے تاریخ ادب اردو میں لکھا ہے کہ:

> ''اشرف بیابانی کی تین تصانیف ہم تک پہنچی ہیں۔ لازم المبتدی، واحد باری اور نوسرہار۔ بعض تذکرہ نگاروں نے ان کی ایک اور تصنیف ''قصہ آخر الزماں'' کا بھی ذکر کیا ہے۔''[3]

لازم المبتدی ایک سو اٹھانوے (198) اشعار پر مشتمل نظم ہے اور اس کو چھتیس (36) عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔ اس نظم میں ان مذہبی مسائل کا ذکر ہے جن سے خواتین اور مردوں کو روزمرہ زندگی میں سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ یہ غسل، وضو، تیمم، سجدہ سہو، نماز، فطرہ اور قربانی وغیرہ سے متعلق معلومات کا ذخیرہ ہے۔ یہ نظم بول چال کی عام فہم زبان میں لکھی گئی ہے تا کہ کم علم قاری بھی ان احکام سے واقف ہوسکیں۔ تصنیف کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے شاعر کہتا ہے۔

لازم المبتدی اس کا نام
پڑے جو ہر وقت آئے گا کام

---

(1) ڈاکٹر زور۔ تذکرہ مخطوطات اردو جلد اول۔ صفحہ 284۔ دوسرا ایڈیشن
(2) جلد دوم صفحہ 131
(3) جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ جلد اول صفحہ 174

لازم المبتدی کا آغاز ان اشعار سے ہوتا ہے۔

نام خدا کا کروں بیاں
دین نبی کا کہوں عیاں
اللہ صاحب محمد بندا
جس کے کاج کیا یہ دھندا
جو کچھ حکم ہے سن دھر کان
عمل اس پر یقین کر جان
یاد رکھے جو عمل میں لائے
اپنی جاگہ بہشت میں پائے

لازم المبتدی کی زبان نوسرہار کی زبان کے مقابلے میں دور مابعد سے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ لازم المبتدی میں شاعر ایک شعر میں اپنا تخلص ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

سخن جوڑ یا اشرف نیں
مانگیں دعا حق کے تئیں

اس شعر میں لفظ "نیں" علامت فاعل "نے" کی انفسائی ہوئی شکل ہے۔ نوسرہار کا ایک نسخہ جو ادارہ ادبیات اردو کا مخزونہ ہے وہ زیادہ قدیم اور مستند معلوم ہوتا ہے اس میں لفظ "نے" کہیں موجود نہیں ہے۔ بہرحال لازم المبتدی کے زبان بعد کے عہد کے لسانی رجحانات کی آئینہ دار ہے۔ لازم المبتدی کو نوسرہار کے شاعر اشرف کی تصنیف قرار دینا تحقیقی حزم واحتیاط کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

لازم المبتدی کے نسخے کتب خانہ سالار جنگ اور ادارہ ادبیات اردو کے علاوہ پاکستان کے انجمن ترقی اردو کے کتب خانے میں بھی موجود ہیں۔ نصیر الدین ہاشمی نے کتب خانہ سالار جنگ کی وضاحتی فہرست میں اس کے مصنف کے بارے میں اپنے اشتباہ کا اظہار کیا ہے وہ سیّد اشرف بیابانی کو لازم المبتدی کا شاعر نہیں سمجھتے اور لکھتے ہیں کہ یہ اس شاعر کی تصنیف ہے جو

مثنوی ''جنگ نامہ حیدر'' کا تخلیق کار ہے۔نصیر الدین ہاشمی نے اس کی تاریخ تصنیف 1100ھ اور سنہ کتابت 1295ھ بتایا ہے۔اور لکھتے ہیں کہ اس سنہ تک اشرف بیابانی کا انتقال ہو چکا تھا۔''جنگ نامہ حیدر'' کے شاعر نے غزلیں اور مرثیے بھی لکھے ہیں۔نصیر الدین ہاشمی نے ڈاکٹر زور اور افسر امروہوی سے اختلاف کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔جمیل جالبی نے بھی لازم المبتدی کو اشرف بیابانی کی تصنیف قرار دیا۔''تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند'' چھٹی جلد میں جمیل جالبی لکھتے ہیں:

''اشرف بیابانی (1582-935ھ کی مثنوی نوسرہار اور لازم المبتدی واحد باری ملتی ہیں''[1]

قصہ آخر الزماں

پہلے سیّد شاہ فاضل بیابانی نے ''پنج گنج'' میں اور پھر جمیل جالبی نے تاریخ ادب اردو جلد اوّل میں قصہ آخر الزماں کو سیّد اشرف بیابانی کی تصنیف بتایا ہے۔پنج گنج اور تاریخ ادب اردو کے حوالے پیچھے صفحات میں دیے جا چکے ہیں۔

نوسرہار

اشرف کے نوسرہار کے شاعر ہونے میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔اور محققین میں اختلاف رائے نہیں۔ڈاکٹر زور، نصیر الدین ہاشمی، جمیل جالبی، ڈاکٹر نذیر احمد اور سخاوت مرزا وغیرہ نے اشرف کو نوسرہار کا شاعر قرار دیا ہے۔اشرف نے اپنی مثنوی کو''نوسرہار'' سے موسوم کیا ہے جو گلے کا ایک زیور ہے۔یہ نولڑیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔پھولوں سے تیار کیے ہوئے نولڑیوں کے ہار کو بھی نوسرہار کہا جاتا ہے۔دکن کے بعض صوفی بزرگوں نے ''نو بطوں'' کا ذکر کیا ہے اور ''نو گنج مخفی'' پر بھی اپنے رسالوں میں روشنی ڈالی ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ''نو'' کا عدد اہل طریقت اور شیوخ کے لیے خاص معنویت کا حامل ہے۔اشرف اپنی مثنوی کے نام پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں۔

ناماں کیتا بول سنوار
جانو موتیاں کیرا ہار

---

(1) جمیل جالبی۔تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند۔چھٹی جلد۔ساتواں باب۔صفحہ 382

یوں میں کیتا من سکھ ہار
لے اب سہیلی گل اتار
بند پر دے سونے تار
سچیں ہوا نوسرہار
ہر ہر مصرعے کیے لڑ
رتن پدارت مانک جڑ

آگے چل کر اشرف کہتے ہیں۔

اے نو باباں نوسرہار
قیمت اس کی لاکھ ہزار

جس سے پتہ چلتا ہے کہ مثنوی نوسرہار نو ابواب پر محیط ہے اور اس کا ہر باب نکتہ رس قارے کے لیے مانک اور موتی کے ایک لڑ ہے۔ مثنوی کے سن تصنیف یعنی 909ھ میں بھی عدد نو(9) کی تکرار موجود ہے۔

نو سو ہوئے اگلے نو
یہ دکھ لکھیا اشرف تو
نام دھریا سو نوسرہار
لیکن یہ سب دکھ کا بھار

اشرف نے مثنوی میں متعدد جگہ اپنی مثنوی کے نام کی نشان دہی کی ہے مثلاً ایک جگہ وہ کہتے ہیں۔

نوسرہار دھریا اس نانو
جائے دیکھو تو اب ٹھانو

اوپر درج کیے ہوئے اشعار سے مثنوی کے نام کی مکمل وضاحت ہو جاتی ہے۔ مثنوی کی

تاریخ تصنیف کی بھی اشرف نے نشان دہے کر دی ہے اور کہتے ہیں ۔

ہجرت نبی نو سو نو
کہیا اشرف نوسریو
بازاں جیوں کی تاریخ سال
بعد از ہجرت نبی سال
نو سو ہو وے اگلے نو
یہ دکھ لکھیا اشرف تو

اشرف نے اپنے ایک شعر میں اس مثنوی کو" قصہ مقتل حسین" سے تعبیر کیا ہے کیونکہ اس میں شہادت عظمیٰ کا ذکر ہے۔ اشرف کہتے ہیں ۔

بازاں کیتا ہندوی میں
قصہ مقتل شاہ حسین

سبب تصنیف

نوسر ہار میں اشرف مثنوی کے سبب تصنیف پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں۔ اس سرائے فانی سے ہر انسان کو کوچ کرنا ہے۔ بڑے بڑے حکمراں، اولیا اور انبیا کو دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنی پڑی۔ اشرف نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ میری زندگی رائیگاں گئی اور میں نے کوئی اپنا کارنامہ انجام نہیں دیا جو میرے نام کو میرے بعد باقی رکھے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ جو وقت باقی رہ گیا ہے اسے غنیمت جانو اور کوئی یادگار شعری کارنامہ جو میری موت کے بعد مجھے زندہ رکھے، پیش کروں مثنوی میں" در سبب ساختن و تالیف والتماس مصنف وانواع آں" کے تحت اشرف کہتے ہیں ۔

اب سن میرے یار عزیز
عمر ہماری گئی ناچیز
پس کیا نفع کہہ تج تھیں
ناؤں نشانی کچھ نہ کیں

جیسا کہ کہا جاچکا ہے نوسر ہار کی تصنیف کا اصل محرک وہ مجالس عزا تھیں جو اشرف بیابانی کے والد سیّد شاہ ضیاء الدین بیابانی ہر سال محرم میں اپنے گھر پر منعقد کیا کرتے اور اہل بیت سے عقیدت و مودت کی بنا پر ان مجلسوں میں عوام شرکت کرتے۔ ان مجلسوں میں گریہ و بکا اور رقت کا میر منور علی نے ''ضیائے بیابانی'' میں ذکر کیا ہے۔[1] اشرف کے مخاطب زیادہ تر عوام تھے غالبًا اسی لیے انھوں نے نوسر ہار میں نہ صرف عام بول چال کی زبان استعمال کی ہے بلکہ عوامی روایات کو بھی جگہ دی ہے۔ نوسر ہار کا ماخذ تاریخ سے زیادہ عوامی روایات ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اشرف کا مقصد تاریخی واقعات کو اسناد اور صحت کے ساتھ بیان کرنا نہیں تھا بلکہ وہ شہادت حسین کے پُر درد واقعات سے عوام کے دلوں کو متاثر کرنا چاہتے تھے تاکہ سامعین اور شاعر دونوں مثاب ہوں۔ اسلام کے اس معرکتہ الآرا واقعے سے عوام کو واقف کروانا اشرف کا مقصد تھا۔

روضہ الشہدا اور نوسر ہار

جب ہم فارسی کی ''روضتہ الشہدا'' سے نوسر ہار کا مقابلہ کرتے ہیں تو موضوع کی یکسانیت کے باوجود ان دونوں میں واقعات کی پیش کشی کا اختلاف نظر آتا ہے۔ اشرف کی نوسر ہار کسی مصنف سے خوشہ چینی اور کسی ادبی تخلیق سے اخذ و قبول کی رہین منت نہیں۔ اشرف نے اپنی اپج کا ثبوت دیا ہے اور ایک طبع زاد مثنوی پیش کی ہے۔ اشرف کے واقعات کربلا نظم میں پیش کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس وقت تک اردو ادب کا سرمایہ محدود تھا اور نثر نگاری میں مہارت شائد ان کے لیے دشوار ثابت ہوتی خواجہ بندہ نواز کی ''معراج العاشقین'' کے بارے میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ بعد کے ایک مصنف مخدوم شاہ حسینی کی کاوش ہے دوسرے یہ کہ نثر کے مقابلے میں نظم زیادہ موثر ہوتی ہے۔

جب ہم ''روضتہ الشہدا'' کا ''نوسر ہار'' سے موازنہ کرتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ملا حسین واعظ کاشفی اور اشرف بیابانی نے اپنے اپنے انداز میں واقعات کربلا پیش کیے ہیں۔ ''روضہ الشہدا'' میں دس ابواب ہیں جن کے مناسبت سے مثنوی کا نام تجویز کیا گیا ہے۔ واقعات

(1) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 39

کے بیان میں بھی اختلاف نظر آتا ہے۔

(1) ''روضۃ الشہدا'' میں امام حسن کو چھ مرتبہ زہر دینے کا ذکر ہے جب کہ ''نوسر ہار'' میں اس سلسلے کا صرف ایک واقعہ نظم کیا گیا ہے جو روضۃ الشہدا سے اختلاف کا مظہر ہے۔

(2) ''نوسر ہار'' میں سفر امام حسین کے سلسلے کے واقعات بہت مختصر ہیں لیکن روضۃ الشہدا میں ان کی اچھی خاصی تفصیل موجود ہے۔

(3) ''روضۃ الشہدا'' کا بیان ہے کہ اہل کوفہ کے خطوط امام حسین کو مکے میں ملے تھے لیکن نوسر ہار میں بتایا گیا ہے کہ مدینے ہی میں یہ خطوط وصول ہوئے تھے۔

(4) نوسر ہار کا بیان ہے کہ عمر سعد کو لشکر کا سردار بنا کر ولید بن عقبہ کی مدد کے لیے بھیجا گیا تھا۔ یہ روایت ''روضۃ الشہدا'' میں نہیں ملتی۔

(5) نوسر ہار میں اشرف کے اشعار سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام حسین نے مسلم ابن عقیل کو کوفہ روانہ کیا تھا۔انھوں نے کوفے پر چڑھائی کر کے اسے فتح کر لیا تھا۔

(6) حضرت مسلم کی شہادت کے بیان میں بھی اختلاف موجود ہے۔

(7) اشرف نے بتایا ہے کہ کربلا کی جنگ کا آغاز سات (7) محرم کو ہوا تھا یہ جنگ دراصل 10 محرم کو ہوئی تھی۔

(8) ''نوسر ہار'' میں امام حسین کے انصار اور ان کے ساتھیوں اور جنگ میں حصہ لینے والے تمام اقربا کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی ان کے نام بتائے گئے ہیں۔

(9) اشرف بیابانی نے عون و محمد اور لشکر حسینی کے علمبردار حضرت عباس کی شہادت کو حذف کر دیا ہے۔ حضرت عباس کا جہاد تاریخ کا ایک بے مثل کارنامہ ہے جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

(10) حضرت زینب ''شریکۃ الحسین'' کہلاتی ہیں لیکن نوسر ہار میں ان کا ذکر نہیں ملتا اسی طرح حضرت ام کلثوم، سکینہ بنت حسین اور امام زین العابدین کے بارے میں بھی خاموشی اختیار کی گئی ہے۔

(11) اشرف نے بعض فرضی کردار اور واقعات بھی نظم کیے ہیں۔

روضۃ الشہدا کے مصنف نے تاریخی حقائق اور مستند روایات سے سروکار رکھا ہے اور اس کا ماخذ عوامی روایات نہیں ہیں اس کے برخلاف اشرف نے غیر معتبر روایات کو بھی جگہ دی ہے اور عوامی روایات پر تکیہ کیا ہے۔ میر تقی میر کے الفاظ میں انھیں ''عوام سے گفتگو'' کرنی تھی اس لیے انھوں نے ان کی ذہنی سطح اور ان کے طرز فکر اور دلچسپی کو ملحوظ رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اشرف نے بڑی عقیدت مندی اور خلوص کے ساتھ ''نوسرہار'' لکھی تھی لیکن واقعات کی پیش کشی کے انداز نے اس معرکۃ الآرا جنگ کی نوعیت ہی منقلب کر دی ہے، خواجہ اجمیری نے فرمایا تھا۔

شاہ ہست حسین و بادشاہ ہست حسین
دین ہست حسین و دیں پناہ ہست حسین
سرداد و نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لاالٰہ ہست حسین

اشرف نے نوسرہار میں یہ بتایا ہے کہ یزید کو عشق میں ناکامی ہوئی تھی اور وہ حسین کو اس کا ذمے دار قرار دیتا تھا اس لیے انتقام لینے اس نے پہلے امام حسن کو زہر دلوایا اور اس کے بعد امام حسین کو کربلا میں شہید کر دیا۔ اس طرح اشرف نے حسین کے بے مثل جہاد اور تاریخ اسلام کے عہد ساز کارنامے کی عظمت کو ایک فرضی قصے کی بھینٹ چڑھا دیا ہے۔ تاریخ سے بے اعتنائی نے ان کے پیش کردہ واقعات کو سبک اور غیر معتبر بنا دیا ہے۔ عزاداری کی خاندانی روایت کو برقرار رکھنے کا جذبہ یقیناً قابل ستائش ہے لیکن واقعات کے بیان میں صحت واستناد کا لحاظ اور مذہبی واقعات کے بیان میں حزم واحتیاط بھی ضروری ہے۔ ضیاء الدین بیابانی کے گھر عشرہ محرم میں جو مجالس عزا منعقد ہوتیں تھیں ان میں خود بیبن مجلس پر رقت طاری ہو جاتی اور عوام گریہ وبکا کرتے تھے۔ میر منور علی نے شاہ ضیاء الدین بیابانی کی ایک کرامت کے سلسلے میں جو بیان دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''ان دنوں محرم کا مہینہ تھا اور حضرت قدس سرہ کے پاس ماہ محرم کے عشرہ شریف میں مجلسیں

ہوا کرتی تھیں چنانچہ اس وقت بھی مجلس گرم تھی اور اس وقت حضرت قدس سرہ اپنے وعظ میں فضائل حضرت شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حالات وواقعات کربلا بیان فرما رہے تھے، اس وقت بھی آپ کا وعظ نہایت پر اثر اور رقت آمیز تھا۔ خود حضرت قدس سرہ پر رقت طاری تھی اور حاضرین آہ وزاری اور نالہ وبکا میں مبتلا تھے۔[1]

اپنے والد سیّد ضیاء الدین بیابانی کی اہلبیت اطہار سے عقیدت اور محبت نے اشرف کے ذہن پر بچپن ہی میں اپنا نقش مرتسم کر دیا ہوگا اور کربلا کا سانحہ ذہن پر نقش ہوگیا ہوگا۔ اہلبیت کے مصائب نے دل میں سوز وگداز پیدا کر دیا تھا۔ والد کے انتقال کے بعد عزاداری بجالانے، محرم کی مجالس کا سلسلہ وہ کیسے ختم کر سکتے اور اس خاندانی روایت سے روگردانی کیسے ممکن تھی۔ چنانچہ 909ھ-1503 میں اشرف نے مجالس عزا میں سنانے کے لیے نوسر ہار لکھی اور اس طرح اپنے خاندانی طریقۂ عزا کو جاری رکھا۔

خاکہ

اشرف نے ادبی روایات کی پابندی کرتے ہوئے اپنی مثنوی کا جو خاکہ تیار کیا ہے اس میں پہلے حمد ونعت اور پھر چاروں خلفا کی مدح سرائی کے بعد سبب تصنیف پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے باب سوم کا آغاز ''قصہ امام حسن وحسین......'' کے تحت مثنوی کے قصے کا آغاز کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح ایک دن جبرئیل امین نے آنحضرت صلعم کو حضرت امام حسن حسین کی شہادت کی اطلاع دی تھی۔ اس کے بعد سرکار دو عالم کی اپنے نواسوں سے غیر معمولی محبت کا ذکر کیا ہے اور عید کے دن حسنین کے لیے بھیجے گئے لباس کی تفصیل نظم کی ہے اور کہتے ہیں ۔

تو لک جبرئیل آیا تاک
خوشی ستیں حضرت پاک
ہات طبق دھر نورانی
گرد سرپوش اسمانی

---

(1) میر منور علی۔ ضیائے بیابانی۔ صفحہ 39

طبق لے دونوں ہاتوں پر
خلعے بہشتی اس میں دھر
یک سبز قطیفا دوجا لال
روشن خوب زیب جمال

جبرئیل نے رسول اکرم کو نہ صرف امام حسن اور حسین کی شہادت کی خبر دی تھی بلکہ یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ آپ کے امتی ہی یہ ستم ڈھائیں گے۔

معوی جو ہے تجھ سیں سوت
اس تھے پنجے مائی پوت
معوی کیرا فرزند کوئی
ان کے جیو کا دندی ہوئے
ظالم ملعوں نابکار
مارے گا وہ ان کو زار

سرکار دو عالم کو جبرئیل نے خبر دی کہ جس وقت حسن اور حسین پر ظلم ہوگا ان کا کوئی بزرگ بقید حیات نہ ہوگا اور وہ یکا و تنہا ہوں گے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ جب عزیز و اقارب نہیں ہوں گے تو ان کا ماتم کون کرے گا اور کون ان پر آنسو بہائے گا، جبرئیل نے جواب دیا۔

ماتم ان کا سارا جگ
بعد از تجہ تھیں قیامت لگ
جتے مومن مسلمان
عورت مرد ہم بوڑے جان
وے سب رو ون انجھو ڈھال
ماتم ان کا وہ ہر سال

اس کے بعد اشرف نے یزید کی پیدائش کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ جب یزید شادی

کے لائق ہو گیا تو معاویہ نے اپنے بیٹے سے شادی کر لینے کو کہا اور بتایا کہ مرنے سے پہلے وہ اپنی اس خواہش کی تکمیل چاہتا ہے۔ یزید نے جواب دیا کہ اگر میں شادی کروں گا تو عبداللہ زبیر کی بیوی زینب سے جو نہایت حسین و جمیل ہے۔ یہ سن کر معاویہ متفکر ہو گیا۔ اس نے عبداللہ کو اپنے گھر بلایا اور اس کی خوب خاطر تواضع کی اور کہا کہ میں تجھے اپنا داماد بنانا چاہتا ہوں۔

کئس ہوئے توں مجہ داماد
تو ہووے میر خاطر شاد
بٹی اپنی دیوں تج بیاہ
باصد عزت تاج وکلاہ

معاویہ نے عبداللہ سے کہا کہ میں تجھے بے حساب مال و دولت عطا کروں گا۔ گھوڑے، باندی، غلام، کسوت، موتی، ہیرے، لولو، مرجان، لعل اور الماس سے مالا مال کر دوں گا تو زینب کو طلاق دے دے۔

توں جو دیوے اس طلاق
ہوئے فرد اور فارغ طاق
تو موں لوڑوں اس بازاں
اے جب تمیں تو ہرگز ناں

زبیر معاویہ کی باتوں میں آ گیا اور دولت کی لالچ نے اسے اندھا کر دیا۔ اس نے گھر آ کر اپنی عورت کو طلاق دے دی۔

آیا اپنے گھر وثاق
دیتا جوئی کو تین طلاق

اس کے بعد عبداللہ زبیر معاویہ کے پاس پہنچا تو اس نے جواب دیا کہ میں اپنی بیٹی کی رضا مندی دریافت کرتا ہوں۔

جاتا ہوں اب گھر میں میں
راضی کروں تجہ سوں دہی

جسے وہ راضی ہوئی ایتال
بیاہ بدیسوں تج درحانں
بیٹی دھرجا کہی بات
عبداللہ جوئی تھوڑی رات
تیری عشق ان چھوڑی جوی
اب تو بھلی راضی ہوئی

معاویہ کی بیٹی نے سوچا کہ میں زینب جیسی خوب صورت نہیں ہوں جب عبداللہ دولت کی خاطر اپنی حسین وجمیل بیوی سے کنارہ کشی کرسکتا تو مجھے بھی کسی وقت ٹھکرا دے گا۔ وہ بے وفا مرد ہے اس لیے اس پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ بیٹی نے باپ کو جواب دیا۔

وہ بے وفا عبداللہ
اس نا لوڑوں میں باللہ

جب عبداللہ کو نفی میں جواب ملا تو وہ بہت آزردہ ہو گیا کہ مجھے دونوں طرف سے ناامید ہونا پڑا۔ معاویہ نے اپنی سلطنت کے ایک مدبر، عقلمند اور جہاں دیدہ شخص کو طلب کیا۔

تھا واں یک کوئی بشری
ناوں اس کا موسیٰ اشعری
دانا عاقل مرد پیر
کام معالج کی تدبیر

موسیٰ اشعری کو حکم دیا گیا کہ وہ زینب کے گھر جائے اور اس سے کہے کہ یزید تیرے عشق میں مبتلا ہے اور تجھ سے شادی کا خواہاں ہے۔ راستے میں اشعری کی قاسم ابن عباس سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا تم کہاں جا رہے ہو۔ موسیٰ اشعری نے ساری بات بتادی اس نے کہا زینب سے میرا بھی ذکر کر۔ آگے چل کر راستے میں "شاہ حسین" (امام حسین) سے ملاقات ہوئی تو بقول اشرف امام حسین نے بھی زینب کے پاس شادی کا پیام بھیجا۔ جب زینب نے موسیٰ اشعری سے ساری باتیں سنیں تو اس نے امام حسین سے نسبت پیدا کرنا اپنے لیے باعث فخر ومباہات تصور کیا۔

موسیٰ اشعری نے واپس آ کر معاویہ کو یہ بات بتادی کہ زینب صرف امام حسین سے شادی کرنے پر راضی ہے۔ معاویہ سے کہا کہ تم نے مجھے زینب کے پاس بھیجا تھا۔

کہ اے معاوی تیں آس
بھیجا مج کو زینب پاس

لیکن وہ یزید سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ یہ سن کر معاویہ پریشان ہو گیا۔

معوی سن کر اتنی بات
لے کر بیٹھیا سر دھر ہات

جب یزید کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ سخت ناراض ہوا اور قسم کھائی کہ وہ امام حسین سے اس کا بدلہ لے گا۔

حسین علی کا کاٹوں سر
تو ہوئے میری خوش خاطر

اشرف نے حسین سے یزید کی دشمنی کا جو سبب بتایا ہے اس سے تاریخی حقائق کی نفی ہوتی۔ دراصل یزید حسین کی بیعت کا خواہاں تھا اور حسین نے بیعت سے اس لیے انکار کیا تھا کہ یزید کی زندگی اور اس کے اعمال اسلامی تعلیمات کے مغائر تھے اور حسین بیعت کر لیتے تو آدم سے لے کر آنحضرت تک کی مقدس روحانی تعلیمات کی بنیادیں متزلزل ہو جاتیں اور حسین کی بیعت، حقانیت پر بے دینی، آزادئ فکر پر ملوکیت، خیر پر شر اور حق پر باطل کی فتح ثابت ہو جاتی تھی۔

اشرف لکھتے ہیں کہ جب تک معاویہ بقیہ حیات رہا یزید نے حسین کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ جب معاویہ کا انتقال ہوا اور یزید تخت نشیں ہوا تو اسے پوری آزادی حاصل ہو گئی اور امام حسین سے بدلہ لینے کا موقع مل گیا۔ اس نے سوچا کہ جب تک امام حسن زندہ ہیں میں امام حسین کو کوئی نقصان اور گز ند نہیں پہنچا سکوں گا۔

کرے جو اس کا بینگاں بال
کس کا ات جگ یہ مجال

حسن جیسا بھائی اس
اس دھر دیکھے کوئی منس

یزید نے منصوبہ تیار کیا کہ پہلے حسن کو راستے سے ہٹانا ضروری ہے اس کے بعد حسین سے بدلا لینا آسان ہو جائے گا۔ یزید نے امام حسن کی بیوی کے پاس ایک مشاطہ کو مال و زر دے کر بھیجا کہ وہ زہر ہلاہل پلا کر حسن کا کام تمام کر دے۔ مشاطہ نے زر و جواہر حوالے کرتے ہوئے کہا۔

یہ تجہ بھیجا سگلا لے
حسن کو توں زہر دے
حسن کو توں جیوں مار
دے اس بائیں زہر نثار

تاریخی کتب سے اس کی پوری طرح تصدیق نہیں ہوتی کہ امام حسن کو زہر دینے والی عورت ان کی بیوی تھی۔ اشرف کہتے ہیں کہ امام حسن کی زوجہ یزید کے بہکاوے میں آ گئی۔

یوں عورت راضی ہوئی
دھن کی بولی پیاری ہوئی

امام حسن نے روزہ رکھا تھا جب افطار کا وقت آیا اور انھوں نے بیوی سے پانی مانگا تو اس نے پانی میں زہر ہلاہل ملا کر حسن کو پلا دیا۔

حسن شاہ تھا روزہ دار
جیوں کہ ہوا وقت افطار
پانی مانگیا عورت پاس
ان کیتا گھات بساس

امام حسن درد سے بے تاب تھے کہ باہر سے امام حسین تشریف لائے امام حسن نے وصیت کی کہ اگر ممکن ہو تو مجھے میرے نانا کے مزار کے قریب دفن کرنا۔ میرے بچے تمھارے حوالے ہیں۔ اشرف کہتے ہیں کہ دشمنوں نے روضۂ رسول کے قریب امام حسن کو دفن کرنے نہیں دیا۔ عدت کی

مدت گزارنے کے بعد امام حسن کی بیوی نے کہلا بھیجا کہ اے یزید تو اپنا وعدہ نباہ۔ یزید نے جواب دیا کہ جب تو نبی کی اولاد اور اپنے رفیق حیات سے بے وفائی کر سکتی ہے تو میرے ساتھ تیرا کیا سلوک ہوگا۔ تو اپنے دل سے یہ خیال نکال دے، یزید بہت خوش تھا کہ اب حسین کا کوئی پشت پناہ نہیں رہا وہ ان دنوں دمشق میں تھا اور عیش و عشرت میں مشغول تھا۔

یزید تھا درشہر دمشق
لیکن شب وروز اندر فسق

مدینے میں یزید کا ایک قابل اعتماد "وزیر" ولید عتاب موجود تھا، اس نے اس کو کہلا بھیجا کہ تو حسین سے میری بیعت لے۔ ولید، حسین کا مرتبہ شناس تھا اس نے جواب دیا کہ حسین تمھاری بیعت نہیں کر سکتے۔ یزید کو غصہ آ گیا۔ ولید عتاب نے حسین کو اطلاع دے کہ یزید آپ کی بیعت یا آپ کا سر چاہتا ہے۔ آپ فوراً یہاں سے نکل جائیں۔ حسین نے ام سلمٰی سے مشورہ کیا۔ ام سلمٰی کے پاس شیشے میں وہ مٹی محفوظ تھی جو رسول خدا کو جبرئیل نے دی تھی اور کہا تھا کہ قتل حسین کے زمانے میں یہ مٹی سرخ ہو جائے گی۔ ام سلمٰی نے وہ شیشہ دیکھا تو اسے خون سے بھرا ہوا پایا۔ حسین نے مدینے کی سکونت ترک کرنے کا ارادہ کر لیا کیونکہ وہ ایک گمراہ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کر سکتے تھے۔ امام حسین نے اپنی والدہ اور بھائی کے مزاروں سے رخصت ہو کر سفر کا عزم کیا۔ کوفے کے لوگوں نے خطوط بھیجے تھے کہ ہم آپ کی ہدایت سے مستفید ہونے کے لیے آپ کے منتظر ہیں۔ مسلم ابن عقیل کو اشرف بیابانی نے حسین کا "یار" بتایا ہے حالانکہ وہ چچازاد بھائی تھے۔

حسین علی کا ایک یار
موزوں قابل مرد ہوشار
مسلم ابن عقیل اس نام
سیانا عاقل دربر کام

حسین نے مسلم ابن عقیل کو بلا کر ان سے مشاورت کی اور انھیں کوفہ جانے کی ہدایت کی۔ مسلم کوفہ روانہ ہو گئے۔ بصرے میں یزید کا ایک دوست تھا اس نے اسے کہلا بھیجا کہ مسلم نے کوفہ

والوں کے دل جیت لیے ہیں اور سب لوگ ان کی طرفداری اور حمایت کررہے۔ تو غافل مت بیٹھ۔ یہ سن کر یزید پریشان ہوگیا۔ عبداللہ زیاد کو حکم دیا کہ مسلم ابن عقیل کو گھیر کر قتل کرڈالو۔ وہ اسی رات یزید کے حکم کی تکمیل کے لیے بارہ ہزار کا لشکر لے کر نکل پڑا۔ عبداللہ نے مسلم کو قتل کردیا۔ سرقلم کرکے یزید کے پاس بھیجا اور شہر کے دروازے پر مسلم کا تن لٹکا دیا۔

سیس بھیجیا یا یزید کن
لے دروازے ٹانگیا تن

جب امام حسین کو یہ خبر ملی کہ کوفے والے انھیں قتل کرنے کی سازش کررہے ہیں تو وہ منزلیں طے کرتے ہوئے فرات کے کنارے پہنچے۔ اس کے بعد اشرف بیابانی نے آغاز جنگ کے واقعات نظم کیے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یزید کا بیٹا جو فوج کے ساتھ کربلا پہنچا تھا حسین کے فوج میں شامل ہوگیا اور سب سے پہلے جنگ پر جانے کی اجازت چاہی۔

بیٹا یزید کا ان سات
آیا جنھیں فوج سنگات
لے کر اٹھیا سن ائے شاہ
اب ہے تیری مجھ پناہ
انہہ تھے ہوا برگشتا
تجھ سوں مطلق دل بستہ
باز اں کہا سن اے شاہ
پہلا مجکوں دیہہ رضا

یزید کے کسی بیٹے کا تاریخ میں ذکر موجود نہیں ہے۔ اشرف بیابانی نے حر کو جو فوج مخالف سے تعلق رکھتے تھے اور حسین سے جنگ کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے، یزید کے بیٹے سے خلط ملط کردیا ہے۔ اشرف کا بیان ہے کہ کربلا کی جنگ کا آغاز سات محرم کو ہوا تھا۔ یہاں بھی اشرف غلط فہمی کا شکار ہوگئے ہیں کربلا کی معرکہ آرائی دس محرم کو ہوئی تھی اور اسی دن وہ اختتام کو پہنچی۔ اشرف

نوسر ہار میں کہتے ہیں۔

یوں وداع کرشاہ سنگات

تاریخ اوس دن چاندوں سات

اشرف نے 7 محرم اور 8 محرم کے واقعات نظم کیے ہیں جن کا تاریخ سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ شاعر کے تخیل کی کارفرمائی ہے۔ شاعر کا بیان ہے کہ 8 محرم کو حضرت قاسم ابن حسن نے جن کی عمر اٹھارہ برس تھی، شہادت پائی۔

تو لک قاسم ابن حسن

برس اٹھارہ جن کا سن

حضرت قاسم معرکۂ کربلا کے وقت تیرہ سال کے تھے۔ ایک اور غلطی اشرف نے یہ کی ہے کہ علی اکبر کا سن بارہ سال بتایا ہے حالانکہ وہ اٹھارہ سال کے تھے۔

اوتر گھوڑے ہوا پانوں

علی اکبر اس کا نانوں

دوڑ آیا حسین کن

بارہ برس کیرے سن

اشرف نے عون ومحمد اور حضرت عباس کی شہادت کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا ہے اور اسی طرح امام حسین کے رفقا کی شہادت کے بارے میں بھی وہ خاموش ہیں۔ شاعر کہتا کہ حسین نے اپنی والدہ فاطمہ زہرا کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے بالوں سے زمین صاف کر رہی ہیں۔ دریافت کیا تو کہا یہاں حسین شہید ہوں گے۔ دس محرم کو حسین اہل حرم سے رخصت ہوئے، میدان کا رخ کیا اور بڑی معرکتہ الآرا جنگ کی اور بالآخر نرغۂ اعدا میں گھر کر جام شہادت نوش فرمایا۔ اشرف کو جنگ کی منظر کشی سے خاصی دلچسپی ہے اس لیے نوسر ہار میں رزمیہ مناظر کی انھوں نے اچھی مصوری کی ہے۔

''نوسر ہار'' کی ادبی قدر و قیمت

اشرف ایک ایسے عہد کا باصلاحیت شاعر ہے جب زبان اپنے ارتقائی مراحل اور تشکیلی دور

سے گزر رہی تھی۔ اظہار کے پیکروں اور ابلاغ کے سانچوں میں تنوع کی کمی کے باوجود ''نوسرہار'' میں اشرف نے اپنے مصورانہ سلیقے، جزئیات نگاری اور تمثیلی صلاحیت کی مدد سے واقعات کی پر اثر اور واضح مصوری کی ہے۔ بقول اشرف امام حسن کی بیوی فریب میں مبتلا ہو کر، دولت کی لالچ میں امام حسن کو زہر ہلاہل سے شہید کر دیتی ہے۔ زہر کے پیتے ہی امام حسن کی حالت متغیر ہونے لگتی ہے اور جسم میں زہر سرایت کرنے لگتا ہے۔ اس واقعے کی تصویر کشی اشرف نے اس طرح کی ہے۔ مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ ہوں جن سے بیان پر شاعر کی گرفت اور مصورانہ صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔

ڈاجن لاگیا سینا ات
رھیا پسر ہوئے نست
ہاتوں پانوں اٹھیا جال
پھوٹن لاگیا سیس کپال
انکھیاں لاگیاں دیپک تان
لرزن لاگیا جیو پران
رگاں کھنچیاں ناڑ تلف
جیوں کانٹا موہنہ موں کف
تھر تھر ہوا رنگ نڈھال
رہیا حسن یوں بے حال
سردے ساندے ڈھیلے ہوئے
آنکھوں کالج ہریا ہوئے
بھیجا گردے کالج پھوٹ
پتا گل گل پڑیا توٹ
رنگ ہوا سب ہریا سبز
ہو ون لاگا جیوڑا قبض

نوسرہار میں واقعہ نگاری اور موثر توضیحی بیانات کے علاوہ جذبات کی عکاسی کے بھی اچھے

نمونے نظر آتے ہیں۔ اپنے نوجوان بیٹے علی اکبر کو اذن جنگ دینا حسین کے لیے بڑی سخت آزمائش تھی۔ علی اکبر ہم شکل پیغمبر اور تمام خاندان کے چہیتے فرد تھے۔ علی اکبر کی رخصت کے وقت امام حسین کی جو حالت تھی اس کا نقشہ اشرف نے بڑے دلگداز انداز میں اس طرح کھینچا ہے۔

بیٹے کا سر دونوں ہات
لے کر رویا سینے سات
پکڑ رہے کیتی بار
رو رو نینوں لائے دھار
اے مجھ جیوتیں توں کی آج
دکھ دے چلیا کا لُج ڈاج
مت تجھ لاگے دھکا چوٹ
مجھ سر آوے دکھ کی موٹ
یہ دکھ کیوں مجھ کاڑھیا جائے
پیارے کہہ کس لاگوں دھائے

نوسرہار میں جذبات نگاری، واقعات کی پیشکش اور بیانیہ وتوضیحی شاعری کے اچھے نمونے بھی دستیاب ہوتے ہیں۔ ان سے اشرف کی وسیع معلومات، گہرے مشاہدے اور تخیل آفرینی کا اندازہ ہوتا ہے۔ امام حسین کی شہادت کے بعد کائنات پر چھائی ہوئی اداسی، حضرت شہر بانو کی گریہ وزاری، حضرت قاسم اور علی اکبر کی رخصت کا احوال، گھوڑے اور تلوار کی تعریف، میدان کارزار کا حال اور دوسرے بیانات اشرف کی شاعرانہ صلاحیتوں کے آئینہ دار ہیں۔ امام حسین کی شہادت ایک سانحہ عظیم تھا جس سے ساری کائنات متاثر ہوئی، جمادات، حیوانات زمیں وآسمان اور حور وملک میں صف ماتم بچھ گئی اور ساری کائنات مصروف بکا ہوگئی۔ اشرف اس واقعے کی مرقع کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

انپڑی خبر در عالم
حیواں انساں پری ہم
کہ حسین از دینا باند یارخت
یہ دکھ ہوا ساریاں سخت
سمندر دوکھوں ہوا کھارا
قاف اٹھ گیا پہلی بار
نعرے مارے اڑ اڑ رائے
بجلی لو لو کر ڑا ڑوے
انبر گرجیا لرزے بھیں
جانو قیامت قائم ہوئی
پھولوں باڑی کملائے
سیوتی چنپاں جوئی جائے
کھنچی سینہ لوہو بھر
کا لا ٹیکا مکھ پر دھر

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اشرف میں شعر گوئی کی اچھی صلاحیتیں موجود تھیں۔ان کے اشعار میں روانی، سادگی، بے تکلفی اور بے ساختگی موجود ہے جس سے قاری متاثر ہوتا ہے۔ اشرف سیدھے سادے لفظوں میں بڑی سہولت کے ساتھ اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے پر قادر ہیں یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

چندر سورج تارے روکھ
بادل بجلی میخ اچوک
دو زخ جنت عرش فلک
لوح وقلم ہم حورو ملک

حیواں انساں مادہ نراں
آتش سوزاں باد باراں
آفاق عالم جیو جہاں
ماٹی کنکر آب رواں
رزق مقرر موت وحیات
پیدا کیتے یہ دن رات

اشرف بیابانی اپنی شعری کاوش نوسرہار پر نازاں نظر آتے ہیں اور بڑی مسرت اور اعتماد کے ساتھ اس کو اپنا کارنامہ بتاتے ہیں۔ اشرف کہتے ہیں کہ اس مثنوی کا ایک ایک بول ''رتن'' اور ''مانک'' کی طرح بیش قیمت اور قابل قدر ہے۔ میں نے ''تول تول'' کر ''ایک ایک بول'' موزوں کیا ہے۔ گویا سونے کے تاروں میں موتی پرو کر یہ مثنوی تیار کی ہے۔

ناماں کیتا بول سنوار
جانو موتیاں کیراہار
سونے کی جیوں کھونٹی جڑ
مانک موتی ہیرے جڑ
ایک اک بول یہ مانک مول
سیم ترازو سیں تھیں تول
بند پروے سونے تار
تچیں ہو وا نوسرہار
ہر ہر مصرعے کیتے لڑ
رتن پدارت مانک جڑ

اشرف کہتے ہیں کہ میں نے بڑی توجہ اور محنت کے ساتھ یہ مثنوی سلیس انداز میں لکھی ہے۔ اپنی زبان اور طرز ادا کی سلاست اور لفظوں کی برجستگی کے بارے میں اشرف کہتے ہیں ۔

جہاں لوڑے جیسا بول
تہاں لیکھے سیّد ہیں کھول

اس لیے میں قاری سے خواہش کرتا ہوں کہ وہ ''چوک خطا'' پر اعتراض اور عیب جوئی کی کوشش نہ کرے۔ اشرف کا مقصد ادبی کارنامہ پیش کرنا نہیں تھا۔ ادبیت اور شعریت پر توجہ مرکوز کرنے سے زیادہ حصول ثواب کا مقصد ان کے پیش نظر تھا۔ وہ اس کو کار ثواب اور آخرت کا زادراہ تصور کرتے تھے۔ چنانچہ اشرف کہتے ہیں۔

شائد لکھے پڑھے کوئی
تجھ کوں بارے ثواب ہوئے
جب لگ جیوئے توں ات جگ
موے پر بھی قیامت لگ
لہرے بڑے سب سدا
کرتیں اچھیں مجھ دعا
تج کو مانگیں آمرزش
حضرت حق کی کرنا لیش

اشرف کی نوسرہار میں کہیں کہیں بامعنٰی اور خوب صورت تشبیہات واستعارات اپنی جھلک دکھاتے رہتے ہیں چند شعر ملاحظہ ہوں۔

چاند پیشانی دانت رتن
خنداں روہم سیمیں تن
جس گھر پونیو کا چنداں
اس کوں دیوا کیا کجناں
ان پر ہوا دیوانا
دیوے پر جیوں پروانا

سرکاں جیسے لنبے بال
چندر سورج دونھوں گال
ہرنیاں بھیتر چیتا تیوں
مارے بکھیرے کافرتیوں
دانت بتیسی تیسی جان
جیسے ہیرے کیرے کان

اشرف نے تشبیہات کے لیے حروف تشبیہ، ایسا، جیسا، یتی، جانو (گویا) جانون، جیوں، جو کی، روپی، مانند، ہچو، ہچوں مانند، دیسی اور سار (مانند) استعمال کیے ہیں۔

عبداللہ زبیر کی بیوی زینب کا سراپا نوسر ہار میں اشرف کی پیکر تراشی اور سراپا نگاری کا اچھا نمونہ ہے اس سے محدود لفظی خزانے اور ترسیل کی نارسائی کے دور میں اشرف کی توضیحی شاعری پر دسترس کا اندازہ ہوتا ہے۔ زینب کا سراپا ملاحظہ ہو۔

زینب آہے اس کا نام
نین سلونے جیوں بادام
از حد صاحبِ حسن و جمال
زیبا صورت موزوں حال
ماتھے جانو چاند الاٹ
یا کی جانو چاند الاٹ
پلکاں چوڑے چاند کمل
ناکہ سہاوے آنکھ انل
سر سے گالوں ہستے جانت
شکر لب سب ہیرے دانت
چاند پیشانی دانت رتن
خنداں روہم سیمیں تن

نوسر ہار میں ایک تاریخی اور مذہبی واقعہ پیش کیا گیا ہے، اس میں عشقیہ عناصر کی پذیرائی کی گنجائش نہیں تھی۔ زینب عبداللہ کی بیوی تھی تاریخ کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کو شاعر نے محبوبہ کی حیثیت سے پیش کرنے کے کوشش کی ہے جو ایک فاش غلطی ہے اور '' بڑھا دیا ہے فقط زیب داستان کے لیے'' کے رجحان کی ترجمانی کرتی ہے۔ اشرف کی پانچ سو سال سے زیادہ قدیم مثنوی ''نوسر ہار'' میں شعری محاسن کی تلاش میں ہم زیادہ حق بجانب نہیں معلوم ہوتے اس کے باوجود اشرف کی نوسر ہار میں حسن تعلیل، رعایت لفظی، مراعات النظیر، تضاد اور تجنیس کی بعض مثالیں بہرحال ہمارے سامنے آتی ہیں۔ یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

تجنیس ناقص۔ اب نعت محمد پیغمبر
آکھوں تجہ دھر کن چت دھر

حسن تعلیل۔ گھونگچی سینہ لہو بھر
کالا ٹیکہ مکھ پر دھر

تشبیہ۔ فوج منیں تھیں چلیا یوں
ابر میں تھے چنداجیوں

مراعاۃ النظیر۔ سونا موتی مانک لال
لاکھوں کوڑوں باندھی مال

تضاد۔ میں مت پکڑی جس کی آس
اس تھیں ہووا یوں نر آس

اشرف نے نوسر ہار میں رزمیہ مناظر کی پراثر عکاسی کی ہے۔ اشرف کو رزمیہ کی مصوری سے دلچسپی ہے اور انھوں نے حضرت قاسم، حضرت علی اکبر اور امام حسین کی معرکہ آرائیوں اور نبرد آزمائی کے اچھے مرقعے پیش کیے ہیں اپنے عہد کے محدود لفظی اثاثے سے اشرف نے خوش اسلوبی کے ساتھ کام لیا ہے اور اس سے پوری طرح استفادہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعد کے دور میں لکھنو کے مرثیہ نگاروں نے زبان کی وسعت اور اظہار کے پیکروں کے تنوع اور رنگا رنگی سے رزمیہ کی

پیشکش میں بڑی مدد ملی تھی۔ اشرف کو یہ سہولت میسر نہیں تھی اور ان کے سامنے رزمیہ شاعری کے نمونے بھی موجود نہیں تھے جو ان کی رہبری کر سکتے اس کے باوجود نوسر ہار میں جنگ کی تصویریں قاری کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہیں۔ حضرت حر کی جنگ کا یہ منظر ملاحظہ ہو۔

مستعد ہوکر ہوا سوار
بیروں باہیں ہانک ہنکار
کمر ترکش کھنڈا ہات
جائے پڑیایوں بیروں سات
یوں ان مارے بیری ئیٔ
ہر ہر حملے کیتے سے
بہت گھالے کافر مار
لاوتے سگلے دوزخ بار
سارا دن اون لوج کیا
چکھ نہ پانی تانک پیا
تو لک پڑیا آپیں بھی
خواست الٰہی کی یوں تھی

نوسر ہار میں کربلا کی جنگ کا نقشہ کھینچتے ہوئے اشرف نے حضرت قاسم کی جنگ کی بھی خوش اسلوبی کے ساتھ مرقع کشی کی ہے۔ اشرف نے حضرت قاسم کی جنگ کا حال اس طرح بیان کیا ہے کہ ان کی تخیل آفرینی اور توضیحی صلاحیتوں سے قاری بہرحال متاثر ہوتا ہے۔ آج سے پانچ سو برس پہلے کا شاعر اس طرح جنگ کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔

بیریاں ماتھے کھڑک بجاؤ
برن لاگا کھانڈے گھاؤ
جن کن تن کر دھوں کا جیوں
پھوٹے کافر سگلے تیوں

جیوں یہ بیٹھا پھنسلی توڑ
کہتے کافر کاٹے توڑ
ایتے کافر سٹے مار
کر نہ سکے کوئی شمار
بیروں کیرے باٹ پڑو
زخموں تھے ترنگ انگ ہو
ہر ہر حملے ہر ہر گھاؤ
لہو کیری گال بہاؤ

اشرف میں رزمیہ مناظر کی عکاسی کا بڑا سلیقہ موجود ہے اور اس سے ان کے ادبی ذکاوت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

اشرف کے کلام میں اثر آفرینی اور دردمندی کا عنصر موجود ہے جو مرثیہ نگاری کا ایک اہم وصف ہے۔ وہ ایسے الفاظ اور ایسے اسلوب میں دردانگیز تصویریں پیش کرتے ہیں جن سے رثائیہ اور عزائیہ اثر آفرینی کے عناصر جاگ اٹھتے ہیں۔ اشرف مرثیہ نگاری کی اس خصوصیت سے واقف تھے کہ بقول انیس ؏

مرثیہ درد کی باتوں سے نہ خالی ہوئے

نوسرہار کے اشعار سے اشرف کی طرز ادا کی دردمندی اور لسوزی کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ امام حسین کے خیمے سے آخری رخصت اور ان کی شہادت کے بعد حضرت شہر بانو کا بین اشرف کے پر اثر طرز اظہار کی کامیاب مثال ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود اشرف کو اس کا احساس تھا کہ انھوں نے مرثیہ نگاری کے اس تقاضے کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ نوسرہار کے اشعار درد وغم سے معمور اور متاثر کن ہیں۔ جو ان اشعار کو پڑھ کر متاثر نہ ہو وہ نہایت سنگ دل انسان ہوگا۔

باچے کوئی سنگ دل سخت
پرسن او دیتا اس وقت
تچیں تووہ بجر کا
سینا اوس کا پتھر کا

اشرف کہتے ہیں کہ خود میں نے رورو کر یہ "کتھا" نظم کی ہے۔

پڑتیں اس کو سب جگ روئے
کالج جل جل کو یلا ہوئے
یہ دکھ سن کر پھوٹیں پاڑ
کھلتے سینے کیرے کواڑ
نینوں لاگے انجھوں دھار
بہتیاں نیناں دکھ کی بھار

اشرف نے نوسر ہار کی ترتیب میں روایتی انداز کو ملحوظ رکھا ہے۔اس مثنوی میں سب سے پہلے حمد اور پھر نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔حمد کے اشعار میں اس طرح تنوع پیدا ہوگیا ہے کہ شاعر نے کائنات کے مختلف مظاہر اور روئے زمین پر پیدا ہونے والی مخلوقات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی مختلف کیفیات اور ان کے تضاد کو خالق کائنات کی قدرت کا کرشمہ قرار دیا ہے مثلاً موسموں کی تبدیلی، سردی اور گرمی، دھوپ اور چھاؤں، رات اور دن، عورت اور مرد کوہ وصحرا، زندگی اور موت اور خشک وتر وغیرہ قادر مطلق کے "علیٰ کل شیءٍ قدیر" ہونے کا ثبوت ہے۔حمد کے اشعار میں روانی اور بے ساختگی کی کمی نہیں۔

اللہ واحد حق سبحان
جن نے سرجیا بھوئیں اسمان
چندر سورج تارے روکھ
بادل بجلی مینھ اچوک

رزق معین موت حیات
پیدا کیتے یہ دن رات
آفاق عالم جیون جان
مٹی کنکر آب رواں

اس سلسلے میں عناصرار بعہ آگ، پانی، مٹی اور ہوا کا بھی ذکر ہے۔ اشرف کہتے ہیں۔

مانس کیتا چار ملاؤ
ماٹی پانی آگ ہور باؤ

دکن میں پانچ عناصر پچیس گن کے فلسفے نے بڑی مقبولیت حاصل کی تھی لیکن اشرف نے صرف چار عناصر کا ذکر کیا ہے۔ پانچ عناصر پچیس گن کا نظریہ دکن کے چشتیہ سلسلے کے بزرگوں کی دین ہے انھوں نے عارفانہ اسرار و رموز کی تفہیم و تشریک کے سلسلے میں اس نظریے کے مختلف نکات سے مدد لی ہے۔

نعت میں اشرف نے اختصار سے کام لیا ہے اور آخر میں منقبت کے دو اشعار میں چاروں خلفا کو خراج عقیدت پیش کر کے حسنین کی مدح کی ہے اور مثنوی کے قصے سے ربط پیدا کرنے تمہید کے طور پر اشعار کہے ہیں۔ اشرف بیابانی میں رثائیہ شاعری کے اچھی صلاحیتیں موجود ہیں شاعر کی اپنے موضوع سے جذباتی وابستگی کا اس کے اشعار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کربلا کی یک روزہ جنگ میں واقعات کا تسلسل کچھ ایسا تھا کہ مرتبہ شہادت پر فائز ہونے والا غازی خیمے میں اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے رخصت ہو کر میدان جنگ کا رخ کرتا۔ فوج مخالف سے اپنا تعارف کرواتا، جنگ میں حصہ لیتا۔ ظاہر ہے کہ جنگ کے لیے گھوڑے اور ہتھیاروں کی ضرورت تھی۔ جنگ میں بالآخر جام شہادت نوش کرتا جس کے بعد اس کے اقربا اس کی مفارقت پر اپنے جذبات رنج و غم کا اظہار کرتے۔ اشرف بیابانی نے واقعات کی ان کڑیوں کو پیش نظر رکھا اور اسی تسلسل کو ملحوظ رکھتے ہوئے نوسر ہار میں رخصت، آمد، رجز، جنگ اور شہادت کے بعد بین کے عناصر سے مرثیے کی تکمیل میں مدد لی۔ ان ہی بدلتے ہوئے مناظر کو نقادوں نے اجزائے مرثیہ یعنی آمد، رجز،

جنگ، شہادت اور بین سے تعبیر کیا ہے۔

رخصت

حضرت قاسم کی شہادت کی تفصیل بتاتے ہوئے اشرف کہتے ہیں کہ جب قاسم ابن حسن اذن جنگ کے لیے اپنے چچا امام حسین کے خیمے میں حاضر ہوتے ہیں اور جنگ کی اجازت چاہتے ہیں تو امام حسین اپنے بھائی کی اس نشانی کو گلے لگا کر کہتے ہیں کہ تمھیں مرنے کی رضا کیسے دے سکتا ہوں تم میرے مرحوم بھائی کی یادگار ہو۔ حضرت قاسم نے عرض کی کہ اے چچا آپ دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں ان حالات میں زندگی مجھے گراں گزرتی ہے۔ رخصت کی یہ تصویر اشرف بیابانی نے اس طرح پیش کی ہے۔

تو ایک قاسم ابن حسن
برس اٹھارہ کیرے سن[1]
مستعید ہوکر گھوڑے چڑ
آو حسین کے پاوں پکڑ
کہیا کہ مجہ دے رضا
جا اب کروں لوج غزا
بھیتر بیسوں بھانوں دل
آنوں میری کھانڈے تل
اتنا سن کر حسین راؤ
سیس اچاکر بینے لاؤ
آنکھوں بھرکر پانی آن
رو ون لاگایوں بکھان
اک حسن کی نشانی
تونچہ رہیا تھا اے جانی

(۱) اشرف تسامح کا شکار ہو گئے ہیں۔ حضرت قاسم کا سن اٹھارہ برس نہیں تھا بلکہ لگ بھگ تیرہ برس بتایا جاتا ہے۔

جا اے قاسم بیرون بھان
تجہ کوں یاری دے سجان
گھر میں جا کر سگلوں سات
لہرے بڑے مرد عورات
سگلوں کی لیے رضا
قاسم چلیا لوج غزا

حضرت قاسم کے علاوہ دوسرے شہیدوں کی رخصت کا احوال بھی اشرف بیابانی نے نظم کیا ہے۔ حسین کے لیے اپنے نوجواں فرزند کو اذن جنگ دینا بڑا سخت مرحلہ اور بڑی کٹھن آزمائش تھی لیکن وہ راہ خدا میں ثابت قدم رہے۔ علی اکبر ہم شکل مصطفیٰ اور تمام عزیز و اقارب کے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور تھے جب علی اکبر رخصت ہونے لگے تو خواتین و اقربا میں کہرام مچ گیا۔

بازاں امام حسین اوٹھ
دوجھوں نینوں انجو گھوٹھ
بیٹے کا سر دونوں ہات
لے کر لایا سینے سات
پکڑ رہے کیتی بار
رو رو نینوں لائے دھار
کیوں تجھ بھیجوں پیارے پوت
وہ تو تنہا وے بہوت
اے مجھ جیو تیں توں کی آج
رکھ دے چلیا کالج ڈاج
یہ دکھ کیوں مجھ گاڑھیا جائے
پیارے کہہ کس لاگوں دھائے

حضرت قاسم اور علی اکبر کی رخصت کے احوال نظم کرتے ہوئے واقعے کی منظر کشی اور وفور جذبات کی جو رقت آمیز تصویریں اشرف نے نوسر ہار میں پیش کی ہیں وہ نہ صرف واقعہ نگاری اور جذبات کی مصوری کے اچھے نمونے ہیں بلکہ اشرف کے اہلبیت سے اظہار دلی لگاؤ اور مودت کی آئینہ دار بھی ہیں۔ ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاعر کو حزنیہ واردات اور المیہ واقعات کی مرقع کشی پر اس عہد کے معیار کے مطابق بڑی قدرت حاصل ہے۔ ایک مرثیہ نگار اور عزائیہ شاعر کے لیے اس صلاحیت سے بہرور ہونا اس کی کامیابی کی دلیل ہے۔

آمد

رخصت کے بعد ہیرو میدان جنگ کا رخ کرتا ہے جسے "آمد" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اشرف نے علی اکبر کی میدان جنگ میں آمد کا منظر بھی موثر انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

ایسا نپجیا اودھر تھے
جانو اتریا اوپر تھے
اوبھا ہوا جیسا چاند
تیغ وترکش کمر باند
پاوڑی پود دے تیزی چڑ
ہیروں کیری رخ پکڑ
فوج منیں تھیں چلیا یوں
ابر منیں تھے چندا جیوں

مرثیے میں رخصت اور آمد جیسے اجزا کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ وہ سامعین کے ذہن کو واقعات کربلا سننے کے لیے تیار کرتے اور فضا آفرینی میں ممد و مددگار ثابت ہوتے ہیں وہ تخیل کو مہمیز کر کے اسے چودہ سو سال پہلے کے ماحول میں پہنچا دیتے ہیں۔

رجز

آمد کے بعد رجز کا حصہ بھی مرثیے میں اہمیت کا حامل ہے۔ امام حسین کی میدان جنگ میں آمد کا منظر نوسر ہار میں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ نوسر ہار کے یہ مرثیے اشرف کی شاعرانہ صلاحیتوں کی غماز ہیں۔ فرزند رسول امام حسین نے جب میدان جنگ کا رخ کیا تو آپ کی پرعظمت اور برگزیدہ شخصیت نے فوج مخالف کو مرعوب کر دیا اور اشرف کے الفاظ میں ان کے ہاتھوں سے تلواریں چھوٹ گئیں۔

لوجھن آیا شاہ حسین
آہے کوئی اس پر دین
جیتے تھے یہ دعوے دار
اونھوں سٹیں ہات تلوار

رجز مرثیے کا وہ حصہ ہوتا ہے جس میں ہیرو دشمن کی فوج کو مخاطب کرتا اور اپنا تعارف کرواتا ہے، اپنے حسب ونسب کی فوقیت بیان کرتا ہے کیونکہ عربوں میں اس کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ اشرف کہتے ہیں کہ امام حسین نے رجز کے بعد لشکر اعدا کو ظلم وستم سے باز آنے اور پیغمبر کے گھرانے کا احترام کرنے کی تلقین کی۔ امام حسین فوج مخالف سے کہتے ہیں کہ تمھیں نہ خوف خدا ہے اور نہ رسول اکرم سے محبت۔ دوزخ تمھارا انتظار کر رہی ہے۔ حسین کی رن میں آمد اور رجز کے سلسلے کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

اوبھک راوت سارنگ چڑ
بیروں کیرا رخ پکڑ
مستعد ہوکر کسوت پین
سگلوں یار اور شاہ حسین
لوجھن باہیں ہوئے سوار
نکل آئے فوج سنوار

ہات تیغاں ترکش باند
میدان سرجیوں تارے چاند
ادبھی ہوئے نعرے مار
کی اے ظالم نابکار
اے تم کافر بد بخت ہو
بارے اللہ پاس ڈرو
نبی کی تج ناہیں لاج
یوں تم مانڈیا ہم پر آج
پیغمبر کی یا اولاد
کرتے ناحق وندعناد
نکلوائے بدبختاں ہو
میداں اندر لوج کرو
آج تمھارے کارن ات
دوزخ پیاسا ہو واخت

جنگ

اشرف نے نوسر ہار میں رزم نگاری کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ زبان کے ناکافی لفظی سرمایے اور ترسیل کے متنوع سانچوں تک نارسائی کے باوجود اشرف کی نوسر ہار میں جنگ کا نقشہ کھینچنے کی پرخلوص سعی ہمیں متاثر کرتی ہے عہد قدیم کی جنگوں میں گھوڑے کی اہمیت مسلمہ تھی۔ گھوڑے کا صحت مند، طاقتور، چست اور تیز ہونا اور پھرتی کے ساتھ راکب کے اشاروں پر عمل کرنا بھی جنگ میں کامیابی کی ضمانت ہوتا تھا۔ اشرف نے گھوڑے اور تلوار کی تعریف کرتے ہوئے ایک دو اشعار پر اکتفا کی لیکن گھوڑے کی اہمیت نظر انداز نہیں کی ہے۔

بلونند گھوڑا بجلی باؤ
ات بل بیٹھا راوت راؤ

اشرف نے نوسر ہار میں حضرت قاسم، علی اکبر اور امام حسین کی معرکہ آرائی کا اچھا نقشہ کھینچا ہے۔علی اکبر کی نبرد آزمائی کا یہ مرقع ملاحظہ ہو۔

جائے پڑیا جیوں بیروں سات
نسگ کھنڈا مردیا بات
بجلی جیوں کے کڑ کے توٹ
مارے راوت ایکی موٹ
ہرنیہ بھیتر چیتا جیوں
مار بکھیرے کافر تیوں

اشرف کی نوسر ہار میں رزمیہ مناظر کے پر اثر مرقعوں سے ان کی رزمیہ شاعری پر دسترس کا اندازہ ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معرکہ آرائی اور رزم کی سرگرمیوں کے سلسلے میں نوسر ہار کا سب سے موثر اور کامیاب نمونہ خود امام حسین کی جنگ ہے۔حر، حضرت قاسم اور علی اکبر کی لڑائی کے مناظر سے بھی میدان جنگ کی تصویریں ہماری نظروں کے سامنے متحرک ہو جاتی ہیں۔

جیوں یہ پیٹھا سنورا ہووے
مارے دشمن کیتے سے
آپیں بھی چک زخماں کھائے
لال ہوا سب لہو نہائے
تس پر بھی یوں پانی باج
پھوئن لاگا سینا ڈاج
یک یہ ہو وا سو پانی توٹ
زخموں بھیتر سب تن پھوٹ

تیر گزریا نٹری کھن
علی اکبر آیا رن

امام حسین کی جنگ کا نوسرہار میں زیادہ مفصل بیان ہے شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ امام حسین کربلا کی معرکہ آرائی کی مرکزی شخصیت تھے اور اشرف ان کے کردار کو کربلا کا بہت اہم کردار تصور کرتے تھے۔ اشرف نے حسین کی جنگ کا مرقع کھینچتے ہوئے بڑی توجہ، انہماک اور شاعرانہ دیدہ وری سے کام لیا ہے۔ امام حسین کی لڑائی کا یہ منظر ملاحظہ ہو۔

پیسا حسین نعرا مار
تھر تھر کانپا سارا بھار
جھیں اوٹیا مار بچھاؤ
دوکھنڈ کرتا ایکس گھاؤ
چیتا جیوں یہ تھائے پر
تل کی مٹی اوپر کر
پھرپھر لوجے سرسا ہوئے
جھوں دہر کھانڈا برسا ہوئے
تیزی گھوڑا ات بل سوار
کلوند ہوتا سارا بھار
ہوکل راوت سارنگ چھڑ
مار بچھائے دھڑ پر دھڑ
گھابر گئے سدھ گنوائے
پھانے کھیں تو بیسیں جائے
جیدھر اوٹھے یہ موتھ دھر
راوت پیادے سواروں پر

سگلے پڑتے اپنے پھوٹ
جانوں اساں پڑیا توٹ
ایکس پر ایک پڑتے تھاس
پاڑے ہیبت لیہ نراس
ایسا حسین لوج کیا
جگ میں بارے نام رھیا

حقیقت یہ ہی کہ امام حسین کی جنگ کربلا کی ایک یادگار نبرد آزمائی تھی مقاتل میں امام حسین کی لڑائی کو بہت سراہا گیا ہے اور بقول اشرف "جگ" میں ان کا "نام" رہ گیا ہے۔

شہادت

امام حسین کی شہادت کا بیان سادگی اور اختصار پر مبنی ہے اور اس میں اثر آفرینی کا عنصر موجود ہے۔ شہادت مرثیے کا ایک اہم جز و ہوتا ہے اس لیے اسے سلیقہ مندی اور خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کرنا مرثیے کا ایک فنی تقاضہ ہے۔ اشرف نے اپنے محدود لسانی وسائل سے کام لے کر اسے سرانجام دینے کی کوشش کی ہے۔

بازاں ہووا ماندا سخت
ہور بھی ہووا آخر وقت
اوبھا ہوا جیوں شہوار
پانی باہیں ندی کنار
تو لگ ایکا ایک در آں
انپڑیا ناگہ تیر پراں
پچی ہوا شہہ رنگ میں
بھوئیں آیا شاہ حسین
جبیں پھوٹا گل موں تیر

نو ہوچلیا بہہ جیوں نیر
تیر گزریا شہہ رگ پھوٹ
گھوڑے پر تھے آسن چھوٹ
بھوئیں پڑیا دوڑا آؤ
پورا بیٹھیا کاری گھاؤ
حسین کلمہ عرض کیا
راہ خدا کی جیو دیا
آئے بیری اوپر داٹ
سرمبارک لیتا کاٹ

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ اشرف نے مقاتل اور تاریخی کتب سے انحراف کرتے ہوئے شمر کو نظرانداز کر دیا ہے۔ نوسر بار میں شمر کا کہیں ذکر نہیں وہ حسین کا قاتل تھا۔ حالانکہ تاریخوں سے پتہ چلتا ہے کہ زخمی ہو کر گھوڑے سے زمین پر آنے کے بعد شمر نے حسین کا فرق مبارک کاٹا تھا۔

بین

ماتم اور بین مرثیے کا آخری حصہ ہوتا ہے۔ مرثیہ لفظ ''رثا'' سے ماخوذ ہے جس سے مراد گریہ وزاری اور مرنے والے کا ماتم کرنا ہے۔ مرثیہ نگاری کا مقصد شہدائے کربلا کی مصیبت پر آنسو بہانا اور بین و بکا ہے۔ شہر بانو امام حسین کی زوجہ تھیں اور امام حسین کی شہادت پر ان کا صرف بکا ہوتا ایک فطری امر تھا۔ اشرف نے علی اکبر اور امام حسین کی شہادت پر حضرت شہر بانو کے ماتم کا حال نظم کیا ہے۔ اور ان کی صدمہ جانکاہ کی تصویر کشی کی ہے۔ اس کے علاوہ نوسر ہار میں حضرت قاسم اور علی اکبر کی شہادت پر امام حسین کے ماتم کی بھی اچھی مصوری کی ہے۔ امام حسین کے جام شہادت نوش فرمانے کے بعد حضرت شہر بانو کا بین، اشرف بیابانی نے اس طرح نظم کیا ہے۔

تو گھر آؤ پیارے کنت

او بھی دیکھوں تیری پنت
تجھ بن رج یہ جگ اوجاڑ
کس پر چلے دکھ سکھ لاڑ
ساہوری پیو کی ناہیں کوئے
کیوں گھالوں جو مارا روئے
سرتھے چھتر گیا ڈھل
اب کیوں جیوں کس کے بل
یہ دکھ پڑیا کیوں باٹوں
جرم دھیلا کیوں کاٹوں
پرکم ٹھاکی ہوئی نردھار
کیتا رویں تجے پکار
رو دے بانو یوں بکھان
سچیں پھوئیں کوہ بکھان

حسین کے غم میں کائنات کی مصروف بکا ہونے کا بیان ''نوسرہار'' میں کئی اشعار پر مشتمل ہے۔ یہاں اشرف نے اپنے قلم کی ساری توانائی صرف کردی ہے۔ ان اشعار میں دردمندی بے ساختگی، روانی اور منظر کشی کے عناصر نے ہم آمیز ہوکر سماں باندھ دیا ہے۔

ایسی تھی آندھی باؤ
چندر سورج روپ چھپاؤ
انبر گرجیا لرزی بھیں
جانوں قیامت قائم ہوئی

امام حسن کی شہادت پر کائنات کے مصروف بکا ہونے کو اشرف نے اس طرح نظم کیا ہے۔

انبر گرجیا لرزی بھوئیں
جانوں قیامت قائم ہوئی

سورج دوکھوں پکڑے تاب
چاند گھٹے نت جھڑ جھڑ آب
دونگر بکیے سوکھے گھاٹ
پتھر ترقے سینا پھاٹ
روکھوں سیتی پات بکھر
دوکھوں ہوی دہس کھا کر
پھولوں باڑی کملانی
سیوتی چپاں جوئی جائے
گھونگچی سینا لہو بھر
کالا ٹیکہ مکھ پر دھر

مختصر یہ کہ اشرف کی نوسر ہار میں وہ تمام لوازم اور مرثیے کے اجزا موجود ہیں جن سے اردو میں اس صنف سخن کا تصور وابستہ ہے۔ چہرہ، سراپا، آمد، جنگ، شہادت اور بین کا بیان ابتدا ہی سے دکنی شعرا کے پیش نظر رہا ہے۔ درر مابعد کے شعرا نے ان اجزا کو ترقی یافتہ زبان کی مدد سے سنوارا اور نکھارا اور ان میں آب و تاب پیدا کی لیکن یہ تصور درست نہیں کہ یہ ارکان بعد میں اردو مرثیہ کا جزو بنے۔

مقامی تہذیب سے اثر پذیری

نوسر ہار کے شاعر اشرف بیابانی دکن کے باشندے تھے اور فطری طور پر اپنے گرد و پیش کے ماحول اور تہذیبی فضا سے ان کے جذبات اور ان کا ذہن متاثر تھا۔ شاعر کا تخیل ہندستانی ماحول کا پروردہ تھا۔ اشرف نے جب حضرت شہر بانو کے کردار کو متعارف کروایا تو ان کے پیش نظر ہندستانی عورت اور اس کے جذبات و احساسات تھے۔ ان کے ذہن میں عرب کی کسی خاتون کا نہیں بلکہ ہندستانی عورت کا تصور موجود تھا اور اشرف نے اسی کی عکاسی کی ہے۔ بعض زیورات اور دوسرے تہذیبی مظاہر کا ذکر بھی نوسر ہار میں موجود ہے۔ یہ اشعار ملاحظہ ہوں جن میں مان سُر در، ہندستان

کے خاص پرندے ہنس اور کوئل، لنکا، ہنومان اور گنگا کا ذکر آیا ہے۔

چھوڑا سب اٹھ لیا ران
ہنسوں پکڑیا سرور مان
دوکھوں لنکا پکڑی آگ
جل جل کوئل ہوئی راک
لنکا ہوئی ستی واد
لاجوں ڈوبیا سمندر منجھار
بازاں عمر سعد سن کر
جیو کہ ہنو نت روساں بھر
کھنڈے گھاؤ باجے کریں مار چور
لہو بھی چلے جیوں ندیاں گنگ پور

ہندستانی سماج میں سہاگن کا مقام اونچا ہوتا ہے۔ اور بیوہ عورت کا سماجی درجہ کمتر تصور کیا جاتا ہے۔ شادی، بیاہ اور دوسری رسومات کے موقع پر اس کا وجود ناپسندیدہ اور غیر مسعود تصور کیا جاتا ہے۔ اس کی چھاؤں بھی بدشگونی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ ہندستانی سماج میں عورت کی دوسری شادی کا کوئی تصور نہیں تھا اس لیے بیوگی کو ایک دائمی اذیت اور کبھی نہ ختم ہونے والی نحوست تصور کیا جاتا تھا اشرف نے اپنے ایک کردار، یزید کی زبانی بیوہ کی سماجی حیثیت کی اس طرح ترجمانی کی ہے۔

جس تھے تو چہ سہاگن ناوں
اونچے بیسک پائی ٹھانوں
جس تھے ہو تجھ کو مان
چھنہ پی بیاں میں اپ چھاوں

ساہوری پیو کی مانے لوگ
سکھ سرت سب تجھ جوگ
جس تے دیٹھا سکھ آنند
اونچی بیٹھک صدر بلند

امام حسین کی شہادت کے بعد حضرت شہر بانو کے ماتم کی تفصیل بیان کی ہے اور ان کی جو تصویر کھینچی ہے وہ ایک ہندستانی عورت کی شبیہ ہے۔

جوڑا کھولیا چوڑا بھان
توڑن لاگی بالیاں کان
آنکوں کیرا کاجل پونچھ
بال پٹیاں سب لٹیاں نوچھ

محاورے

اشرف بیابانی نے زبان کی ایک اہم خدمت یہ انجام دی ہے کہ اپنے دور یعنی اوائل سولھویں صدی کے مروجہ محاوروں کو اپنی مثنوی میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا ہے۔ زبان میں ترسیل اور اظہار کے وسیلوں کا مطالعہ کرنا چاہیں تو نوسرہار کے روز مرہ، ضرب الامثال اور محاورے ہماری اچھی رہنمائی کرتے ہیں اور ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ زبان کی ابلاغی صلاحیت اور قوت اظہار کی نشو ونما مختلف ادوار میں تشکیل کی کن منزلوں سے ہو کر آگے بڑھی ہے۔ اشرف محاوروں کے دلدادہ ہیں اور اپنی مثنوی میں بے تکان انھیں استعمال کیا ہے۔ حالی لکھتے ہیں کہ "اصطلاح میں خاص اہل زبان کے روز مرہ یا بول چال یا اسلوب کا نام محاورہ ہے پس ضرور ہے کہ محاورہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ میں پایا جائے۔"[1]

نوسرہار کے مطالعے سے اس عہد کے لسانی خد و خال پر روشنی پڑتی ہے اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اشرف کو اپنے دور کے روز مرہ اور محاوروں پر عبور حاصل تھا۔ نوسرہار میں جا بجا استعمال کیے جانے

(1) حالی۔ مقدمہ شعر و شاعری۔ صفحہ 173

والے محاوروں میں سے چند یہ ہیں۔ امید پکڑنا، اُساس گھالنا، بارا باٹ ہونا، اوجک کھانا، اوجک گھانا، انجھو گھوٹنا، آدھار پکڑنا، بکھیں کا گھات ہونا، پرت جوڑنا، پانوں آنا، پشی بل ہونا، تل کی ماٹی اوپر کرنا، ترکاں مارنا، تیلا پیلا ہونا، جیو گلے آ کا الجھنا، چت دھرنا، دانتوں انگلی پکڑ جانپنا، کھ ماٹی گھالنا، بیساں بکسنا، گل بات دے رہنا، بینا لینا، یاری لانا، ہات چورنا، منہ کھٹا کر رہنا، آس پکڑنا، چولہے گھالنا، ران بھرانا، کام آوارہ کرنا، کروٹ کھا سو جانا اور جیو وراس آنا وغیرہ۔ چند شعر درج ذیل ہیں۔

آس پکڑنا = امید کرنا ۔
دونوں جیو میں پکڑ آس
دوڑے آئے ما کی پاس

گل بات دھرنا = فکر مند ہونا ۔
معوی سنکر اتی بات
بیٹھی دھادے دے گل بات

کام آورہ کرنا = کام بگاڑنا ۔
کیا میں کیتا موئی واہ
کام آوارہ سرتو باہ

کروٹ کھا سو جانا = مر جانا ۔
کون کون پیدا کیتے شاہ
آخر سوتے کروٹ کھاہ

جیو وراس آنا = رنجیدہ ہونا ۔
تجھ تھیں آیا جیو وراس
جیوں اوس کیتا ترت نر آس

ہات چورنا = افسوس کرنا ۔
بینا کوٹے چورے ہات
کیا یوں حسن مانڈے دھات

بارہ باٹ ہونا = پریشان۔ تباہ ۔
تو خود ہوئی یوں بارہ باٹ
کونے میں جیوں جیوڑی کاٹ

تخت چڑھانا = بیاہ کرنا ۔
بھلا مجھے اب عقد پڑھاؤ
گھر موں لے جا تخت چڑاؤ

زبان کے ہر دور میں اظہار کے سانچے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ ان سے اس زمانے کے طرز فکر اور لسانی مزاج کا اندازہ ہوتا ہے۔ نوسرہار میں دکنی روزمرہ کی بھی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ پنڈت دتاتریہ کیفی لکھتے ہیں:

''روزمرہ زبان کے اس اسلوب اور بول چال کو کہتے ہیں جو اہل زبان استعمال کرتے ہیں۔''(1)

اشرف کے عہد کی زبان میں ایسے اظہارات نے جگہ پائی تھی۔

مونڈی سوتنا = منکا ڈھل جانا۔	کونڈے دم ہور مونڈی سوت حسن ہوا عندالموت
ناچیز ہونا = رائیگاں جانا	اب سن میرے یار عزیز عمر ہماری گی ناچیز
وقت وعید آنا = وقت آخر آنا ۔ موت آنا	وہاں جب حسین شہید کیرا آوے وقت وعید
ہیاں گھالنا = دل خون کرنا	رو رو ہوا یوں بے حال سہکہ سہکہ ہیاں گھال
لوہو چھانڈنا = خون کی قے کرنا	لوہو چھانڈے آوے کھنگ نیلا پیلا ہوا رنگ
لوج توارنا = جنگ ختم کرنا	تو سب رہے لوج توار آسودہ ہووا چار پہار
گھاؤ باجنا = زخم لگنا	کھنڈے کھاو باجے کریں مار چور لہو بہے چلے جیوں ندیاں گنگ پور
پرکم ٹھاکنا = عاجز ہونا	رہی ہوں مکھ ماٹی گھال پرکم ٹھاکی سدا کال
ابکم ہونا = ہکابکا ہونا	بازاں ام سلیمہ سن ابکم ہو رہے سردھن

(1) پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی ۔ کیفیہ ۔ دسواں باب ۔ روزمرہ صفحہ 176

نین پیار دیکھنا = بغور دیکھنا	کھیلت نکلے باہر دوار یوں کیا دیکھیں نین پیار
دہائی دہائی رونا = زار زار رونا	ہاتھوں مانک کھوئے وہ دہائی دہی روئے عبداللہ
عقد پھرانا = عقد کرنا	بھلا دے کر عقد پھراؤ ہرگز تو بارنہ لاؤ

ضرب الامثال

ضرب الامثال سے کسی خاص زبان بولنے والوں کے انداز فکر اور ان کی ذہنیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ضرب المثل کے بارے میں کہا گیا ہے:

''ضرب المثل سوسائٹی کے اس تجربے کی مختصر ترین صورت ہے جو اس نے متعدد تجربات کے بعد حاصل کیا ہے یعنی ایک یا چند جملے جو عرصہ دراز سے کسی خاص موقع پر بطور مثال کے بولے جاتے ہیں اور اپنے لفظی معنیٰ سے گزر کر کچھ اور معنیٰ ادا کرتے ہیں ان کو ضرب المثل کہتے ہیں۔'' (۱)

ضرب المثال اور کہاوت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ:

'یہ سینہ بہ سینہ اور پھر کتابوں کے ذریعے سے ایک نسل سے دوسری نسل اور ایک ملک سے دوسرے ملک کو پہنچتی ہیں۔(2)

نوسر ہار میں محاوروں اور روزمرہ کے علاوہ ضرب المثال کی بھی مثالیں موجود ہیں۔ضرب المثال کسی اخذ کردہ نتیجے کی مدد سے بیان کو مختصر اور مرتکز کر کے اسے جامعیت اور بلاغت عطا کرتے ہیں۔نوسر ہار سے مندرجہ ذیل مثالیں پیش ہیں:

(1) جو عورت شادی کر کے سکھ نہ پائے اس کا مرنا بھلا ہے

---

(1) سیفی پریمی۔ہمارے محاورے۔صفحہ 7

(2) شریف احمد قریشی کہاوتیں اور ان کا حکایتی و تلمیحی پس منظر۔صفحہ 8

منس کرے سکھ نہ ہوئے
موے بھلی ویسی جوئے

(2) جیسا کروگے ویسا پاؤگے

جیسا کیا پایا سوئے
اب کس آنکھوں یہ دکھ روئے

(3) میٹھا کھانے کے شوق میں جھوٹا کھالینا

اتنا بارے خو ہیں جان
جھوٹا کنھاریں میٹھے کان

(4) جب کوئی بہتر چیز دستیاب ہوتو انسان کمتر چیز کی خواہش نہیں کرتا

جس کوں آچھے دیوتی پوت
کیا اس پر وہ ہوئے جوت
جس گھر پونیو کا چندناں
اس کوں دیوا کیا کجناں

اندھا کیا چاہے دو آنکھیں ۔

اند بلا اوڑے انکھیاں دھر
یوں وہ رہیا آس پکڑ

مرکب امتزاجی

مرکب امتزاجی دولفظوں سے ترتیب پاتے ہیں اس کے لیے موجودہ معیاری اردو میں فارسی اور عربی زبان کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً غالب نے ''رگ سنگ''، ''داغ فراق محبت شب''، ''رقص شرر''، حریف ے مرگ''، رقیب سروسامان'' کالبد صورت دیوار'' آتش خاموش''، ''گرمی بزم'' اور ''قد دلکش'' جیسی ترکیبیں استعمال کی ہیں۔ دکنی شعرا کے کلام میں مرکب امتزاجی کے لیے یہ شرط لازم نہیں کہ تراکیب وضع کرنے صرف عربی یا فارسی لفظ ہی

استعمال کیے جائیں۔ انھوں نے عربی یا فارسی لفظ اور سنسکرت کے کسی تت سم اور تت بھو لفظ اور ہندوی لغات کی مدد سے بھی ترکیب وضع کی ہے۔ جیسے "نقش چرن"، "سحر نین"، جیسی ترکیبیں بار بار ہماری نظر سے گزرتی ہیں جب ہم اشرف کے مرکب امتزاجی اور ان کی تراشیدہ ترکیبوں کا تجزیہ کرتے تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انھوں نے

(1) عربی اور فارسی الفاظ کے امتزاج سے بھی ترکیبیں وضع کی ہیں۔ یہ مرکب امتزاجی مروجہ زبان کی ترکیبوں کی ساخت سے مشابہت رکھتے ہیں مثلاً

اتریا لشکر تا بیکار
ظلم، ملعوں خلق آزار

عربی اور فارسی الفاظ سے وضع ہونے والے مرکب امتزاجی مثنوی نوسر بار میں اپنی جھلک دکھاتے ہیں جیسے "زیب جمال"، "ظالم بے درمان" اور "صاحب جمال" وغیرہ

ایک سبز وطیفا دوجالال
روشن خوب زیب جمال
کرسیں اس کوں یوں بے جان
دشمن ظالم بے درمان
از حد صاحب حسن وجمال
زیبا صورت موزوں حال

(2) دوسرے وہ مرکب امتزاجی ہیں جو فارسی یا عربی اور ہندوی لفظ کی باہم ترتیب اور ان کی مدد سے بنائے گئے ہیں اور عربی، عجمی اور ہندوی زبانوں کی پیوند کاری کا نتیجہ ہیں جیسے "آب ندی"، "خداوندلہرا برا"، "گوشہ گھر" اور "دکھ افروز" وغیرہ ۔

کہ یہ لشکر یا زیدی
اتریا پکڑ آب ندی

سب ہی یار دین گے یہاں جیوڑا
براد خدا وند لہرا بڑا
یوں مائی روی دکھ افروز
پوت پیارے کیرے سوز
بی دو منی شیشا بھر
جن راکھی گوشتہ گھر

(3) یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ اشرف کی نوسر ہار میں ایسی ترکیبیں تعداد میں کم ہیں۔ انھوں نے زیادہ تر دو ہندی الفاظ کی مدد سے تراکیب وضع کی ہیں جیسے گھات بساس، پیارے موی، گوت اجالا، گھر دیپک، من سکھ، رن دھیرک، دکھ بھار، گر دو رن اور چندر گن وغیرہ۔

(1) او حسینا چندر گن
ایک نصیحت میری سن

(2) گوت اجالا گھر دیپک
جگہ منہ پیاراں رن دیپک

(3) ہوں میں کہتا من سکھ ہار
لے اب سہیلی گل اوتار

(4) اب تو پڑ یا یوں دکھ بھار
جانے او ہی ایک کرتار

(5) بازاں موی کہیا سن
چندر روپی اے بھوگن

سابقے اور لاحقے

مرکب ارتباطی لاحقوں اور سابقوں کے اضافے سے وضع کیے جاتے ہیں۔ اشرف نے نوسر ہار میں انھیں دو طرح استعمال کیا ہے۔ (1) فارسی یا عربی اور ہندی لغت کے اتصال سے

(2) دو یا زیادہ ہندی الفاظ کی مدد سے مثلاً ات بل، پَر دَل، چوندھیر، اچوک، ات گت، بھوروپ، بھوگن، چوگھٹ سروپ، نرآس، بل ونڈ، لہراپن اور اموِل وغیرہ۔

پَر + دَل = پردل = فوج مخالف

لو جھن آیا شاہ حسین
آہے کوئی اس پہ دل میں

ات + بل = ات بل = طاقت ور

بلونڈ گھوڑا بجلی باؤ
ات بل بیٹھا راوت راؤ

بھو + روپ = بھوروپ۔ کئی روپ والا۔ خوب صورت

ہووں جوگی پھروں بھیس
بھو روپ لکھا جا پردیس

چو + دھیر = چودھیر۔ چاروں طرف

اس دکھ نیلا ہر یا ہوئے
نیر بہاوے چوندھیر روئے

***

نوسر ہار کی بحر

اشرف نے مثنوی نوسر ہار چھوٹی بحر میں لکھی ہے شاعر نے نوسر ہار کے لیے بحر متقارب کا انتخاب کیا ہے۔

نجم الغنی ''بحر فصاحت'' میں رقمطراز ہیں اس کا وزن یہ ہے

فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول دو بار

اس بحر میں کارراز اور محاربات سلاطین وغیرہ لکھتے ہیں جیسے فارسی میں شاہ نامہ طوسی اور شاہنامہ مول چند متخلص بہ منشی، شاگرد نصیر دہلوی اور ''تاریخ بدیع'' تصنیف منشی امیر اللہ تسلیم لکھنوی شاگرد نسیم دہلوی۔ اور سکندر نامہ اردو مصنفہ سید یمین الدین احمد تخلص بہ احمد اسی وزن میں ہے''(1)

اس بحر کا انتخاب کرتے ہوئے ممکن ہے اشرف کے ذہن میں یہ خیال موجود رہا ہو کہ اس مثنوی میں کربلا کی معرکہ آرائی اور حسین کی جنگ پیش کی گئی ہے، اس لیے اس بحر سے کام لینا مناسب ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ اشرف نے ''نوسر ہار'' میں بحر متقارب کے دوسرے اوزان سے بھی کام لیا ہے۔ مثنوی کے ابتدائی حصے میں فعلن، فعلن، فعلن، فعلن کی پابندی کی ہے لیکن آگے چل کر اشرف نے بحر متقارب کے دوسرے اوزان یعنی فعولن، فعولن، فعولن، فعل کو اپنایا ہے۔ دکنی مثنویوں

---

(1) نجم الغنی۔ بحر الفصاحت 105

میں بحر کی تبدیلی کی مثالیں موجود ہیں۔ نوسر ہار میں "فصل در بیاں امام حسین اوصاف دشت کربلا" کی سرخی کے تحت دوسرے اوزان سے بھی کام لیا گیا ہے۔ سرخی سے پہلے اور بعد کے ان دو شعروں سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

شعر نمبر 1231 آنکھوں بھر کر پانی آن
کہن لاگا یوں بکھان

سرخی کا پہلا شعر نمبر 1232 سنھو دوست یاران تم چیت دھر
کون ٹھانوں یہ ہے سو آکھوں خبر

اشرف نے نوسر ہار میں ردیف کا استعمال زیادہ نہیں کیا ہے۔ بیک وقت ردیف وقافیہ دونوں کی پابندی اظہار و ترسیل کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی تھی اور ایک ایسے دور میں جب اردو کے شاعر نے قوت اظہار پر مکمل دسترس حاصل نہیں کی تھی، زبان کا لفظی سرمایہ محدود تھا اور شاعر کے سامنے نمونے اور مثالیں موجود نہیں تھیں، یہ شعری رویہ غیر فطری نہیں معلوم ہوتا۔ اشرف قافیے کے سلسلے میں محتاط نہیں اور انھوں نے اس کو نظر انداز بھی کیا ہے۔

آدم حوا نوح نبی
یوسف اسماعیل ذبح
صبح بھی اوٹھ جیوں ہر روز
مستعد ہوکر دوھوں فوج

ردیف وقوافی کا استعمال

ردیف وقوافی کے استعمال میں اشرف نے عروضی تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر ان کی پابندی میں بعض جگہ کامیابی بھی حاصل کی ہے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ابتدائی دور کے دکنی شعرا نے ہم صوت قوافی بھی برتے ہیں۔ احمد گجراتی یوسف زلیخا کے شاعر جو اشرف بیابانی کے بعد دکن کا دوسرا بڑا معروف مثنوی نگار تھا اسی طریقے پر کاربند نظر آتا ہے۔ احمد گجراتی کے بعد دکنی دور اولین کی بعض شعرا نے کہیں کہیں صوت کو پیش نظر رکھا ہے اور لفظ اور اس کے املا پر دھیان نہیں دیا ہے مثلاً

س اور ص، ض اور ذ، اور ع، ھ اور ح، ج اور چ، س اور ش، ک اور گ ٹ اور ت کے ساتھ مصرعے موزوں کیے گئے ہیں۔ اور صرف صوت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ حرف کے املا سے بے اعتنائی کا رجحان یہاں اپنی جھلک دکھاتا رہتا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

ان پر ہوا حکم خدا
منجھ تجھ آئی آج وداع
لہرے بڑے سگلے سات
مارو کرو سب بارہ باٹ
لو لو مر جان لعل الماس
دھرے ان انگھیں کپڑے خاص
حسن کو پہنیا جوڑا سبز
زہرا دے کر چھوڑا قبض
پورے ہوئے جب نوماس
دایاں لایاں تیل تلاش

ردیف و قافیہ کے استعمال کی بے قاعدگی دکنی شعرا تک محدود نہیں بلکہ ابتدائی دور میں شمالی ہند کے بعض شعرا کے کلام میں بھی اس کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ شعرائے متقدمین کے کلام میں اس کی مثالیں موجود تھیں۔ اس غلطی اور عروضی بے اعتنائی کی نشان دہی کرتے ہوئے حاتم نے "دیوان زادہ" کے دیباچے میں لکھا تھا کہ شعر میں ر اور ڑ کا قافیہ جائز نہیں[1] اشرف نے نوسرہار میں ر اور ڑ کا قافیہ استعمال کیا ہے مثلاً

کیوں تجھ بیروں ماریا مار
مجھ سینے آیا آڑ

---

(1) ڈاکٹر زور۔ سرگزشت حاتم۔ صفحہ 128

ردیف وقوافی کے استعمال کے سلسلے میں اشرف نے کسی خاص اصول کی پابندی نہیں کی ہے۔ علم عروض کے اعتبار سے نوسر ہار میں قافیے کے نقص کی مثال حروف ردی کا اختلاف ہے۔ نجم الغنی "بحرالفصاحت" میں لکھتے ہیں کہ "بعض قدمانے کاف فارسی اور کاف تازی، رائے فارسی اور رائے تازی اور ہائے فارسی اور ہائے تازی اور جیم فارسی اور جیم تازی کو قافیے میں جگہ دی ہے لیکن اہل بلاغت اسے معیوب جانتے ہیں"[1] اشرف نے مختلف المخرج حروف کو بھی حرف روی کی حیثیت سے استعمال کیا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

ب اور پ =
تجھ تھیں بسریا ہوں مانباپ
اب کیوں آنوں طاقت تاب
سات نہ کوئی توں مانباپ
ہوں میں یا کوئی ہور اصحاب

دا ور ر =
تو رت عبداللہ زبیر
دونھ دھر ہوا ناامید

ب اور ت =
پر کم رہے ما باپ اب
تو ات ناہیں کچھ کسوت

د اور ذ =
سر لشکر کہتا عمر سید
ولید کوں بھی یوں کاغذ

ر اور ڑ =
جوی بچاری یوں سن کر
جنہ رہی یوں صبر پکڑ

ح اور ہ =
شہد ہوئے سیّد شاہ
حاضر ہوئے سب ارواح
بازاں اٹھ جیوں نت صبح
نکلا مستعد ہوکر شاہ

---

(1) نجم الغنی۔ بحرالفصاحت۔ صفحہ 324

اشرف نے بعض اشعار کے قوافی میں ایسے حروف کو جگہ دی ہے جن میں کوئی صوتی مشابہت اور یکسانیت بھی نہیں مثلاً د اور ل۔

بھیجے مسلم ابن عقیل
بندگی حضرت شاہ شہید
بچھو چھڑیا سروے انگ
باڑوں باڑوں ساندھے سند

بعض جگہ ردیف و قوافی کے لیے لفظ کے اصل املا کو بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے مثلاً

بازاں موسیٰ توں اس وقت
حسین سنگھاتیں اس کا عقت
سلام تحیت آنن بجا
لیتا روضے سات ودا

اشرف نے ہاکاری اور غیر ہاکاری مصوتوں میں امتیاز نہیں کیا ہے مثلاً

بازاں ام سلیما اوٹھ
دونوں نینوں انجھواں گھوٹ
جیوں خوش ہوتے اوں کوں دیکھ
ایسے بھیتر ایکا ایک
واہ نہ جاپنا اس کا انت
میں اپ ہاتھوں کھویا کنتھ

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ دکن میں ہاکاری مصوتوں کو غیر ہاکاری یا غیر ہاکاری کو ہاکاری بنانے کا رجحان عام ہے اشرف نے نون غنہ اور نون مظہر کا قافیہ بھی روا رکھا ہے جیسے

رو رو آکھے یوں حسین
اب کے بچھڑے کد ملیں

بازاں کیتا ہندی میں
قصہ مقتل شاہ حسین
سگلے تجھ سوں راضی ہیں
بارے ایہاں آؤ حسین

نوسر ہار میں بعض جگہ مصرعوں کی تکرار بھی نظر آتی ہے شاید یہ اشرف کے عجز بیان کا ایک پہلو ہو یا وہ اسے مثنوی میں جائز تصور کرتے ہوں۔ چند مثالیں یہ ہیں۔

بجلی جیوں کہ کڑ کے توٹ
کی توں ہوا یوں مخول
لے کر اٹھیا خیال پلید
ات پہ عبداللہ زبیر
ہاتوں کھوی گھر کی جوئے
سونا موتی مانک لال
دونھوں نینوں نیر بہائے
کیتا رووں لے لے نام
تیغ و ترکش کر باند
انبر گرجیا لرزے بھیں

اس دور میں زبان میں وہ صلاحیت اور توانائی پیدا نہیں ہوئی تھی جو کسی مسلسل اور مربوط کارنامے کو انجام دینے کے لیے درکار ہوتی ہے۔ شاید اس کمی کو پورا کرنے کے لیے بھی اشرف نے مصرعوں کی تکرار سے کام لیا ہے۔ نوسر ہار کی زبان اور اس کا طرز ادا عام بول چال کی زبان کی نمائندگی کرتا ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اشرف نے اظہار وابلاغ کی دشواری پر قابو پانے کی کوشش ضرور کی ہے۔ اشرف کو اپنے عہد کے طرز اظہار، ترسیل کی پیکروں اور زبان وبیان پر قدرت حاصل تھی۔ انھوں نے مروجہ ابلاغی وسیلوں سے مکمل استفادہ کیا ہے اور زبان کی نارسائی

پر قابو پانے کی کوشش ضرور کی ہے۔ بعد کے دور میں واقعات کی پیشکش کا جو انداز، ربط و تسلسل اور فنی تعمیر و تشکیل کے تیور نظر آتے ہیں انھیں نوسرہار میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ اشرف کے لیے واقعات کے کڑیاں جوڑتے ہوئے اکثر ربط و تسلسل قائم رکھنا دشوار ہو گیا ہے۔ اشرف کے ذہن میں پلاٹ، قصے کے بیان اور کردار کی پیشکش کا بھی شاید کوئی واضح تصور موجود نہیں تھا اور رہبری و رہنمائی کرنے والے نمونوں کی کمی بھی ان کے لیے مشکل پیدا کرنے کا سبب بنی ہوگی۔

صرفی تجزیہ

اشرف بیابانی نے ''نوسرہار'' میں دکنی کے صرف ونحو کے عام قواعد کی پابندی کی ہے۔ دکنی قاعدے کے مطابق اسم کی جمع بنانے کے لیے لفظ کے آخر میں ''ا'' اور ''ن'' کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً باتاں نران، راتاں، ہاتاں لوگاں، باہاں، رگاں اور پلکھان وغیرہ۔ مثال میں مندرجہ ذیل اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔

حیواں انساں مادہ نراں
آتش سوزاں باد براں
جیوں سب لوگاں یکا یک
خالی آسن گھوڑا دیک
پلکھاں جانو کان کمل
ناکہ سہادے آنکھ تل
موئی کہیا ان خوب ہوئی
تیریاں باتاں بھی یک دوئی
رگاں کھینچا ناز تلف
جیبوں کانٹا مونہہ موں کف

اپی بھی چک زخماں کھائے
لال ہوا سب لہو نہائے

مسعود حسین لکھتے ہیں ''دکنی اردو کی جمع کا عام طریقہ ''ان'' کا ہے(1) دکنی میں اگر فاعل مونث ہوتو اس کا فعل بھی فاعل کی مطابقت میں جمع استعمال کیا جاتا ہے۔

فعل-کھڑی-جمع کھڑیاں

دیکھت تیری بات کھڑیاں
بھربھر شربت بات کھڑیاں

فعل اوبھی-جمع اوبھیاں

حوراں جنت آیا روئے
پاواں اتر یاں او بھیاں ہوئے

فعل آئی-جمع آیاں

حوراں رضواں آیاں پاؤ
جہاں پڑا تھا سید راؤ

فعل بہتی-جمع بہتاں

نیتو لاگے انجھواں دھار
بہتیاں نیناں دکھ کے بار

فعل کتی (کرتی)-جمع کتیاں

تیریاں باتاں ان کیتاں ور
اوہاں ہوئی ہور سندر

اسی طرح اسم کی جنس کے اعتبار سے ضمیر، صفت اور حرف کی بھی جمع بنائی جاتی ہے۔مثلاً

موسیٰ کہیا ہاں خوب تر ہوئے
تیریاں باتاں بھی یک دوے

(1) مسعود حسین خان۔مقدمہ تاریخ زبان اردو۔صفحہ 194

ایساں باتاں اس سوں کر
لینا اس کوں ہات متر

حرف کی کی جمع کیاں= لہنہا آج لوہو کیاں ندیاں بہے
کہ حسین از دنیا باندیارخت

سارے کی جمع ساریاں= یہ دکھ ہوا ساریاں سخت

نوسرہار میں بعض الفاظ واحد اور جمع دونوں طرح استعمال کیے گئے ہیں۔

حیراں ہوا مرنے جوگ
مبہوت ہوا سارا لوگ
سارا لوگ اور شاہ حسین
جائے پڑے دشت کربل میں
پھر پھر ہوئیں بھوئیں یہاں
آئے سارے لوگ نغاں
روے کر اٹھے سارے لوگ
واہ وے کر حسن جوگ

لیکن یہی لفظ (لوگ) جمع کے طور پر بھی "لوگاں" استعمال ہوا ہے۔

حسین رو وے بیاں کر
سگلے لوگاں ھینا بھر

اسم کی جنس

بہت سے اسما کے لیے جو موجودہ زبان میں مذکر استعمال ہوتے ہیں، دکنی میں صیغہ مونث برتا گیا ہے اور اسی طرح مونث کے بجائے مذکر مستعمل ہے یہ امر تعجب خیز ہے کہ نوسرہار میں اس کی مثالیں زیادہ نہیں ملتیں۔ یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

پرندہ= مونث

جیوں کی پرندہ بے پر ہوئی
کوٹھ کر بازو توڑے کوئی

صحن=مونث

میرا جایا نازک تن
ماریا کربل کی صحن

بن=مونث

دوز آیا حسین کن
بارہ برس کیری ئن

حکم=مونث

حکم خدا کی کیا کرناں
جیوں ان لکھیا تیوں مرناں

عشق=مونث

تیری عشق ان چھوڑی جوئی
اب تو بھلی راضی ہوئی

نوسر ہار کی زبان جنس کے استعمال کے سلسلے میں موجودہ زبان سے قریب نظر آتی ہے۔ احمؔد گجراتی اور محمد قلی قطب شاہ سے لے کر بحرؔی اور سراؔج اورنگ آبادی تک کے یہاں جنس کے استعمال میں بے قاعدگی نظر آتی ہے۔ اسم کی جنس کے تعین کے سلسلے میں آزادانہ رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ غواصؔی نے بعض اسما کو مذکر اور مونث دونوں طرح استعمال کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت تک اسما کی جنس کا پوری طرح تعین نہیں ہوا تھا۔ یہ بات تعجب خیز ہے کہ نوسر ہار میں اشرف بیابانی کی زبان اس لحاظ سے موجودہ اردو سے قریب معلوم ہوتی ہے۔ اور اکثر اسما کی جنس موجودہ زبان کے مطابق ہے۔ نوسر ہار میں چند مثالیں اس کے برخلاف ملتی ہیں مثلاً پرہیز، عید برات اور پنت وغیرہ۔

ضمیر

نوسر ہار میں ضمائر کا بڑا تنوع نظر آتا ہے۔ اشرف نے دکنی میں مروجہ ضمائر سے بھی مدد لی ہے

اور برج بھاشا کی ضمیریں بھی استعمال کی ہیں۔

(1) ضمیر شخصی کے لیے:

اوو، اُن، اون، انہ، وے

توں، تھیں ہوں (میں) ہنو

ضمیر کی شکلیں نوسرہار میں اپنی جھلک دکھاتی رہتی ہیں

(2) ضمیر کی مختلف حالتوں کے لیے اوس، اس دھر، اوسے، انہہ کوں، انے، انہہ کوں۔ اضافی حالت میں ضمیر ''اس'' کی مختلف صورتیں نظر آتی ہیں (الف) اس کیرا، انہہ کا، انھاں کا، انھوں کا، تیری، توجھ اور تھیں کا استعمال کیا ہے۔ (ب) مجھ کے لیے موہے بھی لایا گیا ہے مثلاً

بھیجے موہے پاس اس کا + تو سل بیٹھے سینے کا

(3) ضمائر خودی نوسرہار میں آپیں، آپ، اپناں، اپنیں خود اور اپس برتے جاتے ہیں۔ (4) ضمیر اشارہ قریب کے لیے ایہ، اسے، ایں، یو، یوں، ایہ، اے اور ضمیر اشارہ بعید کے لیے او، اور اُوس استعمال ہوئے ہیں۔ (5) ضمیر موصول کے لیے جو، جے اور جن وغیرہ لائے گئے ہیں۔ (6) حالت اضافی کے لیے جست (جس)۔ ضمیر استفہام کے لیے کیا، کون، کن اور کس برتے گئے ہیں۔ (7) ضمیر اشارہ تنکیر کے لیے اشرف نے کن، کوئے، کنھیں استعمال کیے ہیں اضافی کے لیے کنھیں استعمال ہوا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

انو کی خوشی کرتے جم
نت اونہہ کھاتے ان کا غم

کوئی نہ اچھے تو اس وقت
انہہ کو غربت ہوی سخت

یا زید کی اُن پکڑی آس
موجود رکھا زہر پاس

اب تو اُنے طاقت تاب
تو بچہ انھوں کا ماہور باپ

جب لگ جیو یا تو لگ میں
پالے انھ کوں اے حسین
مت یہ لوگوں کیرے باب
دیکھ تپوس گئے اپیں آپ
ہوتے اے مجھ باج غریب
تجھ بن نایں کوئی جسیب
آکا مجھ پہ یو دکھ بار
جانے اوتی یک کرتار
پیغمبر کی اوہ اولاد
علی فاطمہ کی زہ ذات
کی کوفا قابض کیتا میں
اے سب تجھ سوں راضی ہیں
لے کرانھی اے کن وا
ہوں ہوں حسین کیری ماں
اللہ واحد سبحان سُبحان
جن یو سرجیا بھوئیں اسمان

حرف

نوسرہار میں اشرف نے حرف کے استعمال میں اپنے دور کی مروجہ زبان کی پابندی کی ہے۔ انھوں نے حرف جار کے لیے اس زمانے کے عام قاعدے کی پابندی کی ہے اور اسی کے مطابق تی سوں، ہیں، سونھ، سنہ، سینتیس، ہتیس، تھی، تے، تیں اور ستھیں برتے ہیں۔

سنہ= بیان بیاہا جیو کا میت
اس سنہ کیتی توں یہ ریت

ستی= وہ توں ایسی کانچ جوگ
تجھ ناستی کہیں بھوگ

سونھ = گوری کی گلے سونھ اؤ
بھر د دکھوں ہینا جیو ستاؤ

تھی= رانی ہوئی دھن تھی
چیت اٹھایا حسن تھیں

سیں کا استعمال دکنی دور کے شاعروں کے علاوہ شعرائے اورنگ آباد کے کلام میں بھی موجود ہے مثلاً سراج اورنگ آبادی کہتے ہیں ۔

آہ سوزاں سیں میری دامن صحرا میں سراؔج
قبر مجنوں پہ چراغاں نہ ہوا تھا سو ہوا

دکنی شاعری کے اورنگ آبادی دور تک دوسرے حرف جار کا استعمال تقریباً مفقود ہو چکا تھا۔ اشرف کے دور میں حرف ''میں'' کے بجائے مانھ، مائے، مجھار، مانہہ، منہ، منیں، موں، میانے، مجھار، اور مونھ کا استعمال رائج تھا۔ ان کی مثالیں نوسرہار میں بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔

مانہہ= اس کے چھتوں کوئی وزیر
تھا مدینے مانہہ امیر

مونھ= اتنا کہہ کر معوی جائے
گھر مونھ اپنے سکھ بھلا

مائے= ات پر بھریا سب جگ مائے
ایک دکھائے ایک چھپائے

مجھار= تیرا پکڑیا میں آدھار
لوٹ نہ دے مجھ ڈوہ مجھار

موں= شاہ حسین اٹھ گھرموں اؤ
سگلوں کو لے گل لگاؤ

بعض اور الفاظ بطور حرف مستعمل ہیں جیسے کارن (سبب، واسطے) بار، واسطے (کو، میں، اندر) باھیں (واسطے، کو) بجہ (بیچ) بھیتر (اندر، میں) جوگ (لیے، واسطے کو، کے) اور دھر "کو" اور "سے" کے لیے لائے گئے ہیں۔

بار (اندر-میں)	ایک حملے کیتے مار
	بھیجوں باللہ دوزخ بار
بار (واسطے، کو)	اب میں چلیا لوجھن بار
	ایسا چنیا ان کرتار
بارھیں (واسطے-کو)	حسناں حسین دونوں لجہ
	پہنیں باھیں ناتھا کچھ
باھیں (کی)	مانند صورت نبی کی
	علی اکبر باھیں تھی
جوگ (لیے، واسطے)	تیری امت کیرا لوگ
	تیرے پیارے مارن جوگ
دھیر، دِھر (کو، سے)	جس یو مرجے سمندر کیر
	یوں کوئی سکئے کہہ مجھ دھیر
بھیتر (میں)	بازاں نبی یک دن راؤ
	بیٹھے مسجد بھیتر آؤ
کارن، (سبب، واسطے)	نبی کارن تو اس وقت
	نبے ہوئے بیدل سخت
کان=کارن (سبب، لیے، واسطے)	نبی راکھے انکھیں ان
	دو جنت ان تھیں دونھوں کان
	اتناں بارے خوبی جان
	جھوٹا کھاریں بیٹھے کاں

حرف عطف

موجودہ معیاری اردو میں حرف عطف کے لیے "اور" "یا" "و" مستعمل ہیں۔ دکنی میں ہور، اور ھنور بطور حرف عطف استعمال کیے جاتے ہیں۔

ھنور — میرے جیو کی ھنور ہوس
ناہیں کئی پس اے دوس

لفظ ھنور دراصل "ہور" کی انفیائی ہوئی شکل ہے

ہور — بارے اس ملک ہور اس دور
دیسی عورت ناہیں ہور

حرف اضافت

اشرف نے نوسر ہار میں موجودہ دور کے مروجہ حرف اضافت کا، کی، کے کی لیے کیرا، کیری اور کیرے استعمال کیے ہیں۔

کیری (کا) — دونوں جگ کیرا سرور شاہ
دین محمد نیک پناہ

کیر (کی) — دونوں جگ کیری چھوڑی بانٹ
اگال پتال گھالے گانٹ

کیرے (کے) — جنگل کیرے پنکھرو
ساوج ڈاکر مہر سوں
انپڑ یا زینب کیرے گھر
کیتے جاکر ترت خبر

دکنی میں حرف اضافت کی بھی جمع بنائی گئی ہے جیسے

لنہا = لنہا آج لہو کیاں ندیاں
ایہاں = ایہاں کیج شہداں رو اتج ملیں

فعل

عبدالحق ''قواعد اردو'' میں رقمطراز ہیں ''ماضی مطلق اس طرح بنتی ہے کہ مادہ فعل کے آخر میں ''ا'' بڑھا دیا جاتا ہے جیسے بھاگ سے بھاگا''[1]

دکنی میں اس کا عام قاعدہ یہ ہے کہ مادہ فعل کے بعد ''ی'' اور ''ا'' کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے کر سے کریا دیکھ سے دیکھیا، سن سے سنیا اور ڈر سے ڈریا وغیرہ چند مثالیں ''نوسرہار'' سے پیش کی جاتی ہیں۔

انکھیا انجھو سب دوکھ دھو
انکھیا میں یہ دوکھ رو رو
نام دھریا اس نوسرہار
لیکن یہ سب دکھ کا بھار
ہماں گیا جگ تھیں تاس
جائے رھیا اب گگن اکاس
انبر گرجیا لرزی بھوئیں
شور اٹھیا سب گھر میں
ہاتوں پانوں اٹھیا حال
بے ہوش لاگیا سیس کپال
ان پر عبداللہ زبیر
من موں پکڑیا سخت امید
سرلے چومیا جھاڑے بال
پونچھیا انکھیاں مونہہ ہور گال

''نوسرہار'' میں جو متعلق فعل زماں استعمال ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

---

(1) عبدالحق۔ قواعد اردو۔ صفحہ 80

(1) ''اب'' کے لیے اجھوں اور اتیاں (2) تب کے لیے تھیں، تت (3) پھر کی لیے بھی (4) جب کے لیے جھیں، جت اور جدھاں (5) کب کے لیے کد اور کدھیں (6) اور ہمیشہ کے لیے نت، جم اور سدا۔ یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

اجھوں=(اب) وہ توں کیتوں سوکھوں کا
اجھوں دکھ ما باپوں کا

تت=(تب) تت یہ ماٹی ہوئے ات
جیوں کہ شنگرف یا کی رکت

جت=(جب) آنے میں یہ نشانی
جب ہوئے تقدیر آسانی

کد=(کب) لیکن ہرگز حکم اللہ
جو کہ نہ جاسے کد باللہ

اسی طرح متعلق فعل زماں کے لیے نوسرہار میں اس دور کے مروجہ لفظ استعمال کیے گئے ہیں مثلاً آگے کے لیے آگھوں، آگھیں۔ انگے انکھے، انگھیں اور انھگے۔ یہاں کے لیے اھاں، اںھا، ابھاں اور وہاں کے لیے آھاں، اونہا، ادھاں، واھاں، جہاں کے لیے تھاں اور جان، اُدھر کے لیے جیدھر، تیدھر اور کدہر کے لیے کدھریں استعمال کیے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ نوسرہار میں اشرف نے روبرو کے لیے سوکھ، سوں کھ، پاس کے لیے نیرے اور نیڑے استعمال کیا ہے جیسے ان اشعار میں دیکھا جاسکتا ہے۔

(1) آگے (آگھوں) ہاتھوں کھوئی گھر کی جوے
ہوں کس آگھوں یہ دکھ روئے

(2) وہاں (اونہاں) جے کوی دیکھے اونہاں آئے
زہرا پھوٹے بہت کھائے

(3) نزدیک (نیڑے) بازاں اوٹھ کر نیڑے آؤ
لیتا حسن کو گلے لگاؤ

(4)روبر(سوکھ)　سوکھ ہووے آنکھیں آئے
کس کی ایسی بپائی مائے

(5)جہاں(تہاں)　جہاں لوڑے جیسا بول
تہاں لیکھے سیدھیں کھول

لفظ نیڑے جس سے مراد قریب ہے دکنی شعرا نے کم استعمال کیا ہے لیکن ''نوسر ہار'' میں اشرف بیابانی نے اسے بے تکلف برتا ہے۔

بانوں یہی سن نیڑے آؤ
توں جم میرے سر کی چھاؤ
نیڑے اپنے دور از کوس
دشمن آیا ہے کہ دوس

استفہام کے لیے اشرف نے ''نوسر ہار'' میں کاہے، کھیوں، کی اور کت استعمال کیے ہیں۔

کیوں(کاہے)　کاہے جانا مدینے
اینیاچہ اوس کو دفن کرین

کیوں(کی)　توں کی بھولی میرے بول
ہاتوں دیتا مانک تول

کہاں(کت)　تجہ کت آئی مرگ فراز
مجہ دکھ پڑیا دور دراز

متعلق فعل مقدار کی لیے تیتا، جیتا، کیتا اور بھو وغیرہ استعمال کیے گئے ہیں۔

اتنے(تیتے)　تیتے انجھو لیتے ڈھال
بھیجے کپڑے سب رومال

اتنی(یتی)　بھلویا اوسے اپنے پاس
اس دکھئے یتی آس

جس(جت)　　جبرئیل　کھیا　سن　رسول
جت　دن　ہوویں　گے　یہ　مقتول
جدھر(جیدھر)　　اس　کیرے　دونگر　مال
ادھر(میدھر)　　جیدہر　دیکھوں　میدہر　لال
بہت(بھو)　　بھو　جو　رویا　نہ　آئی　تاب
تس　انجو　تھیں　ہوا　گلاب

نوسرہار کی زبان:

دکنی شعرانے اپنی زبان کو کبھی ''گوجری''، کبھی ''گجری''، کبھی ''ہندی'' اور کبھی ہندوی سے موسوم کیا ہے۔ اشرف اپنی زبان کو ''ہندوی'' سے تعبیر کرتے ہوئے کہتا ہے ۔

یک یک بول یہ موزوں آن
تقریر ہندوی سب بکھان

ایک اور جگہ کہتا ہے ۔

بزاں کیتا ہندوی میں
قصہ مقتل شاہ حسین
نظم لکھے سب موزوں آن
یوں میں ہندوی کر آسان

حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان اپنی تشکیل کے مدارج طے کرتے ہوئے مختلف ناموں سے موسوم کی جاتی رہی ہے۔ اشرف بیابانی کے علاوہ دوسرے شعرا نے جب اپنی زبان کو ''ہندی'' یا ''ہندوی'' سے تعبیر کیا تو ان کا مقصد اپنی زبان کو عربی اور فارسی سے مختلف قرار دینا اور اس کی مقامی نسبت ہندستان کی طرف اشارہ کرنا تھا۔ اشرف ہندی یا ہندوی میں شاعری کرتے ہوئے عربی اور فارسی کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتے تھے۔ سولھویں صدی کے اوائل میں فارسی سرکاری زبان اور دفتری کاروبار کے لیے مستعمل وسیلۂ اظہار کی حیثیت سے بہت اہم تصور کی جاتی تھی۔

مدرسوں اور درس گاہوں میں عربی اور فارسی تعلیم کا رواج تھا اور یہی زبان ذریعہ تعلیم بھی تھی۔ اس دور میں فارسی زبان سے واقفیت اور اس زبان پر عبور حاصل کرنا، تعلیم یافتہ اور شائستہ ہونے کی دلیل تصور کی جاتی تھی اشرف کی ''نوسرہار'' میں فارسی زبان سے اثر پذیری نمایاں ہے۔

فارسی سے اثر پذیری

نوسرہار کے بعض اشعار میں پورا مصرعہ فارسی ہے مثلاً۔

پیدا کیتا مرد عورت
آنچہ خواہد خواست بکرد

دوزخ جنت عرش فلک
لوح قلم ہم حور ملک

حیواں انساں ماداں نراں
آتش سوز باد براں (باراں)

ہچوں سکندر ذولقرنین
شہید کربلا شاہ حسین

دیگر چندیں اولیاء
ہچو مشائخ شاہ ضیاء

یہ دکھ انپڑیا ہر دوسرا
جملہ خلائق عالم را

بعض اشعار میں فارسی حروف ربط کے استعمال سے اظہار خیال میں مدد لی گئی ہے۔

بعد از معوی آؤ
عبداللہ کو پاس بلاؤ

اپنا دکھ یہ سینے سخت
رہ رہ روتا بر ہر وقت

علی کی بھی اتھی ارواح
کردند ہریک ہائے ہو
کہ حسین از دنیا باند یا رخت
یہ دکھ ہوا ساریوں سخت

قوت اظہار کی کمی اور ترسیل پر نا کافی دسترس کا اس سے بھی اظہار ہوتا ہے کہ شاعر نے کہیں کہیں پورا مصرعہ فارسی میں موزوں کیا ہے تو کہیں مصرعے میں دو تین دکنی لفظ ہیں اور باقی فارسی اور عربی۔ ''نوسرہار'' میں متعدد ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں پورا مصرعہ فارسی میں ڈھلا ہوا ہے۔ یہ مصرعے ملاحظہ ہوں۔

زیور کسوت ہم زرمال
ختم درود بر روح رسول
از حد صاحب حسن وجمال
راضی گشت بحکم ازلی
کسوت زیبا مجلس یار
ہر سو اندر دشت کربل
خنداں روہم سیمیں تن
جملہ خلائق عالم را

سولھویں صدی کے ابتدا میں اردو زبان وادب اپنی نشو ونما کے منزلیں طے کر رہا تھا اس میں وہ وسعت، قوت اظہار اور ابلاغ توانائی پیدا نہیں ہوئی تھی جو مربوط و مسلسل طویل ادبی کارنامہ سرانجام دینے کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ'' نوسرہار'' میں اشرف بیابانی اپنا مفہوم ادا کرنے اور اپنے مافی الضمیر کے وضاحت کے لیے کبھی فارسی کے پورے مصرعے کا سہارا لیتے ہیں تو کبھی فقروں، اسما اور افعال کی اعانت سے اظہار وترسیل کی دشواری پر فتح پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ زبان کے ابتدائی دور میں اس طرح کی کوششیں اپنا اثر

دکھاتی رہتی ہیں۔ اشرف نے اپنے عہد کے محدود لفظی خزانے اور قلیل لسانی سرمایے سے حتی الامکان استفادہ کرنے کی پرخلوص کوشش کی ہے۔

برج بھاشا

مسعود حسین خان کا خیال ہے کہ شمال سے دکن میں ایک بولی نہیں بلکہ مختلف بولیوں کے اثرات پہنچے تھے، اور ان سے اثر پذیری یہاں کے زبان اور ادب پر نمایاں ہے۔ برج بھاشا کا اثر دکنی تخلیقات پر اکثر جگہ نظر آتا ہے۔ شمال میں برج بھاشا بہت اہم اور معتبر زبان تصور کی جاتی تھی۔ سکندر لودھی کے عہد سے لے کر شاہ جہاں کے دور تک، آگرہ جو برج بھاشا کا علاقہ ہے، ہندستان کا پایہ تخت رہا تھا اور اس زبان کی دفتری، سرکاری اور تہذیبی حیثیت مسلمہ تھی۔ خان آرزو ''نوادر الالفاظ'' میں زبان گوالیاریا برج کو'افصح زبان ہائے ہند'' قرار دیتے ہیں بقول مسعود حسین خان'' یہ کبھی برج اور کبھی گوالیاری'' کے نام سے بھی سامنے آتی ہے۔ پروفیسر محمود شیرانی رقمطراز ہیں کہ برج بھاشا کا قدیم نام گوالیاری ہے[1] مسعود حسین خان کا خیال ہے کہ دکن کے مصنفین بھی برج بھاشا کے دائرہ اثر سے باہر نہیں تھے[2] وہ لکھتے ہیں کہ'' گوالیار کے چاتراں'' کی زبان سے اثر پذیری وجہی کی'' سب رس'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔ سب رس کے اکثر دوہے اور کہاوتیں برج بھاشا سے ماخوذ ہیں۔ ابتدا ہی سے برج بھاشا کے اثر کو محسوس کیا جاتا رہا ہے۔ اسی لیے چرونجی لال اور محمد حسین آزاد وغیرہ کو یہ غلط فہمی پیدا ہوئی کہ اردو کا ماخذ برج بھاشا ہے'' آب حیات'' میں محمد حسین آزاد لکھتے ہیں'' اتنی بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ اردو برج بھاشا سے نکلی ہے''[3] جدید دور کے متعدد ماہرین لسانیات نے محمد حسین آزاد کے اس بیان کی مدلل تردید کی ہے۔ محمد حسین آزاد سے اختلاف کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ لسانیات کے نقطہ نظر سے اردو'' آ'' بولی ہے اور برج بھاشا'' اُو'' یا'' او'' زمرے کی بولی ہے یعنی برج بھاشا کے اسماؤ افعال اور اسمائے

---

(1) محمود شیرانی۔ پنجاب میں اردو۔ صفحہ 113

(2) مسعود حسین خان۔ مقدمہ تاریخ زبان اردو۔ صفحہ 199

(3) محمد حسین آزاد۔ آب حیات۔ صفحہ 7

صفت کا اختتام عموماً اُ دیا اُو پر ہوتا ہے مثلاً اپنو (اپنا)۔ چلیو (چلو)، گھوڑو (گھوڑا)، برو (بڑا) وغیرہ برج کے علاوہ قنوجی اور بندیلی کا بھی یہی حال ہے۔[1] دکنی پر برج بھاشا کے اثرات کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے:

(1) برج بھاشا میں واحد متکلم کے لیے ''میں'' کے علاوہ ''ہوں'' بکثرت استعمال ہوا ہے۔ موجودہ اُردو زبان میں ''ہوں'' معدوم ہے لیکن دکنی ادبیات میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ ''توسرہار'' میں ضمیر متکلم واحد کے لیے ''ہوں'' لایا گیا ہے۔

لے کر اٹھی اے سن وا
ہوں ہوں حسین کیری ماں
وہ بے وفا اُت عاجز
اُس نہ لوڑوں ہوں ہرگز
سات نہ کوئی تو ما باپ
ہوں بھی یا کوئی ہوراصحاب
ہوں ہوں دیکھوں تیری راہ
قاتم، علی، حسن شاہ
ہاتھوں کھوی گھر کی جوئی
ہوں کس آنکھیں یہ دکھ روئی
توہوں جاتا یوں شتاب
وہ کیا دے گی مجھ جواب

ضمائر کے استعمال میں بعض جگہ اشرف بیابانی نے برج بھاشا کی پیروی کی ہے۔ ضمائر میں اشرف نے مواور مو ہے بھی استعمال کیا ہے۔

(1) مسعود حسین خان۔ مقدمہ تاریخ زبان اردو۔ صفحہ 189

محمود شیرانی نے برج بھاشا کی ایک خصوصیت یہ بتائی ہے کہ

''برج میں پہلے حرف کے بعد حرف علت اضافہ کر دیا جاتا ہے۔''[1]

''نوسرہار'' میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں مثلاً۔

ناہیں بچتے شیر خوار
پانی بن یو مکھ پیار

پاتھر میں سے نیر بہاؤ
بیچ میں تھیں روکھ اُگاؤ

جب لگ کس کو ناہیں سد
دب کر جاسن میری بد
ام سلیما پاس بلاؤ
لاگے کرن مشورت بھاؤ

بازاں مائی کربل کی

پھاٹے، پاتھر، راکھے اور کاپڑ جیسے الفاظ بطور مثال پیش کیے جاسکتے ہیں جیسے۔

گھابر گئے سدھ گنوائے
پھاٹے بھیں تو بیس جائے

اشرف بیابانی نے بعض ایسے ''حروف'' بھی استعمال کیے ہیں جو برج میں برتے جاتے ہیں یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

کاہے جانا مدینے
انبھاچہ اوس کو دفن کریں
ان پوچھیا کیا ہے ناوں
کاہے جھاڑیا توں یہ ٹھانوں
کیوں کریں اب کیدہر جائیں

---

(1) محمود شیرانی۔ پنجاب میں اردو۔ صفحہ 113

کت پڑے اس جنگل مانہہ
تیسرا پکڑیا میں آدھار
لوٹ نہ دے مجھ ڈوھ مجھار
معوی ہے جو تجھ سیں سوت
اس تھیں نچے مائی پوت

ڈاکٹر زور "ہندستانی لسانیات" میں لکھتے ہیں کہ

"دکنی شاعروں کے کلام میں برج بھاشا کے ایسے ایسے الفاظ اور ترکیبیں مستعمل ہونے لگیں کہ سرسری نظر ڈالنے والا بمشکل کہہ سکے گا کہ دکنی اردو سوسال تک برج کے اثر سے محفوظ رہ چکی ہے۔"(1)

اردو میں مادہ کے اندر "ت" اور "الف" (تا) کا اضافہ کر کے فعل مضارع بنایا جا سکتا ہے لیکن برج بھاشا میں "ت" زائد کیا جاتا ہے جیسے کرت، جات، دیکھت اور کھیلت وغیرہ۔

ملیا اوس کوں پوچھی بات
یا موئی کیدھر جات
حسنا حسین کی غربت
بھتی او او یاد کرت
کھیلت نکلے جدہر دوار
یوں کیا دیکھیں نین پیار

اسما کی جمع بنانے کے لیے "ن" کا اضافہ برج بھاشا کی خصوصیت ہے۔ مسعود حسین خان لکھتے ہیں۔"

"برج بھاشا کے "ن" کی مثالیں البتہ دکنی کے نوسر ہار میں مل جاتی ہیں (2)

---

(1) ڈاکٹر زور۔ ہندستانی لسانیات۔ صفحہ 110
(2) مسعود حسین خان۔ مقدمہ تاریخ زبان اردو۔ صفحہ 195

برج بھاشا کی طرح واحد کے آخر میں ''ن'' کا اضافہ کرکے اشرف نے جمع بنائی ہے:-

لوگن کیری اب عورت
میں کیوں کروں اس گورت

ہاتن کھانڈے ترکش باند
محرم کیرے نویں چاند

پھولن باڑی کملائی
سیوتی چمپا جوئی جائی

ہاتن مانک کھویا واہ
دھائے دھائے روئے عبداللہ

باتن کھویا گھر کی جوئے
کس کے آنکھیں یہ دوکھ روئے

پھولن برین پھاڑے آپ
انگے موئے جیوں نا تاب

دوکھن سیتی بال بنکھیر
دوکھی ہوئے دہس کھاکر

مسعود حسین خان لکھتے ہیں کہ

''دکنی اردو میں'' اس طرح ''ن'' سے مرکب جمع کا استعمال بہت کم ہوا ہے اور وہ بھی برج بھاشا کے زیر اثر صرف مخصوص الفاظ کے لیے۔ یہ جمع ''نوسرہار'' میں کثرت سے ملتی ہے۔''(1)

برج بھاشا کی علامت مصدر ''ن'' ہے۔ نوسرہار میں ''ن'' سے مرکب افعال بھی مل جاتے ہیں۔ نوسرہار میں اس کی مثالیں بقول مسعود حسین خاں ''بکثرت پائی جاتی ہیں۔(2) جیسی برن لاگا، توڑن بیٹھا، کہن لاگا، باجن لاگے، آون لاگا، بڈھن لاگا اور پوچھن بیٹھا وغیرہ۔

---

(1) مسعود حسین خان مقدمہ تاریخ زبان اردو۔ صفحہ 119
(2) مسعود حسین خان مقدمہ تاریخ زبان اردو۔ صفحہ 125

پوچھین لاگا اے سرور
مجہ دھر کہہ سب حال خبر
باجن لاگے یوں ڈفل ڈھول
کس نہ پڑتا کا نوں بول
پیٹن لاگا داڑی توڑ
لوہو نہائے سر منہ پھوڑ
تس پر بھی یوں پانی باج
پھوٹن لاگا سینہ واج
یو سنیا زید غصہ آؤ
بھونکن لگیا ناک چڑاؤ
علی اکبر آیا رن
رون لاگے سارے جن
آنکوں بھر کر پانی آن
کہن لاگا یوں بکھان
بازاں لاگے بھوئیں کھودن
یوں پر لاگی پیاس مرن

دکنی میں برج بھاشا کی پذیرائی کا ایک سبب بھکتی تحریک اور موسیقی بھی تھی۔ نوسر ہار کی زبان برج بھاشا سے خاصی متاثر نظر آتی ہے۔

پنجابی

شمال کی ایک اور بولی پنجابی کے اثرات بھی "نوسر ہار" میں اپنی جھلک دکھاتے رہتے ہیں۔ دکنی زبان برج بھاشا، پنجابی اور مراٹھی سے زیادہ متاثر ہوئی تھی، اس لیے ان بولیوں کے نقوش دکنی

ادب میں دیکھے جا سکتے ہیں۔محمود شیرانی نے ''پنجاب میں اردو'' میں اپنے دعوے کی اس دلیل میں کہ اردو کا ماخذ پنجابی ہے، قدیم دکنی ادب ہی سے متعدد مثالیں پیش کی ہیں۔اشرف بیابانی نے پنجابی الفاظ ''آکھا'' (کہا) ''آکھی'' (کہی) اور آکھے (کہے) سے اکثر جگہ کام لیا ہے مثلاً۔

بھی یہ آکھے سن جبرئیل
اب کہہ مج دھر ایک دلیل

جبرئیل محمد آکھیں بات
کہیں بچ میں سات وفات

اے سن میرے بھائی بوج
ایک کہانی آکھوں تج

نبی آکھن اوو گذران
پرپچھ اللہ کافر مان

بارے عبداللہ زبیر
زینب آکھی ترت ادہیر

یوں پر اچھتیں خوشی سات
اک دن بیٹھی اکھیں بات

پنجابی میں صیغہ مستقبل (''گا''،''گی'' اور ''گے'') کے لیے ''سی'' مستعمل ہے مثلاً ''آسی'' یعنی آئے گا۔نوسر ہار میں اشرف نے پنجابی کے طریقے سے بھی مستقبل بنایا ہے۔مثلاً

بارے میں تو باندیا رخت
ان کو غربت ہوی سخت

ان کی تعزیت حرمت کوئی
کوں کرسیں ماتم روئے

کری اوس کوں یوں بے جان
دشمن ظالم بے درمان
ہوں تج راجا توں رانی
تونچہ ہو سی راج دھنی
ایہاں ہوئے باللہ ایسا قہر
نہ ہوا نہ ہو سی کدھیں یہ غدر

کیتے سگلے دست بو سے
چاند مبارک تم ہو سے
دنیا تو اس رہ سے ناں
وہ مجھ وفا کری ناں

پنجابی کا ایک لسانی رجحان یہ بھی ہے کہ اس میں ''ڑ'' کی صوت ''ڈ'' کی آواز سے بدل جاتی ہے۔ ''نوسرہار'' میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ اشرف نے اس کا استعمال کیا ہے اور ''ڑ'' کی آواز کے بجائے ''ڈ'' کی صورت برتی ہے۔

سورج تارے چاند ڈلائے
چندر بڈتا گھٹا جائے
سون لاگی تو زہ زاو
بڈھن لگای تو اولاد
کیا کیا کیتا میں باللہ
تو اس چھوڈی عبداللہ
جتن کر اُس یو رکھیا
ریں وسوری پیٹ بڈیا

کچھ نہ اتھیا باندی روگ
دین دسوری بڈہن جوگ

ماضی مطلق کی شکل کیتا اور فعل دسے شعرادکن کے کلام میں بکثرت ملتے ہیں۔اشرف کے ذخیرہ الفاظ میں ان لفظوں نے جگہ پائی ہے۔لفظ لوڑ نا لوڑ ہے اور کدھیں وغیرہ بھی نوسر ہار میں موجود ہیں ان کی مثالیں مثنوی میں جابجا بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔مثلاً

لوڑے= وہ جس لوڑے تس رکھے
کس اندازا بول سکے

کدھیں= کدھیں چھانو کدھیں دھوپ
کت پھر رچے یہ بہروپ

کدھیں= ایہاں ہووے باللہ قہر
نہ ہوا نہ ہوی کدھیں یوں غدر

لوڑے= عالم ڈھانکے ابر چھائے
جیوں جیوں لوڑے نیر بہائے

اشرف کی مثنوی نوسر ہار میں پنجابی کی جزوی مماثلتوں کا پتہ چلتا ہے۔

مراہٹی

دکن کی تمام ادبی تخلیقات مراہٹی زبان سے اثر پذیری کی آئینہ دار ہیں۔''نوسر ہار'' میں مراہٹی لغات نے جگہ پائی ہے۔کیتک ،سکل،انگل،لئی اور نکو وغیرہ سے ترسیل میں مدد لی گئی ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

لیہیں بارے کیتک بار
کہیں جبرئیل یوں اخبار

گگن سگلا ابر بھرے
تو بچہ بھی ناپید کرے

ایسا کس کا اگلا جیو
جوڑے تجھ سوں پرت سنیو
سگلوں سیتی مل جاکر
آئے سگل کی جیو بھر

مراہٹی کالفظ نکو سنسکرت ''ن'' +کھل اور پراکرت نکھو سے مشتق ہے نکو دکن میں حرف انکارنا اورنہیں کے معنٰی میں آج بھی مستعمل ہے۔اشرف کہتے ہیں۔

ہرگز کدھر جاو نکو
جھوئیں دانواں ڈول نہ ہو
اس پرہ کچھ چنت نکو
دودھوں جگ بدنام ہو

مراہٹی کالفظ ''ئی'' تمام دکنی شاعری میں بہت زیادہ استعمال ہوا ہے ''نوسرہار'' میں اشرف نے بھی اس لفظ کو برتا ہے مثلاً وہ کہتے ہیں۔

دارو درمن کیتے ئی
بید تپنچھا کھڑے کیتے سی

ایں جا ہے تجھ مددئی
حشم گھوڑے کیتے سئی

''چہ'' تاکیدی دکنی میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے یہ مراہٹی سے ماخوذ ہے اور مراہٹی میں یہ سنسکرت کے (چ+دیوا) سے لیا گیا ہے۔نوسرہار میں چہ تاکیدی کی مثالیں موجود ہیں۔یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

بے خود ہوا بہوت نڈھال
رھیا پسر یوں دیچہ گھال

ہوں تج راجا توں رانی
تو نچہ ہوی راج دھنی
بصرے میں تھیں وتچہ رات
بارہ سہر گھوڑے سات
جس سے توچہ سہاگن ناؤں
اونچی بیسک پائی ٹھانوں

جب ہم ''نوسر ہار'' کی زبان کا تجزیہ کرتے ہیں اور اس پر بعض دوسری زبانوں کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ

(۱) نوسر ہار پر فارسی زبان کا اثر کارفرما ہے اور اس زبان کی لسانی چھاپ مثنوی پر دیکھی جاسکتی ہے۔

(2) اشرف بیابانی کی نوسر ہار برج بھاشا سے اخذ وقبول کی آئینہ دار ہے۔

(3) نوسر ہار پر فارسی اور برج بھاشا کا اثر غالب ہے۔

(4) اشرف کے عہد کی دکنی میں پنجابی اور مراہٹی کے نقوش دیکھے جاسکتے ہیں۔

نوسر ہار لسانی اعتبار سے ادبی زبان کی تدریجی ارتقا کی ایک اہم کڑی معلوم ہوتی ہے۔
نوسر ہار کا لسانی مطالعہ دکنی زبان کی تفہیم کے سلسلے میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

اشرف کی نوسر ہار میں اکثر جگہ مصمتہ ''ھ'' کی تخفیف کا رجحان غالب ہے۔ یہ دکنی زبان کا ایک عام رجحان ہے مثلاً بھی کو بی، داڑھی کو داڑی۔ ہاتھ کو ہات، سوکھ کو سوک، ساتھ کو سات اور سمجھاؤ کو سمجاؤ وغیرہ۔ ہا کاری لفظوں کو غیر ہا کاری بنانے کی مثالیں دکن کے شعرا اور ادیبوں کے پاس بار بار ہماری نظر سے گزرتی رہتی ہیں۔

(۱) دوسرے دکنی شعرا کی طرح اکثر جگہ اشرفؔ نے اس اصول کی پابندی کی ہے۔ اور لفظ کو غیر ہا کاری بنادیا ہے۔

لوگاں کیرے پوگڑے سب
پہنے اوڑے خوب خوب
طبق لے دونوں ہاتوں پر
چلے بہشتی اس میں دھر
حشم خدم گھوڑے خیل
دام خزاناں ہاتی فیل
بنی کہیایون ڈک سات
کہہ اے جبرئیل ہور اک بات
جینے تڑکیں کالج سوک
بھوت موا یوں کیتا لوگ
راکھے دونہوکوں چکھ سجاؤ
سرلے جینے سیتی لاڈ
بازاں زینب اٹھی بی
تجھ نہ لوڑوں اے موئی
پیٹن لاگیا داڑی توڑ
لہو نہائے سرمہنہ پھوڑ

مختصر یہ کہ ”ھ“ خذف کردینے کی مثالیں ”نوسرہار“ میں جابجا نظر آتی ہیں اور یہ دکنی زبان کا خاص میلان ہے۔

(2) ایک اور لسانی رجحان جو ”نوسرہار“ میں اپنی جھلک دکھاتا رہتا ہے یہ ہے کہ بعض الفاظ کے آخر میں ”ھ“ کا اضافہ کردیا گیا ہے جیسے جگ کو جگھ جا کو جاہ، دے کو دیہہ، پہن کو پہنہ، سب کو سبہہ اون کو انھ اور چک کو چکھ بنادیا گیا ہے۔ اسی طرح ناک کو ناکھ، پلک کے بجائے پلکھ استعمال کیا گیا ہے۔

انہاں تھیں توں لے کر جاہ
تنہا مجھ نہ چھوڑے واہ
ننھے جیو ہور ناداں جگھ
کیوں نہ بہلاویں جیو کا دکھ
جیوں اس آئی نیند چوکھ
ایسے میں یوں سپنا دیکھ
مستعد ہوکر کسوت پہنہ
سگلوں یار ہور شاہ حسین
بیروں کیرے سیتے پاؤ
دیہہ کر ہیا جیت جاؤ
ایتا کرتی غم اندوز
نیر بہاوتی رو روہ
نہ کچھ انھ کوں شرم از مصطفیٰ
ایتا ظلم ہور جورو جفا

دکنی کے بعض الفاظ کے درمیانی حروف میں بھی ''ھ'' کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے کان کے بجائے کھان، سنو کی جگہ سنھو اور دونوں کے بجائے دونھوں وغیرہ۔

سنھوں دوست یاراں تم چیت دھر
کون ٹھانوں پر ہے سو آکھوں خبر
تیتا روتے ہائے ہائے
رھیا دونھوں انکھیاں چھائے
ام سلمیٰ روی ہائے
دونھوں نینوں نیر بھائے

ساکن و متحرک الفاظ

نوسرہار میں بعض متحرک الفاظ کو ساکن اور ساکن کو متحرک، مشدد کو غیر مشدد اور غیر مشدد کو مشدد کی صورت میں پیش کیا گیا ہے یہ رویہ بھی دکنی میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے اور "نوسرہار" میں بھی اس نے جگہ پائی ہے۔ نظم میں اس کی گرفت نثر کی بسنت آسان ہوتی ہے کیونکہ بحر اور اس کے ارکان افاعیل لفظ کی صوتی حیثیت کا تعین کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

غیر مشدد کو مشدد بنانا۔

تو کچھ چلے یہ بازی
بازاں آوں یوں درسازی
چلیا حسن لے وزاع
تن تھے ہوا جیو جدا
انبر گرجیا لرزی بھوئیں
جانوں قیامت ہوی
جس تھے کھایا پیا جم
اس کوں کیتا یوں پرگم
اللہ کیرے سنوارے
پیغمبر کے پیارے

کوزی اصوات کی تبدیلی

دکنی میں اکثر یہ مشاہدے میں آتا ہے کہ اگر ایک لفظ میں دو کوزی آوازیں ہوں تو پہلی کوزی آواز دندانی سے بدل جاتی ہے عام دکنی بول چال میں آج بھی اس کا رواج ہے جیسے تکٹ (ٹکٹ)، تھاٹ (ٹھاٹ)، توت (ٹوٹ)، دھونڈنا (ڈھونڈنا) اور تھنڈا (ٹھنڈا) وغیرہ۔

دیکھت اٹھی سینا کوٹ
آنکھوں برسیں انجھواں توٹ

بجلی جیوں کہ کڑکی توٹ
بادل جیوں کے گرجے بہوت
لوہو کیرے تھیں گھال
تکڑے تکڑے بالیں بال

کلام میں زور پیدا کرنے کے لیے اکثر الفاظ کی تکرار سے کام لیا جاتا ہے مثلاً گھر گھر۔ دکنی میں ان دو الفاظ کے درمیان ایک یا دو لفظ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے گھرے گھر، راتے رات، ہاٹیں ہاٹ، بائیں باٹ اور مارگے مارگ وغیرہ۔

نکلیا اس کے گھر لے باٹ
چلیا سیدھیں بائیں باٹ
اپنے سگلے چشم سات
تجھ پر بھی اوٹھ راتیں رات
عمر سعد ان پچھیں لاگ
جاتا ہے نت مارگے مارگ
تو لک یزید کوں یہ بات
انپڑی دب کر راتے رات

تقلیب اصوات

لفظ میں اصوات کا اپنی جگہ بدل دینا بھی ایک طرح کا عمل تقلیب ہے۔ اس طرح کی تبدیلئ مقام کو لسانیات میں Transposition کہا جاتا ہے۔ تقلیت اصوات کی مثالیں نوسرہار میں موجود ہیں جیسے ننھا کے بجائے نھنا، لپیٹ کے بجائے پلیٹ، مبہوت کی جگہ مہبوت، پڑھ کے بجائے پھڑ اوچڑھ کے بجائے چھڑ وغیرہ۔

رو رو ہوی یوں مبہوت
واہ حسینا پیارے پوت
لیکھا یازید کیرا نین
جیوں پھر دیکھیا شاہ حسین
رھیا پڑ مونہہ پلیٹ
کوٹے سربور سینا پیٹ
ابھنگ راوت سارنگ چھتر
بیروں کیرا رخ پکڑ
رہی اکم مونہ پلیٹ
کونے میں ہور سینا کوٹ

تخفیف صوت:

اشرف کی زبان میں تخفیف صوت کا رجحان موجود ہے جو دکنی کی ایک عام خصوصیت ہے۔ تخفیف صوت (Sharting of vowel) کی متعدد مثالیں ہر دکنی ادب پارے میں اپنا عکس دکھاتی رہتی ہیں۔ آسمان کو اسمان، آگ کو اگ، پاتال کو پتال، آسانی کو اسانی، آج کو اج اور آکاش کو اکاش کی صوتی حیثیت دی گئی ہے یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

اللہ واحد حق سبحان
جن یو سرجیا جھوئیں اسماں
مانس کیتا چار ملاؤ
مائی پانی اگ ہور باؤ
دونوں جگ کیرے جیوڑے بانٹ
اکاس پتال کھائے گھاٹ

تجہ بن مجھ تاریک جہاں
توٹ پڑیا اج اسماں

ات اس دکھ انگھے نھاس
گرج رھیا اب تجم اکاس

بانو ہوئی او بھی باؤ
گھر تیں نکل انگن آؤ

نیر بہاوے لھوگال
لرزا پڑیا سات پتال

اعداد

دکنی میں مستعمل بعض اعداد موجودہ معیاری اردو سے مختلف ہیں ان کی نشان دہی ضروری ہے۔اشرف نے نوسرہار میں حسب ذیل اعداد استعمال کیے ہیں۔

یکن، ایکن، ایکس، ایکٹ، ایکوں
دوی، دونھوں، دوے، دوی دونھو دوجا
تن، بھتر (۷۲) سی، سہسراور لاکھ وغیرہ

ایکس(ایک) یو کہہ چلیا موی پیش
ایکس کام وتیں اندیش

ایکٹ(ایک) ان پر بھریا سب جگ مائی
ایکٹ کھانے ایکٹ پیائے

ایکن اور یکن (ایک) یکن پاپی لار لہراؤ
ایکن راکھے اس تراؤ

دوے(دو) دوے تو اسے اُن بل جانوں
حسن حسین جن کا نانوں

دوی(دو)	علی کے یہ دوے فرزند بی بے فاطمہ کے دلبند
دونہو(دونوں)	راکھے دونہو کوں چکھ سمجھاؤ سرلے سینے ستیں لاؤ
دوہوں(دونوں)	دوہوں جگ کیرا امیر جس کو چاروں یہ وزیر
دوجا(دوسرا)	یک سبز قطیفا دوجا لال روشن خوبک زیب جمال
تن(تین)	یوں پر گزرے کیتے دن بعد از مدت ماسک تن
بہتر(بہتر=۷۲)	نکل آئے میداں سر سنگلے او بہتر
سی(سو)	دارو درمن کیتے ئی بید تجھیا کھڑے کیتے سی
سہسر(ہزار)	اٹھارہ سہسر عالم جن ان ہیں سرجیا ناہور کن
لکھ(لاکھ)	بازاں بنی ات سے لکھ انجھو ڈھلتے کیتے لکھ
لک(لاکھ)	یک لک چوبیس ہزاراں روحاں جملہ پیغمبراں
کوڑوں(کروڑوں)	سونا موتی مانک لال لاکھوں کوڑوں باندی مال

صوتی تجزیہ

متنفس اصوات

ہر زبان اپنے صوتی خدوخال اور لسانی خصوصیات کے ذریعے سے اپنی شناخت قائم کرتی ہے اور اس کے مخصوص صوتیے (Phonemes) اور امالے (Dipthongs)، اس کی پہچان بن جاتے ہیں۔ ان کے تجزیے سے ہم کسی ادبی کارنامے کے دور کا تعین کر سکتے ہیں اور اس کے مقامی رجحانات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ دکنی کی چند مخصوص متنفس اصوات اور امالے ہیں جو اس کے لسانی تشخص کو متعین کرنے میں ہماری رہبری کر سکتے ہیں۔ دکنی کی یہ اصوات موجودہ دور کی زبان یعنی جدید دور کی نثر اور نظم میں ناپید ہیں۔ زبان کے تدریجی ارتقا اور اس کی لسانی اور صوتی نشوونما کی تفہیم میں ان کے مطالعے سے مدد ملتی ہے۔ دکنی کی مخصوص متنفس آوازیں یہ ہیں جن سے اس کے صوتی مزاج کا اندازہ ہو سکتا ہے:

(1)	لھ	=	*(lh)*
(2)	رھ	=	*(rh)*
(3)	نھ	=	*(nh)*
(4)	ڑھ	=	*(jh)*
(5)	مھ	=	*(mh)*
(6)	وھ	=	*(wh)*

یہ آوازیں دکنی کی صوتی نمائندگی کرتی ہیں۔ ذیل میں نوسر ہار سے ان کی مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

(1) مھ (mh)

ناڑاں سردے چھوڑیا سوت
ابکم رہے لوگ مھبوت
یازیں اتی سن کر بات
مھینے دیتے طعنے سات
حیران ہوئے مرنے جوگ
مھبوت ہوا سارا لوگ
کدھیں تھرہر ہرے مھیوں
تھنڈا سیالا ستیل تیوں
بازاں تبی مھمد راؤ
کہیا معوی انگھیں بہاؤ
دونوں جگ کیراسرور شاہ
دین مھمد نیک پناہ

(2) نھ (nh)

سگلے لوگاں خوشی دھر
نھائے دھوے کسوت کر
پیٹن لاگا داڑی توڑ
لھو نھائے سرمہنہ پھوڑ
تاکہ انپر یا گاڑے کھاؤ
قاسم سب تن لھو نھاؤ

اپیں بجی چمک تیغاں کھائے
لال ہوا جب لھو نھائے
سنگن اس دکھ اٹھ کے نھائیں
گرج رھیا اب جم اکاش
کیتا اس کا انکت چاؤ
پلنگ نھالی کھول بچھاؤ

(3) رھ (rh)

کوئی نہ رھیا ات جگ آئے
سبھ چلیں پیٹ پھرائے
تتا روتے ہائے ہائے
رھیا دونہوں انکھیاں جھائے
انکھیاں انجھو سیتی غم
ات پرروتا رھیا جم
جیوں یہ زینب پاس گیا
دیکھت آس بھول رھیا
تھر تھر ہوا رنگ ندھال
رھیا حسن یوں بے حال
اکلم رھی گھابڑ ہوئی
کس آنکھوں یہ دکھ روئی
معوی یوں من میں نیت
پکڑ رھیا تھا تا مدت

(4) لھ (lh)

پیٹن لاگا داڑی توڑ
لھو نھائے سرمنہہ پھوڑ

آپیں بھی چکھ تیغاں کھائے
لال ہوا جب لھو نھائے
نیر بھاؤ لھو گھال
لرزا پڑیا سات پتال

(5) جھ (jh)

معنوی سن کر اتنی بات
جھیں رھاوے دے گل ہات

(6) وھ (wh)

وھاں جب (ہوئے) حسین شہید
گہرا آوے وقت وعید
تھا واھاں لیک کوئی اشعری
نام اُس موسیٰ اشعری
کیتا اُن حسین قبول
باقی رھے وھیں مخول

اماٸے (Dipthogs)

دکنی میں مخصوص اماٸے (Dipthougs) بھی موجود ہیں جب دو متصل مصمتے (Vowel Sequence) میں آتے ہیں تو انھیں باہم مدغم کردیا جاتا ہے اور انھیں ایک صوتیے کی حیثیت دی جاتی ہے۔ موجودہ معیاری اردو میں صرف دو اماٸے مستعمل ہیں (au) اور (ai) جو مثلاً لفظ ''کون'' اور ''کئی'' میں ملتے ہیں لیکن امالوں کے معاملے میں دکنی کا ذخیرہ زیادہ ہے اور اس میں پانچ اماٸے یعنی

(1) ui

(2) oi

(3) oe

(4) ae اور

(5) ai

موجود ہیں۔ مندرجہ ذیل اشعار میں جو نوسرہار سے لیے گئے ہیں امالوں کی شناخت کی جاسکتی ہے۔

(1) ui

آئی جو دیکھی شیشا کھول
مائی ہوئی سب رکت گھول
اللہ واحد حق سجان
جن یوسرجیا بھوئیں اسماں
یا جیوں کی بھوئیں پربھار
دھندے بھیتر گرفتار
انبر گرجیا لرزی بھوئیں
جانوں قیامت قائم ہوئی

(2) oi

بھی دکنی میں استعمال کیا جانے والا امالہ ہے یہ (o)اور(i) کی اصوات کے ادغام سے متشکل ہوتا ہے۔

جیوں کہ پرندا بے پرہوئی
اٹھ کر بازو توڑے کوئی
نہ بیٹھ سنگاتن گھر میں جوئی
کیوں اُن لائے کل سُتر
بھید نہ پاوے کوئی چتر

کیتا انھیں کرتا ہوئی
وہی کرسکے ناہور کوئی
آدم حوآ سرجے دوئی
ان دونھوں لایا سوئی
معوی کیرا فرزند کوئی
ان کی جیو کا دندی ہوئے

(3) oe

دکنی کا ایک اور امالہ (o) اور (e) کے اتصال سے تشکیل پاتا ہے۔ حسب ذیل اشعار سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

ان کو کرنا نت دعا
قبیلے کے دھر ہوئے سدا
معوی کیرا فرزند کوئی
ان کے جیو کا دندی ہوئے
پونگڑے لوگوں کے خوش ہوئے
پہنے سگلے کاپڑ دھوئے
مانیا کہ اب یزید ہوئے
ہوں کہیں اس کی جوئے
مجھ کوں کیوں بھروسہ ہوئے
دیکھت چیکت ایکی جوئے
آوے وقت اٹھ چلتا ہوئے
موے نام نہ لیوے کوئے
کرم الٰہی یوں پر دیکھ

بارے ہوئے خوش چک اک
کہی اسے نانوں دوکھ نہ روئے
حکم خدا کی مرضی ہوئے

(4) ae

یہ امالہ (a) اور (e) کے اتصال سے ظاہر ہوتا ہے حسب ذیل اشعار میں ان کی نشان دہی کی گئی ہے۔

کیسے کیسے مر مر گئے
ایکی تجھ سے کیتے سے

(5) ai

(a) اور (i) کے ادغام سے یہ امالہ بنا ہے۔

جو لک آئی یہ خبر
گھابر گئی سدبسر
اب تو سن میرے یار عزیز
عمر ہماری گئی ناچیز

انفیانے کا رجحان

انفیانے (Nazalisation) کا رجحان شمالی ہند کی بعض بولیوں میں موجود ہے۔ دکنی میں یہ ایک قوی رجحان معلوم ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ ہوں۔

چنپا = (چنپاں) بھولوں باری کم لائے
سیوتی چنپاں جوئی جائے
آگے = (انکھیں) راکھے بنی انکھیں اُن
کا = (کاں) دوجنت ان دونوں کاں

اپنا=(اپناں)	میں کچھ لایا چالے چھند
	بھتیوں سارے اپناں دند
دنیا(دنیاں)	سوں اُن احمق دنیاں کا
	دیکی عورت چھوڑے جاہ
سپنا=(سپنا=خواب)-	جو اُن دیکھیا یہ سپناں
(سپناں)	جانیا تحقیق اب مرناں
جانو=اتنا	سچیں جانوں یوں ہوئے گا
(جانوں-اتناں)	اتناں کچ سب اس جوکیا
پانی=(پانیں)	پیغمبر کی زیارت کر
	دونھوں آنکھوں پانیں بھر
رگ=(رنگ)	بچی ہوا شبہ رنگ میں
	بھوئیں آیا شاہ حسین
باٹ(راستہ)=(بانٹ)	دونوں جگ کیری چھوڑی بانٹ
	اگاں پتاں گھالے گانٹ
ہما=(ہماں)	ہماں گیا جگ تھیں ناس
	جائے رھیا اب گگن اکاس
نا=(ناں)	ناں تجھ اللہ کیرا ڈر
	ناں کچھ شرم از پیغمبر

ایسے انفیاے ہوئے الفاظ نوسرہار میں بکثرت موجود ہیں۔ لفظ کے درمیاں اور آخر میں اشرف نے اکثر جگہ ''ن'' کا اضافہ کردیا ہے۔

نوسرہار میں ایک اور لسانی رجحان اپنی جھلک دکھاتا رہتا ہے یعنی لفظ کے آخر میں ''ھ'' کا اضافہ کردیا گیا ہے جیسے۔

لیے=لیہہ — سگلوں کی لیہہ رضا
قاسم چلیا فوج غزا
جا=جاہ — سوں اُن احمق دنیا کا
ایسی عورت چھوڑے جاہ
پاوں=پاونہہ — حسین سنگا تیں وداع کر
سر پاونہہ اوپر دھر
دے=دیہہ — کہے بابا دیہہ رضا
جا کروں تو فوج غزا
بلک بلک=بلکھ بلکھ — بلکھ بلکھ جیو دیا
اللہ ایسا قہر دیا
دے=دیہہ — بیریوں کیرے ستی پاؤ
دیہہ کر بھیس جنت جاؤ

الحاقی کلام

ادارہ ادبیات اردو کے نسخے میں جسے بنیادی نسخہ قرار دیا گیا ہے ان اشعار پر مثنوی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

سگلوں باہیں رحمت کر
جتے تھے مجلس بھتر
پھر تیوں سینوں دھریں
آمین اللہ یا امین

یہ اور اس سے پہلے کے چند اشعار مثنوی کے اختتام کا اعلان کرتے ہیں۔ یہ قصے کا ایک فطری انجام اور مثنوی کا باقاعدہ اختتام معلوم ہوتا ہے۔ کربلا کی جنگ کے واقعات کا سلسلہ شہادت حسین کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ شاعر نے اپنی مثنوی نوسر ہار کو "قصہ مقتل حسین" سے بھی تعبیر کیا ہے جس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شہادت عظمیٰ کے بعد اس مثنوی کو ختم ہو جانا چاہیے۔

بازاں کیتا ہندی میں
قصہ مقتل شاہ حسین

ان اشعار کے بعد نسخہ پاکستان میں ایک سرخی "داستان عمر سعد بہ ہمراہ خود سر امام حسین بطرف دمشق رفتہ بود" قائم کی گئی ہے۔ اور نیا قصہ شروع کیا گیا ہے جو قیاس آرائی پر مبنی ہے اور سراسر تخیل کی پیداوار معلوم ہوتا ہے۔ ادارہ ادبیات اردو کے نسخے میں ابو حنیفہ کا ذکر نہیں۔ پاکستانی

نسخے میں ''داستان عمر سعد بہ ہمراہ خود سر امام حسین بطرف دمشق رفتہ بود'' کے تحت 374 زائد اشعار تحریر کیے گئے ہیں ان اشعار میں ابوحنیفہ کی معرکہ آرائی اور ایک برہمن (یعنی غیر مسلم) کا قصہ نظم کیا گیا ہے جو بعد میں گھڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان اشعار میں اور بھی بہت سی ایسی بے سروپا باتیں اور من گھڑت واقعات بیان کیے گئے ہیں جن کا تاریخ سے کوئی تعلق نہیں۔ ان اشعار کے الحاق ہونے کا اس لیے بھی شبہ ہوتا ہے کہ الحاقی متن کی زبان اور نوسرہار میں اشرف کی لفظیات مختلف ہیں اور ان میں تفاوت نظر آتا ہے۔ زبان کے لسانی تجزیے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ الحاقی اشعار عہد اشرف کے بعد کی شعری کاوش ہیں۔ اس الحاقی کلام میں اظہار کے ایسے پیکر موجود ہیں جو اشرف کے عہد کی زبان کا جزو نہیں تھے اور یہ ادارہ ادبیات اردو کے نسخے میں کہیں نظر نہیں آتے مثلاً آنکھ کے بجائے عین، پھاندا کے بجائے سولی، پنگھوڑے کے بجائے لڑکے، ڈھول کے بجائے طبل اور لہرے بڑے کے بجائے خورد کلاں، لوچ، غزایا لوجھن کی جگہ جھگڑا اور معلون دنا پیکار کی جگہ نابنجار جیسے الفاظ نے الحاقی کلام میں جگہ پائی ہے۔ الحاقی کلام کی لفظیات بدلے ہوئے زمانے کی غماز ہیں اور اس حقیقت کی آئینہ دار ہیں کہ یہ اشعار اشرف کے زمانے میں مستعمل نہیں تھے۔ نوسرہار کے مستند متن میں حروف کا، کی اور کے کے ساتھ ساتھ کیرا، کیرے اور کیرے بھی برتے گئے ہیں۔ حرف ''میں'' کے الشرف اکثر مانھ، منہہ، موں، مونہہ اور منیں استعمال کرتے ہیں لیکن الحاقی متن میں ان کی جگہ زیادہ تر کا، کی اور کے حروف برتے گئے ہیں جس سے اس شبہ کو تقویت پہنچتی ہے کہ ان دونوں کے دو علاحدہ شاعر ہیں اور ان کا زمانہ تصنیف بھی مختلف ہے۔ دکنی میں پنجابی سے زیر اثر پذیری کے نتیجے میں صیغۂ مستقبل کے لیے ''سی'' بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اشرف نے اس کو برتا ہے۔ لیکن الحاقی کلام میں اس کا فقدان نظر آتا ہے۔

ان تمام شواہد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ الحاق کلام اصل متن کا جز نہیں بلکہ بعد کا اضافہ ہے اور دور مابعد کے کسی شاعر کی کاوش ہے۔ کلام کے بدلے ہوئے لسانی تیوروں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اصل مثنوی کا حصہ نہیں۔ یہ اشعار ''الحاق کلام'' کے زیر عنوان مثنوی کے اصل متن کے بعد درج کیے گئے ہیں۔ شعر نمبر 1370 کے بعد صرف نسخہ ج میں اٹھائیس (28) اشعار

زائد ہیں۔ یہ بھی الحاقی معلوم ہوتے ہیں۔ زبان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بعد کے دور سے تعلق رکھتے ہیں اشرف کی زبان اس سے قدیم اور مختلف ہے متن میں اس کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔

ابواب کی تقسیم

اشرف کہتا ہے کہ چونکہ میری مثنوی نو ابواب پر مشتمل ہے اس لیے میں نے اسی مناسبت سے اس کا نام نوسرہار تجویز کیا ہے۔

اے نو باباں نوسرہار
قیمت اس کی لکھ ہزار

لیکن ادارہ ادبیات اردو، انجمن ترقی اردو دہلی اور پاکستان کے نسخے میں نوسرہار کے ابواب کی تقسیم میں اختلاف ہے۔ ادرہ ادبیات اردو کا نسخہ دس ابواب پر محیط ہے۔ پاکستانی نسخے کے کاتب نے بھی اس سلسلے میں آزادانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ صرف انجمن ترقی اردو دہلی کے نسخے سے نو ابواب کی موجودگی ظاہر ہوتی ہے اس کے کاتب نے ''باب'' کے لیے ''فصل'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ تینوں نسخوں کے کاتبوں نے ابواب کی من مانی تقسیم کی ہے۔

نسخوں کا تعارف

ادارہ ادبیات اردو کا نسخہ نوسرہار خوش خط ہے اور اچھی حالت میں محفوظ ہے۔ یہ نسخہ ناقص آلاول، ناقص الاخر یا ناقص الوسط نہیں ہر طرح مکمل ہے۔ کاتب نے سلیقے کے ساتھ یہ نسخہ تحریر کیا ہے۔ اس زمانے کے رواج کی مطابق عنوانات فارسی میں درج ہیں اور متن سے علاحدہ اور نمایاں طور پر سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں اور انھیں چاروں طرف لکیریں کھینچ کر متن سے علاحدہ کیا گیا ہے۔ کاتب نے ہر صفحے پر تیرہ شعر تحریر کیے ہیں۔ نسخے کے اختتام پر پانچ فارسی شعر درج ہیں اور ترقیمے میں ''تمام شد این کتاب نوسرہار کہ از گفتار شیخ مرحوم منقول است'' لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد اشعار یا کوئی عبارت تھی جسے مٹا دیا گیا ہے اور چند فارسی شعر تحریر کیے ہیں اور لکھا ہے'' کاتبہ فقیر الحقیر تراب اقدام علما و فضلا قاضی محمد جعفر ابن غفران پناہ قاضی محمد حسین قاضی پرگنہ چاندور نوشتہ بماند...... در یک ماہ این مقتل نامہ امام حسن و حسین نوشتہ شد'' اس نسخے میں جملہ ایک

ہزار سات سو پینتیس (1735) اشعار موجود ہیں۔ اس مخطوطے کی تقطیع "9"x5½ ہے کاتب نے یہ نسخہ نستعلیق میں لکھا ہے۔

کاتب نے جیسا کہ اکثر دکنی مخطوطات میں نظر آتا ہے اکثر جگہ دو لفظ ملا کر لکھے ہیں مثلاً دونھوں گال (دونوں گال) کو 'دونھونگال' تحریر کیا ہے۔ کاتب کی تحریر کے اس طرز کو نمایاں کرنے کے لیے ذیل میں چند مصرعے درج کیے گئے ہیں۔

(1) تس کا = تسکا — تسکا درسن ہر ہر ٹھاوں

نہ تھا = نتھا — جانوں نتھا کچھ ابھال

ان پر = انپر — بیری انپر کریں غدر

ہم کوں = ہمکوں — کہے ہمکوں بھلے چیر چھناؤ

(2) ڑ اور ڈ کے اوپر چھوٹا ''ط'' نہیں لکھا گیا ہے بلکہ اس کے بجائے دو نقطوں سے کام لیا گیا ہے مثلاً

روون لاگے بھوئیں پر پتر
مانک موتی ہیرے جتر
بجلی جیوں کہ کتر کی توت
کدھیں پتر تا برشکالا

(3) ٹ کے بجائے ت پر دو نقطوں کا اضافہ کر کے اس تلفظ کا اظہار کیا گیا ہے مثلاً

تن کے تکڑے بارہ بات
بجلی جیوں کے کتر کی توت

(4) کاتب نے ڈ کے بجائے د، ٹ کے بجائے ت ڑ کے بجائے ر اور گ کے بجائے ک اور چ کے بجائے ج بھی لکھا ہے جیسے

سہک سہک انجھو دھال
جن سرجیا دونگر کوہ
کوئی سدہ مارک کوئی کمراہ

کہیں کہیں ڑ کے لیے ر پر ہمزہ کی علامت سے بھی کام لیا گیا ہے مثلاً

لیویں جیوڑ ایوں دکھ دھر

(5) کہ بیانیہ کو" کی" کے املا سے ظاہر کیا گیا ہے۔

بھی کیا جانوں ہوں لینہاں
آون پاؤں یا کی ناں
ماتھے جانو سورج پاٹ
یا کی جانو چاند الاٹ

راقم الحروف نے تدوین کے لیے اس نسخے کو بنیادی نسخہ قرار دیا ہے۔ اس لیے اس نسخے کی کتابت کے انداز پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کو نسخہ الف سے تعبیر کیا گیا ہے۔

نسخہ ب

یہ نسخہ انجمن ترقی اردو نئی دہلی کا مخزونہ ہے اور صرف ایک سو چوالیس (144) صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحے پر بارہ اشعار لکھے گئے ہیں اس مخطوطے کی تقطیع "9"x5½ ہے۔ انجمن ترقی اردو نئی دہلی کا یہ مخطوطہ نہ صرف ناقص الاول اور ناقص الآخر ہے بلکہ ناقص الوسطہ بھی ہے۔ کاتب نے خط نستعلیق میں مخطوطہ تحریر کیا ہے لیکن اس کاتب کی تحریر پر نسخ کا اثر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے عنوانات بھی فارسی میں لکھے گئے ہیں اس نسخے کی فارسی سرخیوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کو اس زبان پر عبور حاصل نہیں ہے۔ یہ نسخہ ادارہ ادبیات اردو کے نسخے کی طرح خوش خط بھی نہیں ہے۔ عنوانات کے تقسیم میں باقاعدگی نظر نہیں آتی۔ اس نسخے کے سن کتابت اور مقام کتابت کا علم نہیں کیونکہ اس کے ابتدائی اور آخری اوراق غائب ہیں جب ہم ادارہ ادبیات اردو کے نسخے سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اشعار میں تقدیم و تاخیر موجود ہے۔ اس کے علاوہ بعض اشعار زائد اور کم بھی ہیں۔ اس کی نشان دہی تدوین متن کے سلسلے میں کر دی گئی ہے اور فٹ نوٹ سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس نسخے میں بھی نسخہ پاکستان کی طرح الحاقی کلام موجود ہے۔

نسخہ ج

نسخۂ پاکستان کی تقطیع بھی "9"x5½ ہی ہے۔ ہر صفحے پر بارہ شعر تحریر کیے گئے ہیں۔ اس نسخے

کے عنوانات بھی فارسی میں درج کیے گئے ہیں۔ کاتب نے مثنوی نوسر ہار کو بارہ "فصلوں" میں تقسیم کیا ہے۔ نسخہ پاکستان میں بھی انجمن ترقی اردو نئی دہلی کے مخطوطے کی طرح امام حسین کی شہادت کے بعد ابو حنیفہ کے محاربات نظم کیے گئے ہیں اور ان الحاقی اشعار کی تعداد تین سو چوہتر (374) ہے۔ یہ نسخہ بھی مکمل نہیں ابتدائی اشعار موجود نہیں ہیں۔ جملہ ابیات کی تعداد ایک ہزار چھ سو اکتالیس (1641) ہے۔ مخطوطے کے آخر میں یہ ترقیمہ تحریر کیا ہوا ملتا ہے۔

> "این نوشتہ نوسر ہار فقیر حقیر شیخ امان اللہ نارنوی تحریر فی تاریخ 11 شوال سنہ قلمی شد بروز چہار شنبہ بوقت عصر۔ تمت تمام شد کار من نظام شد۔ تصنیف 909ھ"

اس نسخے کو افسر امروہوی نے اپنے مختصر سے تعارف کے ساتھ پاکستان سے شائع کر دیا ہے۔ نسخہ ج کا نسخہ الف سے مقابلہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اشعار میں تقدیم و تاخیر بھی ہے اور کمی بیشی بھی۔ نوسر ہار کا متن مرتب کرتے ہوئے راقم الحروف نے حاشیے میں ان اختلافات کی نشان دہی کر دی ہے۔ قدیم دکنی مخطوطات کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ قدیم کاتب اپنے مخصوص انداز میں کتابت کیا کرتے تھے۔ ان تینوں نسخوں میں قدیم کتابت سے سابقہ پڑتا ہے۔ نسخہ ب اور ج میں بھی قدیم کتابت کی خصوصیات موجود ہیں مثلاً

(1) دو لفظوں کو ملا کر لکھنا

(2) ایک لفظ کو دو حصوں میں تقسیم کر دینا

(3) ہائے مخلوط اور ہائے ملفوظہ کا لحاظ نہ کرنا

(4) یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز نہیں کرنا

(5) حروف ٹ، ڈ اور ڑ کے اوپر لگائے جانے والے "ط" کے بجائے نقطوں کا استعمال۔

(6) ک اور گ میں امتیاز نہ کرنا

(7) یہ کتابت کی ایسی خصوصیات ہیں جو بالعموم تمام دکنی مخطوطات میں نظر آتی ہیں۔

نوسرہار

اللہ واحد سبحان — جن یو سرجیا بھوئیں آسمان[1]
چندر سورج تارے دوکھنھ — بادل بجلی مینہ اچوک
دوزخ جنت عرش فلک — لوح قلم ہم حور ملک
حیواں انساں مادہ نراں — آتش سوزراں باد باراں
دیو پری بت دنیت بلا — تند سمندر کوہ تلا
آفاق عالم جیو جہاں — ماٹی کنکر آب رواں
اٹھارہ سہسر عالم جن — اُن ہیں سرجیا ناہور رکن
رزق معین موت حیات — پیدا کیجے یہ دن رات
سورج تارے چرخ ڈلائے — چندر بڈتا گھٹتا جائے
یکے چندر بارہ ناٹوں — تس کا درسن ہر ہر ٹھاوں
دیس سنوارے سورج روت — رات اُجلا چندر جوت
انبر کوندے تارے دھر — دھرتی صورت روکھوں بھر

---

(1) ابتدائی اشعار ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد کے نسخے میں موجود ہیں اور پاکستانی نسخہ چونکہ ناقص الاول ہے اس لیے اس میں نہیں ہیں۔ یہی حال انجمن ترقی اردو دہلی کے نسخے کا ہے۔

ایسا قدر حق متعال پھر تالا یا ستر ڈھال
یہ تم پھرتے چرخ مدام برس سہاوے تین ہنگام
تینو گاٹے بارھا ماس اپنی اپنی روت اداس
کدھیں چھانو کدھیں دھوپ ات پر مانڈیا یہ سبھہ روپ
کدھیں تپتا دھوپ کالا کدھیں پڑتا بر شکالا
کدھیں تھر تھر برسے میھوں تھنڈا سیالا سیتل سیئوں
کیتا انھیں کرتا سوئی وہی سکے نا ہور کوئی
مانس کیتا چار ملاؤ مائی پانی آگ ہور باؤ
آدم حوا سرجے دوئی ان دونہوں بھیتر لایا سوئے
ان تھیں پیدا کیتا آل مخصوص اس کوں تھا یہ خیال
پیدا کیتا ناری نر ان میں جفتی لائے دھر
ہون لاگی تو زہ زاد[1] بڈھن لاگی تو اولاد
ان پر بھریا سب جگ مائی یک[2] دکھائے ایک چھپائے
ایسا سکتا قادر حق رزق مسکینوں کا طبق
جیتا جیوتا جیو جیا او تینوں کوں ان رزق دیا
ات پرکھیا بستا جگ آدم تھیں تا قیامت لگ
پیدا کیتا عورت مرد آنچہ خواہد خواست بکرد
سب کا کیتا رزق تعیں جو اُن لکھیا جو کہ نئیں
جو ان کیتا قسمت سوئے چوک نہ جای بدل ہوئے
ایسا قادر ایک خدا پیدا کیتا[3] شاہ گدا
کیتے کافر ہندو کر کوئی کیتے پیغمبر

---

(1) ب = ہون لاگی یوں اولاد (2) ب = سیک (3) ب = کیتے

کوئی اگھانی کوئی فقیر   کوئی آزاد کوئی اسیر
کوئی سیانے کوئی ابلہ   کوئی[1] سدہ مارگ کوئی[2] گمراہ
یکن پالے لار لڑاؤ   ایکن راکھے اُس تڑاؤ
اپنے چھپایا کھیلے چھند   [3] ترکوں ہندوں لایا دند
اپنے پیارے بیروں ہات   کیوں کیوں مارے کس کس دھات
دشمن پالے با صد ناز   پیارے مارے کت کت ساز
وہ جس لوڑے تس رکھے   کس اندازا بول سکے
صدیوں جیواوے جیوں مار   ڈوبتیں تراوے لاوے پار
تیرتوں مارے مطلق ڈوب   ہر یا سارے[4] سو کا چوب
ایسا قادر سکے اوہ   جن سرجیا[5] ڈونگر کوہ
پاتھر میں تھیں نیر بہاؤ   بیچ میں تھیں روکھ اُپاو
ہر ہر روکھوں لاوے پھل   کت کت بھاتوں پھول کمل
عالم ڈھانکے ابر چھائے   جیوں جیوں لوڑے نیر بہائے
گگن سگلا ابھر بھرے   تو بچھ بھی ناپید کرے
چوگھٹ جیوں کی مانجیا تھال   جانوں نہ تھ کچھ ابھال
کدھیں چھانو کدھیں دھوپ   [6] کت پر اچے یہ بہروپ
بھیدک سیانا پرم سجان   رھیا بھوت انکھیا تان
کیوں ان لاوے کُل سُتر   بھید نہ پاوے کوئی چتُر
انت نہ پایا کنہیں جان   بکت پرمانڈیا یہ منڈان

---

(1) ب=ایکس   (2) ب=ایکت   (3) ب=ترکنہ ہندونہ لایا دند
(4) ج=ساریں   (5) ج=سرجے   (6) ج=زائد شعر یہ ہیں

لوک بھلایا نادسناؤ ☆ اوپ دکھیا آپ چھاؤ
کنھیں نہ پایا اس کا انت ☆ کت پراچے اتھ بسنت

روپ دکھایا بہت بھانت　　فاد سنیا بن گھنٹ تانت
دونوں جگ جیوڑے بانٹھ　　آکاش پاتال گھالے گانٹھ
ایسا قادر اللہ ویک　　کیا کیا پیدا کیتا دیکھ
یہ سب کرے رچے اون　　قدرت اس کے کن نیکون
جن یو سرجے سمندر نیر　　یو کوئی سکے کہہ مجھ دھیر[1]
لکھیا اشرف یہ بکھان　　توحید حق کی موزوں آن[2]
اللہ بخشے تجہ رحمت[3]　　لیکھن ہارے خوب صفت

باب اول درنعت محمد مصطفیٰ

اب نعت محمد پیغمبر　　آکھوں تجہ دھرن چت دھر
دوں و جگ کیرا سرور شاہ　　دین محمد نیک پناہ
سارے عالم کا نبی　　روز محشر کا شفیع
جس کے چاؤ اٹھارہ سہس　　عالم سرجیا ات رہس
دین حقی کیرا شاہ　　نبی محمد صلی اللہ
سگلے نبیوں کیرا میر　　امت[4] کیرا وہ دستگیر
جبرئیل آوے جس کی پاس　　خوشی سیں[5] تیں ات اولاس
نبی اوپر بھیج درود　　کہ اللہ تجہ تھیں جم خشنود
ہرپکھ[6] اللہ کا فرمان　　نبی آکھے او گزران
نبی محمد حق رسول　　کیتا جن یہ فقر قبول
دو ہوں جگ کیرا سرور میر　　جس کوں چاروں یارو زیر

---

(1) نسخہ ب= زائد شعر۔ قدرت تیری اے سبحان+ کرتان سکے کوئی بیان
(2) نسخہ ب= یہ شعر موجود نہیں　(3) شاباش اشرف　(4) ب=وہ
(5) ب= سیتی　(6) نسخہ ب میں یہ شعر بعد میں آیا ہے اس کا نمبر 67 ہے

ابو بکر صدیق یک سُسرا   عمر خطاب نہیم دوسرا
اے دو بزرگ پیر آزاد   عثمان علی روئے داماد
اے دوے نواسے اُن بل جانوں   عثمان عطی دوئے داماد
دوے نواسے اُن بل جانوں   حسن حسین جن کا نانوں
علی کے یہ[1] دوی فرزند   بی بی[2] فاطمہ کے دلبند
اللہ کیرے سنوآرے   پیغمبر کے پیارے
دونھوں کوں پالے خوب کھلاؤ   سوکھی راکھے چیز پنہاؤ
اپنا تھا جم اُن پر پیار   عید براتاں بار تیوہار
اپیں کریں ان کا چاؤ   سکھ بڈھائی لاڑ لڑاؤ
مائی[3] باپ کے من کے ست   پیغمبر کے پیارے ات
بیری ان کو یوں دکھ دے   مانک ڈوبے جیوڑا لے

باب دوم در سبب ساختن وتصنیف والتماس مصنف[4]

اب سن میرے یار عزیز   عمر ہماری گئی ناچیز
آیا جیوں کی کھیں پربھار   دھندے بھیتر گرفتار
پس کیتا کہہ[5] تجھ تھیں   نانوں نشانی[6] کچھ ناہیں
آوے وقت اوٹھ چل ہوئے   موے[7] نام نہ لیوئے کوئی
کرے یہ اشرف کچھ شعری   اچھے تیری[8] یاد گیری[9]
شاید لکھے پڑے کوئے   تج کوں بارے ثواب ہوئے
ہجرت[10] بنی نو سو نو   کہیا اشرف نو سریو

---

(1) ب= یودو   (2) ب=خاتون جنت   (3) ب=ماں باپ
(4) نسخہ ب میں یہ عنوان موجود نہیں   (5) ب کہ
(6) ب نشانیں   (7) ب=مویں   (8) ب بارے
(9) ب=یادگاری   (10) یہ شعر نسخہ ب میں موجود نہیں

جو لگ جیوے توں ات جگ　　موئے پر[1] بھی قیامت لگ
لہو رے بڑے سب سوا　　کرتیں اچھیں تجھ دعا
تجھ کوں مانگیں آمرزش　　حضرت حق کی کرنا پیش
بازاں میں بھی اندر خویش　　دیکھیا[2] خوبی جگ اندیش
اے سچ کہتیں اشرفؔ تجھ　　مرناں حق ہے اتنا بُجھ
کوئی نہ رہیا ات جگ آئے　　سبہہ اٹھ چلیں[3] پیٹھ پھرانے
دنیا تو خود گزران ہے　　ایسی گزری کیتی سے
کون کون پیدا کیتے شاہ　　آخر سوتے کروٹ کھاہ
اس دنیا کیرے مکروکید　　کیسے کیسے شاہ پلید
آدم حوا نوح نبی　　یوسف اسماعیل ذبیح
مہتر داود لقمان شیث　　یعقوب ابراہیم ادریس
موسیٰ عیسیٰ روح اللہ　　احمد مرسل عبداللہ
وہ[4] کہ سلیماں پیغمبر　　دیوے پری جس فرماں پر
کیسے کیسے اتے داہ　　چاند عروساں مانک شاہ
ہجوں سکندر ذولقرنین　　شہد کربل[5] شاہ حسین
دیگر چندیں اولیاء　　ہجو مشائخ شیخ ضیاء
شاہاں عالم اھلاں تاج　　جھنوں کیتا ات جگ راج
داراں قیصر شہر یاراں　　ایسے ایسے جہانداراں
ڈوبے اتے جیوڑے بس　　تجہ کت جیونا اس رہس[6]
توں بھی یکہادی بار　　جیوڑے وربر ہوئے نسار

---

(1) نسخہ ب=موئیں پر بی　(2) ب=دیکھا جو نین چک　(3) ب=اٹھ جاے
(4) ب=آتے　(5) ب=کربلا　(6) ب=جیوں آس رہس

اللہ کا ہے یو فرمان   کل من علیہا فان
کیسے کیسے مر مر گئے[1]   ایسے تجھ سے کیتے سے
اب بھروسا تجہ کیا ہے   جو کچھ کرتا کرتا ہے
جو لگ پائے کچھ فرصت   جینے دیتے کن مدت
بازاں کیتا ہندوی میں   قصہ مقتل شاہ حسین
نوسرہار اس دھریا ناوں   جائے دیکھ تو اب بر ٹھاوں
نظم لکھے سب موزوں آن   یوں میں ہندوی کر آسان
اچھے تو یہ یاد گیری   سرور بھیا تاجوری
اسے میں دوکھوں چن چن بول   رچھ رچھ لیکھن سیدھیں کھول
ناماں کیتا بول سنوار   جانوں موتیوں کیرا ہار
سونے کے جیوں کھونٹے گھڑ   مانک موتی ہیرے جڑ
کن کن دوکھوں گھڑ راکھی   اب تو کانوں پہن سکی
یہ تجہ پھرین سب دوکھ جائے   کان سکھائے جیو اگھائے
یوں میں کیتا من سکھ ہار   لے اب سہیلی گل اوتار
اک اک بطل یہ مانک مول   سیم ترازو ستیں تول
بند پروے سونے تار   بچیں ہو وا نوسرہار
ہر ہر مصرے کئے لڑ   رتن پدارت مانک جڑ
دو دو چھوں باندے کہن   تو میں کیا یہ درسن
ہر ہر قطعہ گھتے سر   ہوا ناماں زر و زیور
اسے تو بایاں نوسرہار   قیمت اس کی لاکھ ہزار
اب اس جو کوئی پھڑ دیکھے   جیو کی ہو سوں یا لیکھے

---

(1) شعر نسخہ ب میں نہیں ہے۔ شعر نمبر 105 کے بعد لکھا گیا ہے۔

تو سن بھیا اپنچ کہیں　　　موزوں قابل خوب نہیں
پینگا تنیگا(1) ناموزوں　　　ادناں اچھے نا افزوں
اونچا نیچا اڑ کسی بول　　　دیکھن سب کم بیش ہنڈول
جیو کچھ اچھے ناقابیل　　　تو توں بھیا سن تجیل
جہاں لوڑے جیسا بول　　　تہاں لکھے سیدھیں کھول
باللہ بول نہ دھر منج پر　　　چوک خطا کاعیب نہ کر(2)

باب سوم آغاز قصہ امام حسن وحسین وخبر کردن مہتر جبرئیل واز ملاقات خود کہ برایشاں چنیں حادچہ شودواز حادثات کہ برایشاں خوابدگشت وانواع آں۔

ابن سن میرے بھائی(3) بوج　　　ایک کہانی آکھوں تج
ای توں سن اب جیو کی کان　　　جیوں میں لکھا کھول بیان
حسان حسین(4) دوتوں بیر　　　جدہاں تھے یہ خرد و صغیر
نبی کرتے ان پر پیار　　　عید براتاں یاتیوہار
انو کی خوشی کرتے جم　　　نت اونہہ کھاتے ان کا غم
دیکھت ان کوں ہوتے شاد　　　کہ یہ اپنی خاص اولاد
جیوں خوش ہوتے ان کو دیکھ　　　ایسے بھیتر ایکا ایک
شب کو مہتر جبرئیل آد　　　مرگ اُناں کی یاد دلاؤ
یہیں باری کیتک بار　　　کہیں جبرئیل یوں اخبار

---

(1) نسخہ ب = تیڑھا
(2) نسخہ ب = میں شعر نمبر 134 کے بعد یہ اشعار تحریر کیے گئے ہیں

............الٰہی یہ بکھان　☆　توحید حق کی موزوں
یہ میں لکھیا پڑھے کوئے　☆　لیکھن ہارا مانی ہوئے
قدرت تیری اے سبحان　☆　کرناں سکے کوئی بیاں

(3) ب = بھیا　　　(4) بیر

کہ بیری ان پر حیف کریں — بکت بکت بھاتوں دکھ دھریں
جبرئیل محمد آکھیں بات — کہیں بچ میں سات وفات
ست براں یوں کرے خبر — بیری اُن پر کریں غدر
بھوکوں پیاسوں حیراں مار[1] — لیویں گھر کوں سیس اتار
بازاں نبی سن کر بات — رہے حیراں سر دھر ہاتھ
بے خود ہوئے نعرا مار — تاحد گھڑی یک دوئی پہار
اپنا کرتے غم اندوہ — نیر بہاوتے تو رد روہ
حسان حسین دونو بی — گھڑی پیارے نبی کی
یوں پر اچھتیں خوشی سات — یک دن تھا کچھ عید برات
پونگرے لوگوں کے خوش ہوئے — پہنے سگلے کا پڑ دھوئے
سگلے لوگوں خوشی دھر — نہائے دھوے کسوت کر
کھیلنے لاگے ہر ہر دھنگ — کسوت کر کر رنگ برنگ
حسان حسین دونوں لجہ — پہنیں باہیں تھانہ کچھ
جیوں نت میلے پھائے چیر — وہچ پہنیں دونوں بیر
کھیلت نکلے باہر دوار — یوں کیا دیکھیں نین پسار
لوگوں کیرے پونگڑے سب — پہنے اوڑے خوب خوب
جیوں اون کا روٹھیا تب — لگت آتے گھر سوں ٹھب
دونوں جیو میں پکڑ آس — دوڑے آئے ما کے پاس
کہ ہم کوں بھلے چیر پھناؤ — دھوئے اُجلے نیک اَناؤ
یوں اون دونوں لیتے اڑ — رون لاگے بھوئیں پر پڑ
فاطم رہی ترت اکیم — انجھو پیاروں کیرے غم

---

(1) جیونہ مار

ما باپ اون کو روتے دیکھ　　اب کہان تھے ایکا ایک
ان پناوں کسوت خوب　　جیسا ان کا ہے مطلوب
جتا کی اسے سمجھا دیں　　کبھوں کر نہ اُن بھولاویں
پرکم رہے ما باپ اب　　تورت ناہیں کچھ کسوت
نبی بھی اون روتے دیکھ　　رھیے غمگیں ہوئے چوکیکہ
ان ہی کارن تو اس وقت　　نبی ہوئے بیدل سخت
راکھے دونہو کوں چکھ سجاؤ　　سرلے سینے ستیں لاؤ
تو لگ جبرئیل آیا ٹاک　　خوشی سیتیں از حضرت پاک
ہات طبق دھر نورانی　　گرد سرپوش آسمانی
طبق لے دونو ہاتوں پر　　حلے بہشتی اس میں دہر
راکھے نبی انکھیں آن　　دو جفت ان ہیں دونہوں کان
کہ اللہ بھیجے دونھوں کون چاؤ　　لے اب دونھوں کوں بانٹ پناؤ
یک سبز قطیفا دوجالال　　روشن خوب زیب جمال
اللہ بھیجے یہ حُلّے　　حسن حسین پہرن دے
تو وہ پہنیں رنگ سہائے　　اندوہ ان کے جیو کا جائے
بازاں نبی اٹھ درحال　　لیتے دونوں جفت جمال
دونھوں کوں اپنے اپنے پاس　　دھرے اُن رنگھیں کپڑے خاص
دیکھت رہے دونھوں تیوں　　بازاں نبی کہیا یوں
جیسا بھاوے جس کوں رنگ　　سولے پہرو اپنے انگ
بازاں لیتے دونوں مل　　ہوئے گاڑھے یوں خوش دل
سبز پرہن حسن حسین　　لیتا دوجا لعل حسین
کسوت ہری سراک باند　　او بھی ہوئے جیسے چاند

کھیلن لاگے خوش ہوکر　　جیو کا سگلا دکھ بسر
ہانڈن لاگے خوشی سات　　بسرے جیو کا دکھ سنتاپ
جیوں جیوں کھیلن دونوں مل　　تیوں تیوں نبی ات خوش دل
ہوے نبی گاڑھے شاد　　شکر خدا کا کیتا یاد
کرم الٰہی یوں پر دیکھ　　بارے ہوئے خوش چک ایک
تو لک مہتر جبرئیل　　لے کر اتریا ایک دلیل
ہاں اے نبی بزرگوار　　دونھوں کوں کرتا توں ات پیار
ان کو کرتانت دعا　　قبلے کے دھر ہووے سدا
دیکھوں جب ان کا مکھ　　تب ہووے میرے جیو سکھ
بازاں کہیا جبرئیل　　اب توں سن اے نبی جلیل
یہ دونھوں بیر یوں ہات　　مارے جائیں گے گھر کوں سات
حسن جو پہریا جوڑا سبز　　زہر دے کر جیوڑا قبض
کرسیں اس کوں یوں بے جان　　دشمن ظالم بی درماں
ہور حسین جوڑا تاشہ　　کسوت پہریا جیوں نوشہ
بیری اس کا یوں سرکاٹ　　تن کے ٹکڑے بارہ باٹ
لہو سارا جنگل بھر　　لیویں جیوڑا یوں دکھ دھر
یوں[1] سن نبی نعرے مار　　رون لگے بہوت نزار
تیتے انجھو بہتے ڈھال　　بھیجے[2] کپڑے سب رومال
تیستا روتے[3] ہائے ہائے　　اھیا دوں انکھیاں چھائے
بازاں نبی پوچھیا بھی　　کہ اے جبرئیل اخی

---

(1) یہ اوراس کے بعد کی اشعار نسخہ ب میں بعد میں تحریر کیے گئے ہیں
(2) ب = بھگے　　(3) ب = روئے

جو اس ماریں سووے کون — ان[1] کی انکھیں رائی لون
کہاں کی وے کس کی آل — بھلا مجھ دھر کہہ سبہہ حال
بازاں[2] کھیا ابتر بہاؤ — سن اے محمد نبی راؤ
تیرا امت کیرا لوگ — تیرے پیارے مارن جوگ
معوی جو ہے تجھ سیں سوت[3] — اُس تہیں پنجے پائی پوت
اولاد بیرنی کیرے خیال — وہ پڑ رہیں جم دنیال
معی کیرا فرزند کوئی — اون کے جیو کا دندی ہوئے
ظالم تملعوں نابکار — مارے گا وہ اونھوں کوں زار
بازاں جبرئیل آکھے بات — تیوں تیوں نبی سر دھر ہات
بازاں نبی ات سبکھ — انجھو ڈھالتے کیتے لکھ
نبی کہیا یوں دکھ سات — کہہ اے جبرئیل ہور اک بات
جب مریں گے رے یہ جواں — تب ہوں اچھوں گا یاناں
جبرئیل کہیا سن رسول — جت[4] دن ہویں گے یہ مقتول
کوئی نہ اچھ سی تو اس وقت — انھوں غربت ہوی سخت
ما باپ کوئی آج سے ناں — ابو بکر عمر ہم عثمان
کوئی نہ اچھ سے یار اصحاب — کردہ باشند ہر یک خواب
مائی باپ نہ بھائی سات — اُون پر کریں بیری گھات
دشت کربل میانے اوس — نس اندھاری کالی نس
کھاندے بجلی تیغ اور بھال — فوجاں چلیں جیوں کہ ابھال
بجلی جیوں کی کڑکے ٹوٹ — بادل جیوں کے گرجے بہوت
منیھوں جیسی برسیں تیر — رکت[5] بھاویں جیوں کہ نیر
کڑکوں جھمکیں بجلی سار — ایسا ان پر قہر اوتار

---

(1) ب کیان (2) یہاں نسخہ 'ا' اور ب کے اشعار میں تقدیم وتاخیر ہے۔
(3) ب=سوں (4) ب=جس (5) ب=پھوئے

ان پر ماریں کھڑکوں گھائے — جیوڑا لیویں دکھ دھرائے
ان کو ماریں گے جس ٹھانوں[1] — جنگل کا اس کربل نانوں
واں جب حسین شہید — کیر آوے وقت وعید
تب اس جنگل کیرا رنگ — ہوئے جیوں دھر لعل پتنگ
مائی کنکر دار سخت — شنکرف تھیں بھی رتی سخت
اس ان کیرے ڈونگر مال — جیدھر دیکھوں تیدھر لال
پانی بھی ہوئے لہوسا — جانوں آیا وقت اس کا
بازاں جبرئیل اٹھ چالاک — وھاں کیری مائی پاک
نبی باہیں دیتے آن — کربل کی یہ مائی جان
مائی میں یہ نشانی — جت ہوئی تقدیر اسمانی
تت یہ مائی ہوئی رت — جیں کہ شنکرف یا کہ رکت
جانو تو کی حسین علی — کیرا آیا وقت ازلی
بازان پوچھا پیغمبر — کہہ اے جبرئیل مجھ خبر
کون سو تو لک جیوسی جان — جو یہ دیکھے انگ نشان
بازاں کہیا جبرئیل — اب تو سن اے نبی جلیل
حرم تمھاری ام سلیم — توں کراس کی یہ تسلیم
جیوتی اچھے گی وہ تو لک — جو کہ حسینا ہوئے مرگ
بازاں اٹھ کر نبی راؤ — ام سلیما پاس بلاؤ
دیتے وہ مائی اس کے ہات — کہے اُس دھر یہ سب بات
یو ہے مائی کربل کی — جبرئیل آن نشانی دی
جتن رکھو اس شیشی سمھال[1] — جدہاں ہوئی یہ مائی لال

---

(1) یہ اور اس کے بعد کا شعر نسخہ ب میں موجود نہیں ہے

تو تو جان حسین شہید   ان کوں آیا وقت وعید
بازاں ام سلیمہ اوٹھ   دوئھوں نینوں انجھو گھوٹ
لی وہ ماٹی شیشہ بھر   جتن راکھی گوشہ گھر
تجھی[(2)] یہ آکھے سن جبرئیل   اب کہہ مجہ دھر ایک دلیل
جے نہ اچھے تو فاطم   کون کرے گا یہ ماتم
سات نہ کوئی تو ماباپ   ہوں ھی یا کوی ہور اصحاب
ما باپ بھائی کوئی نہ سات   راہ اندھاری کالی رات
ان کی تعزیت حرمت کوئی   کون کری ماتم روے
اس اندیشے بھیتر پڑ   لینا[(3)] سارا دکھ پکڑ
ہوئے نبی اندوہ گیں   بازاں کھیا جبرئیل امیں (260)
کہیا سن اے نبی رسول   کی تو ہوا یوں مخول
ماتم اسکا سارا جگ   بعد از تجہ تھیں قیامت لگ
جتے مومن مسلمان   عورت مردہم بوڑھے جان
وے سب روویں انجھو ڈھال   ماتم اون کا درہر سال
کرتے اچھیں یوں سب لوگ   روتے حسینا حسین چوک
بن کے ساوج ان کے طور   وہ بھی روئیں ہر عاشور
بازاں نبی سینا سخت   کرچپ رہے بھی یوں اس وقت

نقل خبر یافتن معاویہ از پیغمبر علیہ السلام کہ امام حسین و امام حسن از دست فرزند او کشتہ شوند و وصیت کردن یا آنحضرت کہ من ہرگز زن نخواھم کرد تا این چنیں فرزند بد بخت از من تولد سود۔

یوں پر اندوہ کیتا سخت   معوی نہیں تھا اس وقت
بازاں یک دن پیغمبر   کوں جو ہوا یہ دکھ اثر

---

(1) ب=کھال   (2) یہ شعر نسخہ ب میں موجود نہیں   (3) ب=ھیا

حسناں حسین کی غربت   بہت ہی رو رو یاد کرت
یوں[1] پر اندہ کیتا سخت   معوی بے تھا تو اس وقت
پوچھا معوی اے رسول   تو کی ہوا یوں مخول
اپنا دکھ تجھ کس سبب   ہووا سو کہہ مجھ دہر سب
بازاں کہیا یوں نبی   اے مجھ پیارے مرد وصی
بیری ان پر حیف کریں   جیوڑا لیویں دکھ دھریں
بھوکوں مارے پیاسوں جال   لوہو سیتیں ڈونگر مال
ظالم ملعوں[2] دشمن جاں   بیری ونس تہیں گزرے ناں
کھڑکوں کانیں یہ تن سیس   ایسے وہ بد بخت خبیس
سو دکھ ہوا مجھ پر اثر   کہتے تھے جیوں جبرئیل خبر
ایسا دکھ یہ سینے سخت   رہ رہ آوتا در ہر وقت
یوں بازاں معاوی   پیغمبر کوں پوچھا بھی
اب مجھ کہہ اے پیغمبر   توں ہے دونھوں جگ کا سرور
کوں سووے کس کے آل   جنہہ کوں ہوگا بد خیال
بازاں نبی محمد راؤ   کھیا معوی آگے بھاؤ
کی اے معوی اب سن بات   تیرے فرزند کیرے ہات
جیوڑا ان کا جائے سُرگ   تیستے گھاون ہووے مرگ
ایسی پاپی[3] تیری آل   میرے پیاروں کیرے خیال
پڑ کر ماریں جیوڑا لیہ   ایماں اپناں پانی دیہ
یو سن رہیا معاوی   تہدم ہوکر بازاں بھی

---

(1) ب-یہ شعر نہیں ہے   (2) ب-بیری   (3) الف-پیاری

کہیا سن اے بی راؤ   تجھ دھر بھاگوں[1] سچا بھاؤ
بیٹا مجھ کو ناہیں حال   کون اب مارے تیری آل
فرزند ناہیں مجھ کوں کوئی   نہ پیٹھ سنگاتی گھر میں جوئی
اب تھیں انکھیں یوں سوں کھاوں   ہرگز عورت پاس نہ جاؤں
تو نہ نپجیں مجہ تیئں پوت   ایسا یو کوئی جیسا بہوت
عورت کی اب کھائی سوں   جو لگ سوں تو لگ ہوں
جانوں نہ باللہ عورت پاس   بی بی یا کی سوریت داس
عورت کیتی میں پرہیز   زال یا نوجواں نوخیز
معوی[2] یوں من موں نیت   پکڑ رہیا تھا مدت
لیکن حکم الٰہی کا   ہونا سو کیوں چوکے گا
جو ان چنیا سو ہوئے[3]   بچ نہ سکے کہیں کوئی
معوی بارے یوں اختیار   ہوکر رہیا شہوت کار
تت پر گزرے کیتے سال   عورت کیرا چھوڑ خیال
عورت پر پرہیز کیتے   جانوں شہوت اس ناتھی
یوں پر اچھیں ایکچہ رات   معاوی کیتے اراقات
جبہیں اوٹھیا کرپیشاب   دھویں نہ تھا موجود آب
نفس اپناں لے کاند سنگھات   پوچھیں بیٹھا اوتی رات
نیت سنگھاتیں کر پکڑ   پوچھن لاگیا نیر سنگو
وہاں بچھو تھا موجود   نفس اس کے کولڑ زود
جیسا لڑیا چونک پڑیا   بچھو زور وہ چھات چڑیا
رہیا یوں منہہ کھفا کر   حیراں ہوا درددوں مر

---

(1) ب-آکھوں   (2) ب-من میں یوں نیت   (3) ب-ٹھنّے

پھینکے[1] بچھو جوں انگار　　تیوں تیوں معاوی نعرہ مار
رو رو ہوا ات نساں　　ہاتوں چھوڑے جیو کی آس
تڑکن[2] لاگا نفس ترات　　معوی ہوا بھوئیں پرگھات
پڑھ پڑھ روئے بھوئیں پر پڑ　　سینا کوٹے دانت کڑڑ
بیخود[3] ہووا بھونت نڈھال　　رھیا پسریوں وتچہ گھال
بچھو چھڑیا سروے[4] انگ　　ھاڑوں ھاڑون ساندھے سند
پھوٹن لاگ[5] تڑکاں مار　　جانوں لائی آگ انگار
تلمل کرنے لاگ سخت　　ملے[6] سگلے[7] لوگ اس وقت
دارو درمن کیتے ئی　　بید پنچھیا کھڑے کیتے ستی
کیا کیا کیتے منتر بیسار　　بچھو ناپا کہیں ٹھار
حیراں ہووا مرنے جوگ　　سکھوت[7] ہوا سارا لوگ
لوگ ملے ہب اوپر پڑ　　معوی دانتوں میٹھی[9] جڑ
رھیا پڑ بھیں پر لیٹ　　کوٹے سر ہور سینا پیٹ
یوں پر ہووا سخت ہلاک　　بلکہ پڑیا جیو کا دھاک
کیسا[10] بچھو کون زہر　　کچھ نہ چلیا بھار منتر
ابکم رہے بید طبیب　　دارو بسرے ہم ترکیب[11]
کوئی نہ سکیا[12] درد اُتار　　معوی روے زار بیزار
سرسوں پانوں اوٹھی آگ　　گھابر گیا جیونا لاگ

---

(1) ب-ٹھنکے　(2) ب-ترفن　(3) ب-ہاتہ پاونہ اٹھیا چال
(4) ب-نفس تڑکان مار　(5) ب-تلملا کرنیں　(6) ب-حاضر لوگ
(7) ب-پنجا کر　(8) ب-مبہوت　(9) ب-سیناں
(10) ب-یہ شعر نہیں ہے　(11) ب-زار ہزار　(12) ب-پا نبہ

بازاں کہنیں یہ حکمت[1] — کہے اس دھر ضرورت
کی تو بھلا اتپال اوٹھ — پکھاری عورت سوں ہوجتھ
شہوت رانی کر انزال — تو بچہ[2] بچھو جائے اترے گا در حال
سگلینہ کہیا ہاں یہ سچ — اس تھیں زہر اترے تھر
قابل آیا معوے سے — یہی حکمت چلی جے
بازاں کہیا کہ خوب ہوے — دیکھن لاگیا باندی جوے
جتن باندی حاضر تھی — اس سوں اوٹھ کرمعوی
تواٹ بارے ہوا نصتہ — خلوت اوس سوں کیتا اوٹ
جیو اُن رانی شہوت لیت — اوہی رہیا اس کوں پیٹ
باندی ہوئی پیٹ سنگات — بچھو پڑیا کالی رات
بڈہن لاگ دن دن پیٹ — دایاں نت نت واں سمیت
یوں اُس کیتے جتن چاؤ — مت جائے اونچا نیچا پاؤ
کچھ نہ اٹھیا باندی روگ[3] — دین و سوری بڈھن جوگ
کشکہ نہ رہتا یہ گاب — پاگل ہوتا پانی آب
یا پھٹ دھر دیسوں جے — کہیں گر پڑتا بلالے
یا مرجاتا جفتی رات — تو نا کرتا ایسا[4] گھات
لیکن ہر گز حکم اللہ — چوک نہ جا سے کد بااللہ
جتن کر اس یو ں رکھا[5] — دین و سوری[6] پیٹ بڈھیا
پورے ہوئے جب نو ماس — دایاں لایاں تل تلاش
پورے ماسوں[7] دسیوں گن — آغاز ہوا پیٹ دوکھن

---

(1) ا- جتہ (2) ب- بچھو اترے گا فی الحال (3) ب- یہ اور اس کے بعد کے شعر کی ترتیب بدلی ہوئی ہے۔
(4) ب- اسی (5) راکھیا (6) ب- دن (7) ب- ماسنہ دسینہ

لکیاں پیراں بچھو جیوں | لڑکر چڑیا بچھو تیوں
تتیاں پڑاں چلی پیت | پوت نراسی[1] اندھا لیٹ
پاپن بندی[2] جن تب ہی | پوتا چاوں سکھ لیتی[3]
کیتا اس کا انگت چاو | پلنگ[4] نھالی کھول بچھاؤ
سوتی پنکا[5] ماتھے لاؤ | پوت نر آسی کیری چاؤ
وہ جس راکھے ات سنسار | ہر گز نہ سکے کوئی مار
اللہ مورے راکھے جس | مارے اس انداز کس
یا وہ لوڑے جس کوں پال | کوی راکھے کیا مجال
جو وہ لوڑے سو کرے | نج سیں چیتن کیتے سے
ہووا جو ان چتا ہوئے | میری چیتن کیا اب ہوئے
دھریا اس کا نام یزید | ملعون نا بیکار . پلید[6]
بڑھن لاگا نت بدبخت | بدمروت ہورسنگ دل سخت

القصہ

بازاں یک دن نبی راؤ | بیٹھے مسجد بھیتر آؤ
ہور بھی سیتی بعضی یار | بیٹھے تھے جیوں صدر سنوار
تولک معوی بھی ڈر ڈر | بیٹھا سیتی سات پکڑ
لے کر آو تا نبی پاس | کھاندے[7] دھر خوش اُلاس
نبی دیکھیا جب اس دھیر | یاراں انکھیں کھیا پھیر
دیکھو یاراں اے اصحاب | یہ چڑاوتا[8] کوئی شتاب

---

(1) نرآس (2) ب-باندی (3) ب-جوپھرداپاں کھنکیتی
(4) شعرنمبر350 اور 352 نسخہ الف میں موجود نہیں (5) ب-بند
(6) ب-بدبخت نابکار (7) ب-نبی دیکھیا اُس نجھائے (8) ب-جو

بہشتی کیڑے کھاندے پے　　　دوزخ میانے اس کا ٹھار

باب دوم

رخصت کردن معاویہ بہ پسر خود و آندو بردن او برزن عبداللہ و معاویہ تدبیر آن کردن و عبداللہ را پیش خود انداختن و بہ حیلہ وتزاو را افریفتن و بدختر خود او را کردن۔

بعد از مدت سال مزید　　　جیوں کہ ہووا جوان یزد
ملک ولایت اقطاعات　　　معوی کے سب لئے ہات
حشم خدم سب گھوڑے خیل　　　دنیا دولت ہووا میل
یوں پر اچھتے ۔خوشی سات　　　اک دن بیٹھے آکھیں بات
کرتا معوی اے یزید　　　دنیا دولت ہووا مزید
کہ میں سگلا(1) تیرے چاؤ　　　ایدیر او دہر دوڑ ملاؤ
ملک ولایت کیتے ضبط　　　حشم خدم لایا ربط
جانی مالی تیرے کاں　　　کیتی میں یوں سب توں جان
اسباب املاک ہر قماش　　　سرکاں چنورھا ھوناش
سونا موتی مانک لال　　　لاکھوں کوڑوں(2) باندی مال
ہر ہر جنسی خاص اسباب　　　پاٹ پٹولے ہم کم خواب
باند غلام(3) اے گھوڑے بھی　　　تیزی ترکی ہر جنسی
یہ سب دیتا مین تج راج　　　چتر و شاہی تخت و تاج
اب کہ بوتا کیا مقصود　　　اہے تج کوں سو بھی زود
انپڑاون تج(4) تیری ہوس　　　تو نہ رہ سی کچھ افسوس
بازاں سن کریوں یزید　　　لے کر اٹھیا خیال پلید

---

(1) ب-کیتا　(2) ب-لاکسنہ کوڑنہ　(3) ب-غلاما　(4) ب-تج کوں

ہاں اے معوی صاحب خیر   عورت عبداللہ زبیر
کرکر میرے کارن لیاؤ   یہ ہے میرے من موں[1] چاؤ
اس کے گھر میں عورت خوب   جو ان لطیف خوش محبوب
زینب اہے اس کا نام   نین سلونے جنوں بادام
از حد صاحب حسن وجمال   زیبا صورت موزون چال
ماتھے جانوں سورج پات   یا کی جانو چاند اُلات
پلکھاں جانو کان کمل   تاکہ سہاوے آنکھ اتل
دانت لبتی جیسے جان   جیسے ہیرے کیری کھان
سر سے گالوں[2] سہتے جانت   شکر لب سب ہیرے دانت
آنک مجرا ناک[3] سروپ   آیتۃ سو منہہ کاڑھے خوب
سرکاں جیے لبے بال   چندر سورج دونہوں گال
دیٹھ سہاوے جیو گھائے   خوب سہانی من لبھائے
چاند پیشانی دانت رتن   خنداں رو ہم سیمیں تن
انجھکر پالے سیتیں کان   گلا گراں کھول[4] سو اُن
سگلا صورت خوب ازحد   سبز رنگ ہوا موزوں نقد
امرت گھولے سرتو پائے   جوکوئی دیکھیں بھول رھائے
سبز باہاں کھلے[5] کھاپ   جوبن بانی انار انب
روپوں اگلی صورت مار   نین سلونے جو بن بھار
جو بن سینا تقطیع خوب   کمر باریک توند نہ کوب
جانگاں بازو ہاتھ پاوں[6]   سرتے پورتی سب ہی ٹھانوں

---

(1) ب-میں   (2) ب-سورس گالنہ   (3) ب-ناکہ
(4) ب-کول   (5) ب-کیلے   (6) ب-حاتنہ پاوں

سک کر پاڑے دونوں دھڑ — دسن کیرا لایا جانو گھڑ
ات پر جوبن او بھاری — جالوں اوتری(1) اوتارے
انگ قطیفا قاقم سار — ریشم تھیں بھی سخت اروار(2)
اللہ دیتا ایسا نور — جانوں جنت میں کی حور
خنداں او باہر دو لبا — دیکھت بھولیا باپ سگا
عبداللہ کی وہ جوئی — ویسی عورت ناہیں کوئی
میرے جیو مونہہ(3) یہ ہے چاؤ — وہے صورت مج کوں لیاؤ
جیوں ہو ی تجہ گیں تدبیر — تو لک نہ کرتوں اس تقصیر
تو ہوئے میرے جیو مونہہ سکھ — ناہیں تو سدا سینے(4) دکھ
یہ یک رہے مج کوں ہوس — پہلے تون کرلے اس گویس
سجے ہے تجکوں میرے جاڑ — پہلے توں اس کوں پھاندے پار
اب سن(5) معوی اے سرتاج — تو ہوں سکھ سوں بیسوں راج
پُر دے میرے من کی ہوس — آنی(6) مج کوں وہ عاروس
این سجے نہیں مجھ اے ہے بات — کس کا راج ہور کس کا پاٹ
پا کے کروں اس موں بھوگ — یا سجے نہیں تو لیئوں جوگ
معوی سن کر انتی بات — یوں ہی رہیا وے دے گل بات
بھبوت(7) ہوا تیوں حیراں — اب کیوں کرن میں آساں
یہ کیا مانڈ یا اُن یا زید — کیتا مج کوں دکھ(8) مزید

---

(1) ب-اودھی (2) ب-ہموار (3) ب-میں
(4) ب-سینیں (5) ب-سن (6) ب-آئیں
(7) ب-مبہوت (8) ب-دوکھ

[1]لوگوں کیرے اب عورت	میں کیوں کروں اس تورت
شوہر دار پرائی جوئی	اس کوں اب کیوں جائز ہوئے
کیا ان لیتا یہ تھایا	[2]اس اندیشے نج مج بھایا
کہ وہ چھوڑے جس کے جوئے	تدبیر اس کی اب کیوں ہوئے
[3]جی نہ کروں تو بیٹا راج	جانوں باتوں کھویا آج
معوی اُس اندیشے پڑ	بازاں اوٹھیا یہ پند پکڑ
عبداللہ کوں آن[5] بلاؤ	دیتے حرمت[6] کیتا چاؤ
بسلایا اس اپنے پاس	اُس دکھائی تیتی[7] آس
میٹھی باتوں اس کوں لاؤ	لیتا اس کوں یوں بہلاؤ
کی بنی کا توں قربت ہے	تیرا حق ہے مجھ پرئی
اتنے دن میں غفلت کھا	کرنہ سکیا کچھ حق ادا
جو کچھ مجھ تھیں ہوی تقصیر	سو مجھ بخشے[8] سبہہ اے امیر
اب تھیں ہرگز یوں غفلت	[9]ہوں نہ دیوں یہ بھکت
اب تھیں جو کچھ مجھ تھیں سوئے	تیری خدمت کرسوں ہوئے
ایساں باتاں اس سوں کر	لیتا اوسکوں ہات متر
بازاں بھی لے اٹھیا بات	[10]سوکھی عبداللہ سنگات
کی اب سن اے عبداللہ	نیت ہے مج کو یوں باللہ
[11]کیں ہووے توں مجھ داماد	تو ہوئے میری خاطر شاد

---

(1) ب-لوگاں	(2) ب-باصیا	(3) ب-راجا
(4) ب-	(5) ب-پاس	(6) ب-عزت
(7) ب-سیتی	(8) ب-بخشو	(9) ب-ہو
(10)ب-مسکین	(11) ب-کہ توج کو ہووے داماد

بیٹی (1) اپنی دیون بیاہ　　باصد عزت تاج وکلاہ
تیتا بخشوں تجھ دھن آت　　جہیز اندن (2) بیٹی سات
ہر ہر جنسی پیراوا تجھ　　دیون (3) جہاز اندن تجھ
سونا موتی ہیرے خاص　　لولو، مرجاں لعل الماس
کسوت کپڑے خود انبار　　پاٹ (4) پٹولے والے شار
خدمت گاراں باندے لئے　　دیئوں جہازاں کیتے سے
تجھ بھی دیئوں تیتے دام　　گھوڑے کپڑے باند غلام
ساخت مغرک زرحل زین　　تازی گھوڑے املا چین
تیزی تر کی تجھ کوں لئے　　باند غلاماں کیتے سے
تاج (5) کلاہ تجھ ہیرے جڑ　　بند شمشیراں سونے (6) گھڑ
زریں کمر بند بھونت زیبا　　سونے تاروں خاص قبا (7)
صوف لباچی (8) سقلاتان　　مشک و عنبر ریحاناں
ایتے (9) دیؤں تجھ تشریف　　کسوت شاہاں زیب لطیف
تخت مکلل بلوریں　　تاج مرفع زریں (10) تھیں
مشرف (11) ساروں تجھ امول　　شاہ عروسی بادف ڈھول
ہور ولایت کیتے گانوں　　مصر حوالے (12) ٹھانے ٹھانوں
لطف کروں میں تجھ چنداں　　اچھے سدا خوش خنداں
تیرے ہووے جو قابیل　　بیٹی دیئوں تج تعجیل
اتنا سن کر عبداللہ　　گاڑھا (13) ہوا خوش باللہ

---

(1) ب-اپنیں　(2) ب- تاندن　(3) ب-دیوان اس جوزیادا　(4) ب-شال
(5) ب-تاجہ　(6) ب-سوئیں　(7) ب-قباء　(8) ب-لباس
(9) ب-اس شعر میں دوسرے مصرع کی جگہ پہلا مصرعہ اور مصرعہ اولیٰ کی جگہ مصرعہ ثانی لکھا گیا ہے۔
(10) ب-زرزریں　(11) ب-کرون مشرف　(12) ب-حوالا　(13) ب-کھڑا

لے کر اٹھیایو برخور　　　مجھ کیا لوڑے اس تھیں ہور
رہے بندے کیرے بخت　　　ہووں مشرف بندگی تخت
اندھلا لوڑے انکھیاں دھر　　　یوں وہ رھیا آس پکڑ
بہ پنچ[1] پیوگی پوچھے کوئی　　　بوڑھی بیٹھی کانسا دھوئے
اِت پر عبداللہ زبیر　　　من موں[2] پکڑ یا سخت امید
جانیا ناں کی آس سوں لاؤ　　　کانجی مت مجھ آن پلاؤ
جیتا معوی کھیا رج رج　　　جانیا کی یہ سب کہنا سچ
اِت پر عبداللہ زبیر　　　خوش ہو پھر یا گھر کی دھیر
اَت خوشی تھیں ہو واتیوں　　　گگن رھیا بوٹیکہ جیوں
سچیں جانوں[3] یو ہوئے گا　　　اتنا سب اس جیو کا
یوں پر گذری اس کوں رات　　　صبح[4] اٹھ بھی خوشی سات
اٹھیا[5] گھر تیں مستعد ہوئے　　　وضو[6] کر کے ہات پاوں دھوے
کسوت کرہم پر مل لاؤ　　　راجستانی[7] بیٹھا آؤ
تو لک معوی کیرا وقت　　　ہووا نکل[8] بیٹھا آؤ
عبداللہ کوں پاس بلاؤ　　　کھاناں کندوری[9] پان کھلاؤ
کہن[10] لاگیا بت اس دھیر　　　سن اے عبداللہ زبیر
کل جو مجھ تجھ ہوئی بات　　　بنی[11] دِھر میں کیتی رات
سن کررھی جب بارے　　　بازاں کھتیا یوں آرے

---

(1) ب-پنچہ　　(2) ب-من میں باندھی تخت امید　　(3) ب-جاینا
(4) ب-صباحہ　　(5) ب-کھتر　　(6) الف-وضو کر بات
(7) راجہ آستانے　　(8) ب-نیکل　　(9) ب-کندوڑی
(10) ب-کہنے　　(11) ب-رات کینا میں بیٹھی سات

اس کے گھر جو اچھے نار — گھاڑی(1) زیبا صورت سار
دیکھی ناھیں ات نگر — اس کوں کیجیے جوڑا دھر
ات مورت(2) ہور روشن روے — زیبا موزوں ہم خوش خوے
وہ ہے پیاری اس کوں ات — ہوں اس لوڑوں مجھ کیا گت
جس گھر پونیو(3) کا چنداں — اس کوں دیوا کیا کجنا
جس کو آچھے دیوتی(4) پوت — کیا(5) اُس پروا دیوے جوت
ہوں جس لوڑوں آج اس ریت — اس کوں اچھے ہور کوئی
وہ اس دھرتا گاڑھا پیار — ہوں کیوں ہوؤں اس گھر خوار
ہور مجھ ناہیں یہ طاقت — رشک تحمل آنوں(6) سکت
جو وہ اس کوں چھوڑے گا — تو پس مجھ کو لوڑے گا
اتناں بارے خوبی جان — جھوٹا کتھاریں(7) بیٹھے کان
منس کرے سکے نہ ہووے — موے بھلی ویسی جوئے
جو وہ دیوے اس طلاق(8) — ہوے فرد ہور فارغ طاق
تو ہوں لوڑوں اس بازاں — اے جو نہیں تو ہرگز ناں
اتناں سن کر عبداللہ — من موں(9) چونکیا ہیبت کھا
مت جائے مجھ تھیں دولت خاس — ہات(10) کی روزی منہ گھاس
تھانے کی یوں آس پکڑ — راجستانی سیتی پڑ
راج کنور کا لاگیا دھیاں — بسیر گیا ہور سب گیان

---

(1) ب-گاڑی (2) ب-سروپ ہم روشن روے (3) ب-پونم
(4) ب-دیوے (5) ب-تس کیا پرواہی جوت (6) ب-آن
(7) ب-کھاتے (8) ب-جے وہ دیوے گا اُس طلاق (9) ب-کی
(10) ب-گھانس

لے کر اٹھیا کیا خوب ہوئے — اب جا چھوڑوں گھر کی جوئے
تیسری بیٹی[1] کی جیوں — آہے رضا راکھوں تیوں
معوی کہیا جیوں قابل — توں خود سیانا ہے عاقل
بازان عبداللہ زبیر — جیوں اٹھ پھریا[2] گھر کی دھیر
آیا آپنے گھر وثاق — دنیا جوے کوں تین طلاق
بارے عبداللہ زبیر — زینب باھیں ترت اَدھیر[3]
لے کر اٹھیں چھوڑی جا[4] — تیری مج کوں کیا پروا
تیری تو میں سنوں کھائی — راجے کیرا جنوائی[5]
یا اللہ اب ہوں جاؤں گا — بیٹی اس کو لوڑوں گا
آج سے راجا معاوی — ھنو ہوا[6] اس کا جنوائی
وہ مجھ دے گا گھوڑے گانوں — توں کیا کیجیں دُسری لانوں
جوئے بیچاری یوں سن کر — چپ رھئی[7] صبر پکڑ
عبداللہ[8] اٹھ معوی پاس — آیا سن موں پکڑو آس
آ کر کہیا یوں خوش ہوئے — میں جا چھوڑی گھر کی جوئے
جیوں کل[9] پریا بعد از شام — زینب ہوئی مجھ حرام
تین طلاق میں اس کوں دے — تیری بیٹی کے باوے
اتنا سن کر معاوی — بازاں کہیا اس کوں بھی
سچیں[10] کہہ اے عبدالہہ — لے کر اٹھیا ہاں باللہ

---

(1) ب-کہی (2) ب-چھوڑیا (3) ب-زینب باھی ترت باھیر
(4) ب-جان (5) ب-راجا کاہوں جنوئی (6) ب-ہوں ہوں
(7) ب-رہی یوں (8) ب-زبیر صاح اٹھ (9) ب-جھوڑیا
(10) ج-سچی

بازاں معوی ہووا شاد   پائی جیو کی خواست مراد
کی مجھ جو کچھ تھا مقصود   آپیں اُپ سوں[1] ہو وا زود
اتنے پر بھی یوں کہیا   چھوڑی[2] تیں توخوب کیا
جاتا ہوں اب گھر میں بھی   راضی کروں[3] تجھ سوں[4] دھی
جے[5] وہ راضی ہوئے ایتال   بیاہ یہ سیوں تجھ درحال
آنچھ مانڈوں تیرا بیاہ   دیؤں بیٹی عزوجا
بارے جاوں بیٹی گھر   کہوں[6] اس دھر یہ خبر
عبداللہ[7] اپنی چھوڑی جوئے   بھلے اب[8] توں راضی ہوئی
اتناں کہہ کر معوی جائے   گھر موںھ اپنے سکھ بھلائے
گھر موں[9] لائی[10] بھونت[11] دیر   تو لگ عبداللہ زہیر
رھیا بیٹھا دیکھت باٹ   کو[12] اب لاگی لگن پاٹ
بعد از دیر معوی[13] آؤ   عبداللہ کوں پاس بلواؤ
کہیا[14] اس کوں سن اے یار   مج کو لاگی اپنی بار
بیٹی دھر جا کہی بات   عبداللہ[15] جوی چھوڑی رات
تیسرے[16] عشق اُن چھوڑی جوئے   اب تیوں بھلے راضی ہوئے

---

(1) ب ج-آپ ہی آپ برآیا زود   (2) ب-چھوڑیا   (3) ب-کرتیں ج-کرتا
(4) ب-سنگ   (5) ب،ج اتال   (6) ج-ایہہ
(7) ج-عبداللہ نے   (8) ج-ابھ   (9) ج-میں
(10) ب-ج= میں لایا   (11) ج-بہت   (12) ج-کی
(13) ب-ج=معاوی   (14) ج-ایہ
(15) ب-چھوڑیا عورت رات ج-جو چھوڑی   (16) ب-تیسرے کارن

یوں سن رہی اندیشؔ[1] مند   بازاں یہ لے اوٹھی پھند[2]
کی اس کوں تھی جوئے سروپ[3]   صاحب جمال وبہتر خوب
بادام انکھیاں دانت رتن   زیبا صورت سیمیں تن
بارے اس ملک ہور اس دور[4]   دیسی عورت ناہیں ہور
سو اُن[5] احمق دنیاں کاں   ویسی عورت چھوڑین جاں[6]
مج تو ناہیں ویسا روپ   ناہیں ہوتس اوس جیسی خوب
وہ جوکرتا میرا چاؤ   یو سب دنیا کیرا بھاؤ
جو[7] وہ تھانا اور ولایت   اتھیں جائے مجھ تورت
سکیں اٹھ کر چھوڑے گا   ہور بکھاری لوڑے گا
دیسی مانک کی پروا   ان[8] نا کیتی[9] مجھ تو کیا
دینا[10] تواس رہ سی ناں   وہ[11] مجھ وفا کرسی ناں
جے ان چھوڑی دیسی جوئے   مجھ[12] کوں کیوں بھروسا ہوئے
وہ بے وفا ات عاجز   اس نہ لوڑوں ہوں ہرگز
جے تھیں کیتی بھی[13] یہ بات   تو جیو د یوؤں[14] اپنے ہات
وہ بے وفا عبداللہ   اس نہ موڑں ہوں باللہ

ناامید[15] شدن عبداللہ زبیر از دختر معوی وخجل ماندن
از خلق وپشیمانی خوردن برائے تمتع دختر معاوی وانوح آں

---

(1) ب-اندیش پند (2) ب ج پند (3) ب کی تھی اس خود جوے سروپ۔ ج کہ اس کوں تھی جوے سروپ
(4) ب-اس ملک ہور ایسے دور (5) ج انہ (6) مجھ کوں تو نہ دیسا روپ
(7) ج میں یہ شعر موجود نہیں (8) ب انہ نا کیتا ہوں تو کیا (9) ج کیتا
(10) ب دنیا دائم رہے نا (11) ج ناہ (12) ب منجہ (13) ج پھر
(14) ج-پھر (15) لیوں-ب میں یہ عنوان نہیں ہے اور ج میں عبداللہ زبیر از زن خود مایوس گشتن واز دختر معاویہ نیز خجل ماندن وافسوس خوردن وپشیمانی خوردن (16) ب-ملنار ھیا دونوں ہات

عبداللہ یوں سن کر بات ‌‌ ‌ رھیا ملتا دونوں(1) ہات
ہوا گاڑھا کھتو خجل ‌ ‌ ‌ رھیا یوں کرمنڈی تل
لاجوں(2) لاجوں یوں ہووا ‌ ‌ ‌ پچھائے بھیں تو بیسوں جا
اٹھ کر پھریا(3) ہوئے نراس ‌ ‌ ‌ ٹھنڈی ٹھنڈی بہ اُساس
تورت عبداللہ زہیر ‌ ‌ ‌ دونھوں دھیر(4) ہوا نا امید
هیناں بھر بھر آدے پھوٹ ‌ ‌ ‌ تیوں(5) تیوں روے مہنہ سرکوٹ
ہاتوں مانک کھویا واہ ‌ ‌ ‌ دھاے دھاے روئے عبداللہ
کیا یوں کیتا میں بھونڈی ‌ ‌ ‌ اپ اپھر(6) اتا سر مونڈی
ہاتھوں کھوئی گھر کی جوئے ‌ ‌ ‌ ہون کس(7) آکھوں یہ دکھ روئے
سن میں(8) پکڑے جس کے آس ‌ ‌ ‌ اس تھیں ہووا یودں نر آس
ہوں یکت بھولا راجستان ‌ ‌ ‌ مجھ کت لاگیا باول دھیان
جس کے آسوں دیتا سات ‌ ‌ ‌ سو(9) بھی نہ آئی میرے ہات
جس بھروسے کیتا کوچ ‌ ‌ ‌ واہ نر(10) آسی چھاچ نموچ
مونچھ منڈاون دھڑی سات ‌ ‌ ‌ جاوں دسنتر کالی رات
ہووں جوگی پھروں(11) بھیں ‌ ‌ ‌ بھو روپ(12) کنتھا جاپردیس
کیوں اب جیوں گا یہ منبہ لے ‌ ‌ ‌ کوئے بائیں(13) سٹ لیجے
باول ہووا بائل جوگ ‌ ‌ ‌ ایک دکھ اپنا ہور(14) مونڈیں لوگ

---

(1) ملتا رھیا دونوں بات ‌ (2) ب گھڑا ‌ (3) ب لاجنہ ‌ (4) ب بھڑیا
(5) ج-دونو دھر ہونا امید ‌ (6) ج-سر ہور سینا پیٹ ‌ (7) ب-لوک اپراتا
(8) ب-وہ کس آنکھوں ‌ (9) ب ج میں سن پکڑے ‌ (10) سو بھی ناہوں میرے ہات
(11) ب چھاپہ نہ موجہ ‌ (12) ب پھیروں ‌ (13) پھروں کنتا جانوں پردیس
(14) ج-پانی ‌ (15) ب ج-مونڈے

اب میں بھوندی کیا کرناں   نکل[1] جاناں[2] یا مرناں[3]
آو[4] پڑیا منج ایسا حال   یسوں پیٹ کٹارا[5] گھال
باتوں[6] کھوی گھر کی جوے   جو لک جیوے[7] بیٹھا روے
انکھیاں[8] انجھو سینے[9] غم   ات پر رویا رھیا جم

باب سوم[10]

فرستادن[11] معوی موسیٰ اشعری را پیش زینب مطلقہ عبداللہ زبیر برائے تزویج پسر خود بازید دمایوس گشتن اوراز آن ونواع آن بہ تفصیل۔

تھا واحاں یک کوی اشہری[12]   ناوں اُس موسیٰ شعری
دانا عاقل مرد[13] سے پیر   کام معالج[14] کی تدبیر
جانے خوبیں درہر باب   یا کی دھیرا یا کی شتاب
عالم پورا[15] پرہیز گار   خوش نورانی دیانت دار
بھلا سیانا شایستا   دھرا مٹھا آہستہ
معوی اسکوں پاس بلاؤ   دیتا[16] حرمت عزت چاؤ
کہیا اُس کوں اب اٹھ توں   کرجو[17] کچھ تجھ کام کہوں

---

(1) ب-نکل   (2) ج-جانا   (3) ب-مرنا
(4) ج-آئے   (5) ب-کٹھاری   (6) ب ج باتنہ
(7) ب ج-جیوں   (8) ج انجھوان   (9) ب-سینیں
(10) (الف) باب پنجم الخ
(11) (ب) فرستادن معاویہ موسیٰ اشعری را بر زینب جہت نکاح یزید پلید (ج) معاویہ بر زینب زن عبداللہ برائے تزدیج پسر خود یزید را وفرستادن موسیٰ اشعری نزد زینب دمایوس گشتن از ان ونہ آمدن بدست اوانواع آن
(12) ب-اوھاں تھا ایک ہم شہری ☆ کہتے موسیٰ اشعری
(13) ب-مرد پیر   (14) مصالحہ   (15) ب-جودھا ج-بوڑھا
(16) ب، ج-دیتی   (17) ج-جا کر جو کچھ کام کہوں

سو[1] کیسا آہے سن اتے یار — عبداللہ کی[2] جو تھی نار
اس کوں عبداللہ زبیر — چھوڑی[3] مطلق کرآدھیر
زینب آہے اس کا نام — توں[4] جاکر کہہ اس پیغام
ہور کچھ تشریف اپنے سات[5] — لے کر جا اس توں کہ بات
یا زید[6] کرتا تیرا چاؤ — بیرت گھنیری تجھ سوں[7] لاؤ
اب تو بھلے اس کوں لوڑ — تو وہ رتھے[8] تجھ گل جوڑ
بازاں موسیٰ اشعری — اتاں[9] خوبیں سن کر بھی
نکلیا اس کے گھر لے بات — چلیا سیدھیں ہاٹیں[10] ہاٹ
جیوں یہ چلیا زینب پاس — تو لک قاسم ابن عباس
ملیا اس کوں پوچھی بات — کی اے موسیٰ کدھر جات
موسیٰ کہیا سن اے یار — ابن زبیر جو چھوڑے نار
اس کوں منگنے[11] جاتا جان — یا زید معوی[12] کیرے کاں
بازاں[13] قاسم اوٹھیا لے — جاتا توں تو اے موسے
میرے کارن بھی کچھ بات — کہہ اس انکھیں[14] لگے ہات
میری بھی کچھ نشانی[15] — لے کر جا اس گزرانی[16]
خوب[17] ہووے کر موسیٰ چل — دب دب چلیا نکل

---

(1) ج-سودہ کہیا (2) ب-عبداللہ جو چھوڑی نار (3) ب-باہر
(4) ب،ج-توں جا گزراں اس پیغام (5) ب-اپنیں ہات
(6) ج-ایزو کرتا تیری چار (7) ج-سنہ (8) ب-تجھ سوں جوڑ
(9) ج-اتنا (10) ب-ہاٹے ہات (11) ب-منگتیں
(12) ج-ایزد (13) الف-اوٹھا (14) ج-انکیں
(15) ب-نیشانیں (16) ج-توں (17) ب-خوبیں کہہ کر

جاتیں جاتیں[1] ایسے میں — ملیا تو لگ شاہ حسین
پوچھیا اس کوں سیدھی بات — کہ اے موسیٰ کدھر جات
موسیٰ کہیا اکس کام — یازید معوی[2] کے پیغام
لے کر جات زینب پاس — باتشریف نشانی[3] خاص
ابن عباس اوپر بھی[4] — اپنیں[5] کارن بات کہی
تو ہوں جاتا ہوؤں شتاب — وہ کیادے گی مجھ[6] جواب
بازاں شاہ حسین اپناں — بھی کہہ[7] بھیجا اس منگناں
کہ اے موسیٰ اب تو جا — مجھ کن تھیں[8] بھی کچھ ہدیا
لے کر جاتوں یہ نشانی — بات ہماری بھی گزرانی[9]
موسیٰ کہیا ہاں خوب ہوئے — تیریاں[10] باتاں بھی رک روے
کہوں گا اس انکھیں[11] جائے — باز اں وہ جو کچھ[12] فرمائے
سو[13] بھی کہوں تجھ کو جواب — جیسا کیسا ترت شتاب
یوں کہہ چلیا موسیٰ بیش — ایکس کام[14] وتین اندیش
انپڑیا زینب کیرے گھر — کیتے جاکر ترت خبر
جیوں یہ زینب پاس گیا — دیکھت[15] آبیں بھول رہیا
ات پرہووا دیواناں — دیوے پرجیوں پرواناں[16]

---

(1) جاتے جاتے (2) ب-یزید معاوی کا پیغام (3) ب-نشانیں
(4) ب،ج-اس پر بھی (5) ج-اپنے (6) ب-منجھ
(7) ب-کہہ کر بھیجا (8) ج-مج کن تھیں (9) ب،ج-گزراں
(10) ج-تیری (11) ج-انکھیں (12) ج-کہہ
(13) ب-میں پورا شعر موجود نہیں (14) ب-کامنہ (15) ج-دیکھا نیں بھی بھول رہیا
(16) ج-پروانا

بازاں پوچھیا اُنہ اوسے — کہاں[1] آیا اے موسے
بولیا[2] بھلے تجھ کن دھیر — لیاے پیغام چار گمبھیر
موسیٰ کھیا تیرے پاس — یازید کیرے[3] کام الاس
اٹھ[4] کر[5] بھیجیا مجھ رسول — بھلے توں کر اُس قبول
ہوریہ بھیجے تجھ تشریف — سوناں[7] موتی خاص لطیف
بھی ان پوچھیا[8] ہور کیا کام — کہہ اے موسیٰ سب تمام
(610) لے کر اوٹھیا یوں بر فور — آہے[9] مجھ بھی مقصود ہور
سوکھیا سن اے زینب توں — وہ بھی تجھ[10] دھر کھول کہوں
قاسم کیرے[11] تجھ پیغام — لیا یا با تشریف سلام
ہور[12] بھی تس پر شاہ حسین — کہہ کر بھیجا تجھ باجیں
ہوریہ کچھ تشریف نشاں — تجھ کوں، بھیجا بادل جاں
سن اے زینب ہور یک بات — میں من لایا تجھ سنگھات
یوں ہوں[13] بھولیا تیرے ڈھنگ — دیوے کارن جیوں پتنگ
اُنہ سنگھاتیں[14] مجھ بھی کن — تیرے عاشق چارد[15] چن
اب جو بھوے پھلیں لوڑ — تورت اس سوں کر[16] گل جوڑ

---

(1) ب-کیدھر (2) ج-کاہاں (3) نسخہ-الف میں یہ شعر موجود نہیں ہے
(4) ج-کارن (5) ب-ان (6) ج-کہہ
(7) ج-سونا (8) ج-کہہ (9) ج-سونا
(10) ب-پوچھی (11) ب ج-کیرا (12) ب-ہور کچھ تشریف ہور نشان
(13) ب-اِنگ (14) ج-سنگاتی (15) ج-چاروں
(16) ب-ہو

بازاں[1] زینب اٹھی لے   تجھ نہ[2] لوڑوں اے مسوے
توں سٹھ[3] باللہ میرا دھیان   توں ہے بوڑھا[4] میں ہوں جان
نادھر توں کچھ من[5] میں پاپ[6]   ہوں تجھ بیٹی توں مجھ باپ
توں ہی کہہ اب اے موسے   ہوں کس لوڑوں سوں کہہ دے
بازاں موسیٰ کھیاسن   چندر روپی اے بھوگن
جے تجھ بھاوے ملک یزید   تو اب[7] تو ات لوڑ یزید
اور جو صورت خوب جمال   قاسم[8] کوں لوڑ تو در حال
ایں جے دنیا ہم عقبےٰ   اوپر آہے جاو تجھے[9]
تو توں لوڑے حسین علی   آہے[10] وہ دونھوں جگ ولی
ہور نبی کی خاص اولاد   علی[11] فاطم کی زہ زاد
جے توں سیانی تو اس لوڑ   ہور[12] کس کیاں باتاں چھوڑ
یوں سن زینب راضی ہوئے   حسین کرنے[13] اپنا شوئے
لے کر اوٹھی اے موسے   لوڑیا[14] باللہ میں اوسے
بھلا[15] دیگر عقد پھڑاؤ   ہرگز توں اب باز نہ لاؤ
او سب چھوڑے میری آس   جن[16] میں بھیجا تجھ مجھ پاس
بازاں موسیٰ تو اس وقت   حسین سنگھاتیں اس کا عقد

---

(1) اس شعر سے پہلے نسخہ ج میں ایک عنوان قائم کیا گیا ہے جو "فصل جواب دارن زینب یعنی زن عبداللہ زبیر موسے اشعری را و خبر گرفتہ پیش معاویہ آمدا نوع آن" ہے۔

(2) ب- تا   (3) ب- ج سٹ   (4) ب- توات بوڑھا ہوں ات جان
(5) ج- منہ   (6) ب- پانپ   (7) ج- ابہ
(8) ج- کرتو قاسم ابن عباس   (9) ب- تجے   (10) ب- وہ ہے درنوں جگ ولی
(11) یہ پورا شعر نسخہ ب میں نہیں ہے (12) ج- علی فاطمہ کی   (13) ہورانہ کیرا
(14) ب- سنگھاتیں زناں شوے (15) ب- لوڑی (16) ب- پڑھو عقد نکاح (17) جھنوں بھیجیا

پھڑ کر پھریا (1)اتناں کر لیا یا معوی پاس خبر
کے اے معوی تیں جس آس بھیجا مج کوں زینب پاس
(2)جائے کہی میں اس دھر بات لیکن نہ آئی کیھس ہات
(3)تیریاں باتاں کیتیاں رد اوھاں ہوئی ہرسند
کیتا اُن حسین قبول باقی رھے (4)وھیں مخول
حسین علی کوں (5)بیٹھی لوڑ باقی دو ہیں تپتی چھوڑ
معوی سن کر (6)اتنی بات (7)لے کر بیٹھا سر پر ہات
(8)یوسن معوی اوٹھیا روس لیتا اپنی دھاڑی کھوس
(9)واہی اے موسیٰ کیا کیتا (10)سرتھیں سینے غم دیتا
کیا یوں کیتا موسیٰ واہ (11)کام آوارا سر توپارہ
کیوں کیوں کر میں کس حیلے راکھی تھی اس رے موسے
کیا کیا (12)کیتا میں باللہ تو اس چھوڑی عبداللہ
میں کس حیلے (13)مکرون جاں (14)اپنے [بیٹے کیرے کاں
منس (15)کنے (16)تھیں چھوڑی آئی تو ہوے بیٹے جوگائی
وہ اے موسیٰ اشعاری (17)ایک گھڑی تھیں جائے کوی
(18)کیتا سارا کام ابتر (19)تل کا اوپر زیرو زبر

---

(1) ج-اتنا (2) ج-جا کر کھیا (3) ب-تیری بات ان کیتی رد
(4) ب،ج سب (5) ج-انھیں (6) ب-اتھیں
(7) ب-مارے اپنیں سر پر یات (8) ب-سنتچ (9) واہ رے
(10) ج-سری تیں سینے (11) ب-کیا (12) ب-کیا (13) ب-مکر نہ ج مکرن جان
(14) اپنیں (15) ب-کنیں (16) ب-جھڑوائی
(17) ب ج-واہ اے (18) ایک کہوں تیں جا کری
(19) یہ شعر نسخہ ب میں شعر نمبر 646 کی جگہ ہے (20) ابہ تر

باب چہارم[1]

کینہ گرفتن یازید امام حسن وحسین وغصہ خوردن وشروع کداوت نمودن بسبب آں کہ زینب بدست اونیامد[2]

بازاں یا زید سن کر بات   رهیا ملتا دونوں ہات
جیوں جیوں غصہ آوے تِل   تیوں تیوں یزید روح خجل
یا زید پکڑیا[3] من موں روس   واہ نہ پائی جیو کی ہوس
رهیا ملتا هتی ہاتے   بازاں بیٹھا یوں[4] سوں کھائے
تو لگ ناؤ[5] مجھ مرگ   جو لگ لیوؤں ہات کھڑک
حسین علی کا کاٹوں سر   تو ہوئے میری خوش خاطر
ناحیں تو باللہ مرد نہ ہوئے   جانوں داڑی[6] سیتیں[7] جوئے
یوں حسیں کیرے[8] پڑیا خیال   لیکن معوے برجے[9] حال
بد بخت[10] یا زید بد حرکت   دیکھن لاگا یوں فرصت
کہیں[12] پانوں[11] جے دسترس   یا ہوئے جو[13] میرا بس
کرنا جو کچھ اس کروں   جیوڑا لیوؤں دکھ دھروں
پکڑ رهیا یوں نیت   حسین کوں کہیں (کر) دیون حرکت
لیکن کچھ نہ سکے کر   سنے[14] گا معوی کیری ڈر

---

(1) الف-ششم

(2) ب-غصہ گرفتن یزید پلید بر امام حسین جہت زینب- ج "فصل" یعنی خبر- شنیدن معاویہ از موسیٰ اشعری کہ زینب امام حسین را قبول کرد و مایوس گشت از ان و یزید کینہ عداوت گرفت

(3) ب-ج میں   (4) ج-یو   (5) ب-ناوے
(6) ب ج-داڑے   (7) ج-سیتے   (8) ب ج-کے
(9) ب-پرچے   (10) ج-ہرحرکت   (11) ب ج-پاؤں
(12) ب ج دسرس   (13) ب-میرے جیوکا بس   (14) ج-اس کومعوی

معوی اس کو کہتے[1] پند — حسین سیتیں ہر گز دند
ناکر پوتا[2] توں بُدبن — اس سوں کرتو چنگے گن[3]
ان سوں نہ کرتوں بدحرمت — خوبیں اس کی[4] رکھ حرمت
جو اُس مانگے سو اس دے — اس تھیں مکھ نہ موڑے[5] رے
وہ ہے خاص اولاد رسول — جگ کا پیارا حق مقبول
توں کچھ اس کوں دکھ نہ دھر — اس کے حق بھلای کر
اس برا کچھ جنت نکو[6] — دونھوں[7] جگ بدنام نہ ہو
نبی کیرے خصی جان — توں نہ سکے[8] طاقت آن
جیتا معوی کیتے خبر — کچھ نہ ہووئے اُوس اثر
بگڑ رھیا جیوسوں[9] گانٹھ — ایسا پاپی[10] مردک تانٹھ
تو لگ رھیا چپ کیتا — جو لگ معوی تھا جیوتا

باب پنجم[11]

مردن معاویہ ونشستن یزید بر تخت بدعت وعدوت آغاز کردن بر امام حسن وحسین واولاد امام حسن را بہ زہر کشتن بہ وسیلہ زن او یعنی زن او را بہ مال فریفتن وامیدوار کردن کہ ترا در نکاح خود خواہم آورد۔ بعدہ آں ناپاک امام حسن را زہر دادن ویا زید او را نا کردن وآن کہ مایوس ماندن[12]

---

(1) ب ج- آکھے (2) ج- جیتا
(3) نسخہ ج میں یہ شعر اور اس کے بعد کا شعر مقدم و موخر تحریر کئے گئے ہیں
(4) ج- کوں (5) ب- موڑیں (6) ب- برا اس پر جنت نکو
(7) ج- دونوں (8) ب ج- تا (9) ب- سن میں
(10) ب- پاپنیں (11) الف باب ہفتم
(12) ب- تخت نشیں یزید پلید وشباحہ کردن بنیاد عدالت (کذا) ج فصل یزید لعین معاویہ یافتہ واز امامین عداوت برپائے داشت اولاد امام حسن بہ زہر ہلاک کرد از دست زن او شاں یعنی او را بہ در مال فریفتہ وامیدوار کرد کہ تو امام حسن را بکشتی مرا ترا بہ نکاح خود در آرم وملکے وجہانے ہمہ بر ترا باشید و زن بے عقل امام را بکشت و یزید او را در نکاح خود نیاورد و نا امید کرد و از امام حسین عداوت برداشت وانواع آں

بازاں جیوں کی معاویا   حکم خدا کے[1] مر گیا
یازید[2] ہووا سگلا راج   تخت پر[3] بیٹھا سر[4] دھر[5] تاج
حشم خدم گھوڑے خیل   دام خزاناں ہاتی فیل
ہورستاں سب آئے ہات   ملک ولایت اقطاعات
بدبخت ہووا گاڑھ شاد   [6] ترت عداوت کی بنیاد
(680) [7] مانڈی ان بد بخت یزید   لیکن درخود اندیشید
کے[8] اس کوں آہے پشتی بل   کیوں اب ہوئے یہ مشکل حل[9]
حسن دفع ہوتا ہے   تو ہوں[10] سکتا بازی دے
جو لگ حسن جیوت ہوئے   حسین[11] سوں ہرگز نہ سکے کوئی
کرے جو اس کا بینگال بال   کس[14] کا[13] ات[12] جگ یہ مجال
کے پرایت سکے بول   کا[15] اندازہ انکھیاں کھول
دیکھے اس کا مکہ نجھائے   کا[16] کی ایسی بپائی مائے
حسن جیسا بھائی اس   اس[17] دھر دیکھے کوئی منس
کس[18] یہ قدرت دولب کھول   حسین برابر سکے بول

---

(1) ب-کا   (2) ب-راجہ   (3) ب-تخت بیٹھا
(4) ج-خزانہ   (5) ج-اشتر   (6) ب-سرتھیں ہوا گھڑا شاد ج-آپیں ہوا گاڑھا شاد
(7) ج-مانڈیا   (8) ب-اس کون اہے ج کہ اس کوں آہے
(9) کیوں یہ مشکل ہوگی حل   (10) ب-اس   (11) ج-ہرگز سکے کوئی
(12) ج-ات جگ یہ مجال   (13) ب ایہ   (14) نسخہ ب میں اس شعر کے بعد مندرجہ ذیل کا اضافہ کیا گیا ہے۔
یاکے منچیادہ کس رات ☆ بولے اپنی ہی بات
(15) یہ شعر الف میں موجود نہیں ب میں شعر کے مصرع موخر و مقدم ہیں
(16) یہاں اشعار مطالب کے اعتبار سے ترتیب دیے گئے ہیں   (17) ج-یہ کس قدرت
(18) ب-پشتی بان

حسن جیسا پشتی[1] وان　　دانت جتیسی جھاڑے بھان
کوپ کرے جب ہوے سوار　　کھڑک پر اٹھے لشکرہار[2]
بیری آئے جھونٹے دھر　　تل کی مائے اوپر کر
حسنا حسین[3] جب لگ دوے　　مجھ تھیں بال نہ بینگا[4] ہوئے
ات[5] پر یزید یہ حرکت　　من موں پکڑے یوں نیت
حسن کو اب زہر دیؤں　　یوں پر اس کا جیوڑ لیوں[6]
تو کچھ چلے یہ[7] بازی　　بازان ان یو[8] درسازی
سونا روپ کچھ تشریف　　پاٹ پٹولے سر لطیف
مانک موتی ہیرے لال　　زیور کسوت[9] ہم زرمال
حسن کیری عورت پاس　　دائی مشاطا با[10] حواس
بھیجا یہ سبا اس کے ہات　　جائے کہہ[11] یوں اس دھر بات
یہ تجھ[12] بھیجا سگلا لے　　حسن کوں توں زہر دے
ہور بھی جو کچھ مانگے توں　　سو بھی تورت تجھ[13] دیوں
حسن کوں توں جیون مار　　دیں اس باھیں زہر نثار[14]
تو ہوں لوڑوں تجھ بازاں　　تجھ سوں اچھوں بادل جاں

---

(1) ب-پشتی بان　(2) ب-کھڑک اپر اٹھے لشکر مار　(3) ب ج-حسن حسین
(4) ب-بنگا　(5) الف-میں یہ شعر نہیں　(6) ج-یوں اس کا جیون لیوں
(7) ج-ایہ　(8) ج-اتھ　(9) ب-کسوت زیور
(10) ب-یا کے خواص　(11) ب-ایہ
(12) ب-اس شعر کے بعد چند اور اشعار نسخہ ج میں ورق ضائع ہونے کی وجہ سے موجود نہیں ہیں۔
(13) ب-ب تجھ کوں　(14) ب-دے توں اس کوں زہر سار

تو سکھ بیٹھی بھوگے[1] راج　　اوے تیرے ہات رواج
حسن کیری[2] دنیا سب　　کیتی دولت رام دیت[3]
دنیا دولت ہے مجَ[4] ہے جم　　توں کی رہے یوں[5] پرکم
حسن کو توں دفع[6] کر　　تونچہ آنوں اپنے[7] گھر
ہوں تجہ راجا توں رانی　　تونچہ ہو سے راج دھنی[8]
پہلے اس کوکرے جاں　　تو ہم پاویں سکھ بازاں

زہردادن[9] امام حسن وعورت او بامید آن کہ یا زیداو را در نکاح خواہد آورد، ونہ آوردو داغ کردند امام حسن با خویشاوندان و ماتم اومصیبت کردن وے وانواع آن۔

(710) یو[10] سن عورت راضی ہوئے　　دھن کو بھولی پیارے موئے
جنیا کہ اب یزید ہوئے　　ہوں کھیں[11] اُس کی جوئے
تو سب آوے میرے بات　　یہ دھن سونا[12] راج سنگھات
اس کے بولوں یوں[13] پتیاؤ　　کہ تچیں[14] کرتا میرا چاؤ
جیوں یہ دیکھیا[15] سب دھن مال　　سونا[16] موتی مانک لال
راتی ہوئے یوں دھن کی　　جیت اُچایا حسن تھی
جیوں مونھ پکڑیا[17] اُٹھ سورات　　منس[18] کی جیو پر مانڈیا گھات

---

(1) ب- پھونکیں راجہ　(2) ب- سب　(3) ب- درب
(4) ب- منجھ　(5) ب- تو رہتی یوں پرگم　(6) ب- دفعے
(7) ب- اپنیں　(8) ب- تو ہے سگی راج دھنی
(9) الف- باب ہشتم منہ زہردارن......الخ (ب) زہردادن عورت امام حسن را بر طمع نکاح یزید لعین
(10) ب- یوں　(11) ب- ب کھی　(12) ب- سنان راجہ
(13) ب- مولنہ　(14) ب- جانیں　(15) ب- دیکھی
(16) ب- سنا　(17) ب- میں پکڑی　(18) ب- حسن

داموں کیری آس پکڑ   جھوئیں[1] بولوں پھاندے پڑ
منس کی چھوڑی موں پروا   گات سٹیا[2] جیوں سنپولا
یازید کی اُن پکڑی آس   موجود رکھیا[3] زہر پاس
ان[4] نراسی ناکس جوئے   جیون اُن کیتا کرے نہ کوئے
شاہ حسن تھا روزہ دار   جیوں[5] کی ہووا وقت افطار
پانی[6] مانگیا عورت پاس   اُن یوں کیتا گھات بساس
قدح بھر کر زہر کلاؤ   حسن باہیں[7] آن پلاؤ
جیوں اُن پیا اُٹھی آگ   گھابر گیا[8] جیوں لاک
ڈاجن[9] لاگیا سینا ات   رھیا پتر[10] ہووے نت
ہاتوں پانوں اُٹھیا جال   پھوٹن لاگیا[11] سیس کپال
انکھیاں لاگیاں[12] دیپک تان   لرزن لاگیا[13] جیو پران
رگاں[14] کھینچتا ناڑ تلف   جیبوں[15] کانٹا مونھ موں کف
تھر[16] ہر ہووا انگ[17] نڈھال   رھیا[18] حسن یوں بے حال
سردے[19] ساندھے ڈھیلے ہوئے   انکھوں[20] کالج ہری ہوئے
بھیجا گردے تلی دل   لوھو پانی[21] ہووا مل

---

(1) ب-جھوٹے بولنہ   (2) ب-سٹے   (3) ب-راکھی
(4) ب-اون   (5) ب-جو   (6) ب-پانیں
(7) ب-شاہ حسن کوں آن پلاو   (8) ب-لاگا   (9) ب-بخت
(10) ب-نپٹ   (11) ب-لاگا   (12) ب-لاگا دیپک
(13) ب-لاگا   (14) ب-انگاں   (15) ب-جیوں کانٹا بھر کف
(16) ب-تھرتھر   (17) ب-رنگہ   (18) ب-شاہ حسین شد سخت بے حال
(19) ب-ہو   (20) ب-انکھ ہو ساب کالج ڈھو   (21) ب-پانین

ستر ٹکڑے کالج[1] پھوٹ　　　پتیا گل گل پڑیا توٹ
نرری سو کے کھینچ[2] گلا　　　کون زہر یہ کون بلا
لوہو چھانڈے آوے کھنگ　　　نیلا پیلا ہوا انگ
انگ ہوا[3] سب ہریا سبز　　　ہون لاگا جیوڑا قبض
کونڈے دم ہور مونڈی سوت　　　حسن ہوا عند الموت
تاڑاں سروے چھوڑیا سوت　　　ابکم رہے لوگ مضبوط
رودن لاگے اوپر پڑ　　　حسن دانتوں[4] میٹھی[5] جڑ
رھیا بسر حیران ہوئے　　　زہر[6] دیتا پاپن جوئے
بازاں یوں سن شاہ حسین　　　ڈب ڈب[7] پاوں کفشاں چھین
نکل[8] آیا لوں گھر تھیں[9]　　　توٹ پڑیا جوں اوپر تھیں
آئے[11] جو دیکھے[12] ات شتاب　　　بھائی ہووا[13] ہے بے تاب
حسن حسن کرتا دھائے　　　دونھوں نینوں[14] نیر بہائے
آئے حسن جو دیکھے حال　　　حسن[15] ہووا سخت نڈھال
رھیا حیران انھیں[16] دیک　　　یہ کیا مانڈیا ایکا ایک
یوں[17] دیکھ آپس دیتا سٹ　　　کرنے لاگا[18] وہ[19] کٹ کٹ

---

(1) ب-کالجہ　(2) ج-کھینچ　(3) ب-انگہ
(4) ب-دانت ج داتن　(5) ب-بٹی جڑ
(6) ب-زہر جو دیتا پانیں جوئے　(7) ب-چین　(8) ب ج-نکل
(9) ب ج-تھے　(10) ب-آ جو　(11) ج-ان
(12) ب-بے　(13) ب-بے حال　(14) ج-دونوں نین
(15) بےحال　(16) ب-یوں ان دیک　(17) ب-تھیں پر آپیں دیتا سٹ
(18) ب ج-لاگا　(19) ج-وو

بے خود ہووا نعرا مار — ابکم[1] رهیا سدھ بسار
روون لاگیا[2] یوں سرکوٹ — جانو اسماں پڑیا توٹ
سینا کوٹے چورے ہات — کیا جو حسن[3] مانڈی دھات
بازاں اٹھ کر نیڑے آؤ — لیتا حسن کوں گلے[4] لگاؤ
پوچھن لاگیا[5] اے سرور — مجھ دھر کہہ[6] سب حال خبر
یہ کن کیتا تجھ جیو گھات — کہہ اے حسن مجھ[7] دھر بات
حسن[8] کہیا سن رے میت — منج موں ناہیں ایسی ریت
عیب کسی کی بد سازی — غیب گوی[9] غمازی
کیا اب آکھوں[10] مرتے بار — لوگوں[11] کیرے عیب اظہار
جو کچھ حکم الٰہی[12] کا — ہووا جو اُن چنیا[13] تھا
اب سن مرے بھائی توں — مجھ دھر اپنی[14] بات کہوں
بارے مجھ یوں[15] مانڈ یا حال — توں[16] مجھ پچھیں سب نبھال
آؤ[17] حسینا چندرگن — ایک[18] نصیحت میری سن
میری آہے پروان رضا — میرا[19] تابوت جنازہ
[19]انھا تھیں توں لے کرجاہ — تنہا منج[21] نہ چھوڑے واہ

---

(1) ب۔بیٹھی کر سدھ بسار (2) ب۔لاگا (3) حسن یون مانڈھی دھات
(4) ج۔گل لگاؤ (5) ب۔لاگا (6) ب۔یواس دیکھ
(7) ج۔تج (8) ب ج۔مج (9) ج۔یا کی
(10) ج۔کہوں (11) ج۔لوگن (12) اس کا
(13) ج۔چیتا (14) ب۔اپنیس (15) ب۔منجھ
(16) ب۔سنبھال (17) ب۔آؤ حسین اے چنداگن (18) ب۔سوں
(19) ب۔نبی کی پائیں جنازہ (20) ب۔مجھ (21) ب مجھ

گور غریباں[1] بھیتر مجھ   گاڑنہ ہرگز[2] آکھوں تج
منجھ[3] مدینے دفن کر   جہاں سوتے پیغمبر
مجھ اکیلا غربت میں   ہرگز نا دھر اے حسین
ہور ان[4] پنگڑوں[5] کارن مجھ   رہیا گلے جیو[6] الجھ
میرے فرزند یہ بچے   تج کوں[7] لاگیں[8] بھتیجے
لیہ پٹائے ان کا دکھ   گور میں[9] تو مجھ ہووے سکھ
جو لگ جیویا[10] تو لگ میں   پالے انہہ کوں[11] اے حسین
جانی[12] مالی انہہ کے کاں   کیتی یوں میں[13] توں بچ جان
اب تو اُنے طاقت تاب   تو تو یچہ انھون کا ماہور باپ
مجھ بن ہوتے نردھارے   دوکھوں[14] کیرسے پیارے
سوکھوں[15] راکھی لاڑ لڑاؤ   یہ جیوں پانی[16] اُن سوں لاؤ
میرے جیو کی ہور ہوس   ناحیں کئی پس اے دوس
بارے[17] میں تو باندھیا رخت   ان کوں غربت[18] ہوسی سخت
کون[19] اب پالے ان کا لاڑ   سینے[20] آیا آڑ[21] پہاڑ
مجھ بن ہوئے آج یتیم   ایسا کیتا حکم حکیم

---

(1) ج-غریبوں   (2) ب-ہرکس   (3) ج-منجے
(4) ج-انہہ   (5) ب-پنگڑیاں   (6) ب-جیوڑا
(7) ب-کو   (8) ج-لاگے   (9) ب-منیں مجھ
(10) ب ج-جیتا   (11) ج-انگوں   (12) ب-جانیں ج جوانی
(13) ب ج میں سب یوں توں جان   (14) ب-دوکھنہ ج دوکن   (15) ب-سوکھنہ ج سوکھت
(16) الف پاپی   (17) ب-یارب میں تو   (18) ب-ب ان کو غربت ہوئی سخت
(19) ب-ج کے   (20) ب-سینس   (21) ب ج-آڑا

اب جیو الجھتا[1] گلے آوٗ — اُھون پیاروں[2] کیرے چاوٗ
مت یہ[3] لوگوں[4] کیرے باپ — دیکھ تویس گے آپ میں آپ
تھنے[6] جیو ہور ناداں جکھ[5] — کہوں بلاویں جیو کا دکھ[7]
کس لگ ہے کس کے پاس — مت اے ترسے[8] باہ اساس
ہوتے اے مجھ[9] باج غریب — تجھ بن ناہیں کوئی جیب
یوں اب سفر آیا[10] مجھ — میرے پنگڑے لاگے تجھ
اُن پر مہر شفقت کر — جیوں تو اپنے[11] پیاروں[12] پر
اب جنیوں جانی یاری[13] لاوٗ — ہوں تو چلیا پیٹھ[14] پھراوٗ
یوں رو آکھے حسن بات — بھائی دھر ہوا یاروں[15] سات
رو رویں نصیت کر — آگے سگلوں[16] کے جیوں بھر
بول لگے یہ سینے[17] میں — صبر نہ رھیا حسین میں
روے گل لگ[18] بھائی کے — رووں[19] لاگے بینالے
یوں پرشاہ حسین اڑ ڑاو — بھائی اوپر پڑیا آوٗ
لے اس سینی[20] سات پکڑ — آیا بھر کر جیوڑا[21] بھر
گل لگ رہتے دونوں[22] بیر — رویں بہاویں آنکھوں نیر

---

(1) الجھیا
(2) ب-پیارینہ
(3) ب ج-اے
(4) ب ج-لوگنہ
(5) ب-تحکیں م
(6) ب-چوک ج چک
(7) ب-دوکھ
(8) ب ج-ترسین
(9) ب-منجہ باجہ ج مج
(10) ب ج-مانڈیا
(11) ب-اپنیں
(12) ب ج-پیارنہ
(13) ب-یارانہ
(14) ج-پیٹ
(15) ب ج-لوگنہ
(16) ب-لوگنہ کے جیوڑے بھر
(17) ب-سینیں مانہ
(18) ب ج-روڑ گلے لگ
(19) ب ج-بسیاں
(20) ب-سینیں
(21) ب ج-جیو بھیتر
(22) ب ج-دونوں

حسین گل لگ[1] سینا تان   رودن لاگا[2] بول بکھان

رو[3] رو آکھے یوں حسن   اب کے بچھوڑے[4] کد ملیں

وہ[5] تو جاتا مجہ[6] دک[7] دھر   یوں درماندا[8] بلکی کر

تجھ تھیں بسریا ہوں ما باپ   اب کہوں آوں[9] طاقت تاب

تیرے[10] پیاروں ہوں تھا شاد   ما باپ نادتے[11] کدھیں یاد

اب یہ دکھ ہوں کیوں سہوں   کس ھاروں کس کہوں

اب بچھوڑا[12] ہوو جم   تجھ بن ٹھاکی یوں پرکم

اب کہہ سیئوں کس[13] کا نانوں   کس پکاروں کیدھر جاؤں

یوں پر دوڑھوں[14] بھائی مل   بولیا[15] چالیا کیتا قبل (800)

بازاں حسن کلماں[16] کہہ   نکل[17] گیا جیو چپ رہ

چلیا حسن لے[18] وداع   تن[19] تھے ہووا جیو جدا

جان پیوست با رحمت حق   کچھ[20] نہ رھیا دم مطلق

بے جاں ہوئے کر چپ[21] رھیا   جیو بجق تسلیم کیا

---

(1) ج-لاگ   (2) ج-لاگیا

(3) نسخہ ج میں یہ شعر یہاں نہیں ہے بعد میں شعر نمبر 408 کے بعد تحریر کیا گیا ہے۔

(4) ب-سن   (5) ج-واہ   (6) ب-مجھ

(7) ج-دکھ   (8) ج-درماندے   (9) ج-آنوں

(10) ج-رورو آکھے حسین ناد   (11) ب-کدنہ آدتے یاد   (12) ب-اب بچھوڑا ہوتا جم

(13) شعر نمبر 797 کے بعد نسخہ ب میں دو اور اشعار تحریر کیے گئے ہیں۔

کہ یہ حسن مجھ کوں چھوڑے☆ تنہا کر کر بازو توڑ

گھٹ جیو کر جات رے☆ ہوں کس دیکھوں پیارے

(14) ج-کس کالیوں نانوں   (15) ج-دونو   (16) ب-قبل ج قبل

(17) ج-کلمہ   (18) ب-نکل   (19) کرودا-

(20) ج-ہووتن تھے جیو جدا   (21) ب-کوچہ   (22) ب-چوپ

رو‌ئے[1] کر اٹھے سارے لوگ — واہ دلے کرجسن جوگ

حسین اٹھ کر[2] اب پچھاڑ — پکڑ[3] گریباں کپڑے[4] پھاڑ

پیٹن لاگیا[5] دھڑے[6] توڑ — لھو نھائے[7] سرمنہ[8] پھوڑ

سب تن اپناں[9] مائی[10] گھال — کھالے[11] سروں موکلے بال

پھر[12] پر روے بول بکھان — دھرتی انبر گھال پلان

تجھ[13] کت آئی مرگ فراز — مجھ دکھ پڑیا دور دراز (810)

تنہا ہووا ہوں تج باج — پرکم ٹھاکیا بارے آج

وہ مجھ پڑیا یوں دکھ بھار — جانے اوہی اک کرتار

اب ڈھلکی سرکی چھاوں — کیتا[14] روؤں لے لے ناؤں

کیا[15] مجھ یہ دکھ دیا رے — چکھ آؤ حسن پیارے

رہے[16] دونوں یوں گل لاگ — تھیں[17] بوجی[18] جیو کی آگ

---

(1) ب-روکر — (2) اٹ کر — (3) گریباں پکڑ

(4) کھیڑے پھاڑ — (5) ب لاگا — (6) ب ج-داڑھی

(7) ب ج-نہایا — (8) موں — (9) ج-اپنا

(10) ب مانجھی — (11) ب-کھولے سریں موکل بال ج کھلی سرسنہ موکل بال

(12) ب-بھر بھر روے بول نواز

(13) نسخہ ب میں شعر نمبر 810-811 اور 812 نہیں ہیں بلکہ یہ دو شعر تحریر کیے گئے ہیں۔

واہ حسن اے دوست حبیب ☆ ہو وا ہوں تجھ باج غریب

کیاہوں کیتا اے سرتاج ☆ اب کیوں جیوں ہوں تج باج

یہ اشعار نسخہ ج میں پہلے درج کیے گئے ہیں اور نسخہ الف میں موجود نہیں

(14) ب-اس نسخہ میں حسب ذیل دو شعر لکھے گئے ہیں

او چٹ بسر کے وای دھاڑ ☆ پیٹتی توڑے بانہہ اجاڑ

اوکل چھوڑے یاموکل کر ☆ توٹ پڑیا دکھ چھاتی پر

(15) ب-باؤ کا مارا جاتا رے۔ نسخہ میں اس شعر — (16) اب اچھے دونوں یوں گل لاگ

(17) ج-کیھیں نہ بوجھیں — (18) ب-بوجھی

حسین او وے بیان کر　　سگلے لوگوں[1] ہینا بھر
سکّی[2] پھاٹے زہرے پھوٹ　　نین جھڑے یوں انجھواں ٹوٹ
لہرے[3] بڑے عورت مرد　　گوتیوں ناتیوں[4] ہووا درد
جیوں جیوں حسین روے زار　　بول بکھانے[5] نعرے مار
سگلیں[6] کوں یوں اٹھا سوز　　رووں لاگے تا شب و روز
لہرے[7] بڑے خاص وعام　　نفر چاکر باند غلام
خویش قرابت سگلے مل　　رو وں لاگے یوں[8] بیدل
بھائی بھینا[9] گوتی ہور　　سگلیں مانڈیا ماتم شور
رو ویں کوٹے سب پروار　　ہوئے[10] تجھ بن یوں نردھار
جیوں[11] کہ پرندا بے پر ہوئی　　کوٹھ[12] بازو توڑے کوئے
یوں[13] ہورہے تجھ بن آج　　تنہا[14] ہووے بے سرتاج
حسن حسن رونے کھیں　　شور اٹھیا سب نگر میں
ات[15] پر مانڈیا تعزیت　　حسن ہوا جیوں میت
انبر گرجیا[16] لرزے[17] کھیں　　جانوں[18] قیامت ہوئی[19]

---

(1) ج-لوگن ھنیاں
(2) ب-رہے پھوت
(3) ج-لہریں بڑیں
(4) ب-گوتہ ناتہ
(5) ج-بکھانیں
(6) ج-سگلے لوگنہ اوٹھیا سوز
(7) ب-نسخہ ب میں اس سے پہلے یہ شعر لکھا گیا ہے۔
سگلے آیا بھر کر دوکھ ☆ بسر کھاے پیاس ہور بھوکھ
(8) ب-ہو
(9) ب-بھیاں
(10) ب-تج
(11) ج-جون
(12) ب ج-کھٹ کر
(13) ب-آجہ
(14) ب-تاج
(15) ب-اتیہ
(16) ج-گرجا
(17) ب-لرزیں
(18) ب ج-
(19) ب-تل کی مائی اوپر ہوئی
(20) ب-نسخہ ج میں اس کے بعد چار اشعار کا اضافہ کیا گیا ہے جو یہ ہیں۔
دیس دھندلی ات ساری ☆ جانوں دنیا اند کاری

سورج[1] دوکھن پکڑے تاپ — چاند گھٹے نت جھر جھر آپ
ڈونگر بکے سوکے[2] گھاٹ — پتھر[3] ترتے سینا پھاٹ
روکھوں[4] سٹے پانت بکھر — دوکھوں ہووے دھس[5] کھاں کر
پھولوں[6] باڑی کملائے — سیوتی[7] چنپاں[8] جوئی جائے
کھنکھی[9] سینہ[10] لوہو بھر — کالا ٹیکا مکھ پردھر
دوکھوں[11] لیتا جنگل جائے — باغ ملے تے بی پروائے
ڈونگر دوکھوں بنو الاگ — سٹے جیوں کی بیسی آگ
یوں پر ہوا حکم خدا — روتے رہے[12] لوگ سوا

چوں[13] خواستند کہ امام حسن علیہ السلام وابروضۂ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ السلام برند، مدعلیاں نگزاشتند و بالفور مانع آمدہ بروز آوری تمام۔

ات پر بازآں اٹھ سگلیں[14] — غسل[15] باہیں غسل دیں
آنے[16] کپڑے کفن ساز — تابوت ڈولا دور دراز[17]
یوں اس کیتا مستعید — بیروں تورت مانڈے چند
جیوں تھی حسن کیری آس — پیغمبر[18] کیرے روضے پاس
لے کر نکلے جیوں اسے سب — دفن[19] کرنے کوں دب دب

---

(1) ب-سورج دوکھن (2) ج-سنو کے (3) ب-پاتھر
(4) ب-دھانکیر (5) ب-ج کھا کر (6) ب-ج پھولنہ
(7) ب-سینوتی (8) ب-چاپا (9) ب-کھنکی
(10) ب ج-سب تن (11) ب ج-دوکھہ (12) ب-رھیں
(13) ب-جوں خواستن کہ امام حسن را در روضہ حضرت مصطفی بر رندو
ج-نقل جوں خواستن کہ جنازہ امام حسن روضہ رسول اللہ برند و مدعیاں مدعیان نگہداشتن مانع آمدن وانوع آں
(14) ب ج-سگلے (15) ب-شاہ حسن کو غسل دیے (16) ج-آنیں
(17) ب-دولارا (18) ب-بیرینہ مانڈیا تورت (ج) بیرینہ تورت مانڈیانند
(19) ب ج-کے

آئے بیری آرے ہوئے　　تابوت[1] ہاہیں پاڑے کوئے
یوں[2] یہ آل نبی کے خاص　　جاں نہ دیتے روضے پاس
کھولنہ[3] راکھیا جیوں تابوت　　رھے سارے لوگ مبھوت
اب کیا[4] کرنا کیاتدبیر　　آئی مطلق بازی نیر
پر کم رھتے ہوں اڑے　　اس اندیشے سب بڑے
کیوں اس روضے جاویں　　یااس[5] انھا چہ دفنائیں
یوں پر کتے سب بچار　　بازاں کھیا کینٹھیں[6] بار
انگھیں مانڈی یہ آفت　　اس کوں روضہ[7] کیا حاجت
لے کر جانا دور دراز　　چندیں ٹک ٹک شور فراز
با ایں سختی جو روجنا　　اونھا[8] دھرتیں کیا نفا
جہاں مائی حسن کی　　اونھا[9] حاضر روح نبی
بارے اس مشقت سات　　آتیں دور یہ کیا ہے بات
کا[11] ہے جانا[10] مدینے　　انتہاچہ[12] اس کوں دفن کرے
کہ اسے بارے[13] دفناؤ　　کچھ خر[15] خشا[14] نا لاؤ
یہ ہے آل نبی کی خاص　　نبی حاضر اس کے پاس
کیا اس حاجت مدینے　　یا کی کعبے مکے میں

---

(1) ب-تابوت پاڑے کھیں پر سوئے (2) ب- اے　　(3) ب-ہولنہ رکھیا
(4) ب-کیوں کرنا　　(5) ب-یا کہ انھا چہ ج یااس یاھاں
(6) ب ج- کیتھیں　　(7) ب-روضے　　(8) ب-اونھاں دھرتی
(9) ب-تھان　　(10) ب-جاناں　　(11) ب-مدنیں
(12) ب-انتہاچہ اس کی قبر کریں۔ ج ایہانچہ اس کی قبر بنے　　(13) ب ج-کہ اس بارے
(14) ب-غرغشا　　(15) ج-تاں

اب ضرورت راضی ہوئے[1]   اینہا چہ اس کوں دفن کردے[2]

(860) سگلے[3] اتی سن[5] کر بات   راضی ہوئے[4] ضرور رات

قابل سگلوں کے آیا   اوتھیں[6] حسین دفنایا

بازاں جیوؤں[7] ایک رسم   کرتے[8] رہے اندوہ غم

التماس[9] نمودن زن حسن بایا زید کہ من حسن را بہ امید تو کشتہ ام۔ اکنوں مرادر نکاح خود در آری وانواع پشیمانی آں

ہور حسن کی بھی عورت   لوگوں[10] لاجوں ضرورت

روئے چپھی[11] گوتیوں پاس   لیکن جیو ہور کچھ آس

یوں پر گزرے کیتے[12] ان   بعد از عدت ماسک[13] موں[14] تن

اُن[15] جو حسن کیری جوے   جھوٹے[16] بچیں رتھے روے

یوں کہہ بھیجا[18] یا زید[17] پاس   ہوں دھر بیٹھی تیری آس

اوَ یزید[19] اب مجھ کو سیں   آسوں[21] لاگی راتوں دیں

اب توں اپناں[22] بول سنبھال   مت مجھ[23] بھلاوین بسرے گھال

---

(1) ب ج-ہو   (2) ب ج-کرو   (3) ب-سگلے سن کر اتیس بات ج سگلینہ

(4) ب-ہووے   (5) ج-سگلینہ   (6) ب-اوتھا چہ حسن دفنایا

(7) ب-جیوں تھی ج جوتھی   (8) ب-بھراتیب رہے اندوہ

(9) ب-گفتہ فرستادن عورت امام حسن یزید را کہ من امام حسن را بہ امید تو گشتہ ام اکنوں خودکنی ج فصل خبر کردن زن امام حسن یزید را کہ من امام حسن را بہ امید تو گشتہ ام اکنوں مرادر نکاح خود درآر

(10) ب ج-لوگنہ لاجنہ   (11) ب-روی چپی گوتیند   (12) ب-گوتنہ کھیں پاس

(13) ب ج-میں   (14) ب-کیتک   (15) ب ج-انہ

(16) ب-جھوٹیں   (17) ب-بھیجا یزید   (18) ب-بھیجا

(19) ب-ایذ ید   (20) ب-موجھ کو کیں   (21) ب-آج آسنہ لاگی راتہ دیں

(22) ب ج-اپنا   (23) ب-موجھ   (24)

تو[1] خود ہوئیں یوں بارہ باٹ — کوٹے میں جیوں جیوڑی کاٹ[2]
سو نہ دے مجھ[3] موکلاؤ[4] — آس نگی کوں کانجی پلاؤ
اب[5] ہے مج کوں تیری آس — بلکت ہوئے[6] کرلاگی[7] کاس
تیرا پکڑیا میں آدھار — لوٹ نہ دے مجھ[8] ڈوہ مجھار[9]
توں اب سنبھال اپناں[10] بول — ہوں نہ دے مجھ ڈاواں[11] ڈول
اتنا[12] کچھ میں کہہ بھیجا[13] — بھلا اب تون[14] مجھ لے جاں
قول کیا تھا[15] مجھ سوں تیئں — تو پس مارتا حسن میں
بھلا اب مجھ عقد[16] پڑھاؤ — گھر موں لے مجھ تخت چھڑاو[17]

القصہ[18] جواب فرستادن یازید برزن امام حسن وملامت وطعنہ زن

یازید اتنی[19] سن کر بات — کھینے[20] دیتے طعنے سات
لے کر اٹھا[21] جا اس کہہ — انہیں تیتی سدّارہ
ایسا کس کا اگلا جیو — جوڑے تجھ سوں[22] پرت سیئو[23]
بیان بیاہے[24] جس کی تھی — توں ناگزری اتھیں بھی

(1) ب-ج-تو نہ ہواوں بارہ باٹ (2) ب-ب-کے میں جیون اسڑی کاٹ
(3) ب-یوں نہ دے مجھ سکلاؤ (4) ج-مجھ اب موکلاؤ (5) ب- اید
(6) ب-پلکتی کوں لے جا پاس (7) ج-ہولاگی (8) ب-میں
(9) ب-مجھار (10) ب ج-اپنا (11) ب-ڈانوان
(12) ب-اپنا (13) ب-بھیجیا (14) ج-ایہہ
(15) ب ج-کیا تھا (16) ب-رخت (17) میں لے جا تخت چڑھاؤ
(18) ب-طعنہ زدہ فرستادن یزید پلید بر عورت امام حسن رضی اللہ عنہ ج-جواب فرستادن یزید لعین بزن امام حسن علامت وطعنہ کردن۔
(19) ب-سن کر یزید اتنا (20) ب-کھنیں (21) ب ج-اٹھیا
(22) ب-اب توں تجھ [illegible] (23) [illegible] (24) [illegible] بال بیاہی

مج کوں ناہیں جیو اگلا آنوں ستم[1] گھر بلا
دیپا[2] سرور شاہ حسن اس کو کیتی سخت جتن
تجھ[3] تھیں آیا جیو وراس جیوں اس کیتا ترت نراس
پیغمبر[4] کی اوہ[5] اولاد علی فاطم[6] کی رہ زاد
لھور[7] پنے کا تیرا شاہ نیں[9] اس جیووں ماریا[8] واہ
حسن[10] سوں کھایا پیاجم اس کوں[11] کیتالوں پر کم
لھور[12] پنے کا تیرا شاہ تیں اس جیوں[13] ماریا واہ
حسن سوں کھاما پیا جم اس کوں[14] کیتا یوں پر کم
بیان[15] بیاھا جیو کامیت اس سنہ[17] کیتی[16] توں یہ ریت
اس کو جیو تیں لیتی بار ٹکھ[19] نا آئی مہر پیار
(890) مجھ[19] کوں کیوں بھروسا ہوئے دیکھت پیکھت ایسی جوئے
انو گھر میں خوشی سات بازاں جیو دیوں تیرے بات
جس[21] کے دولت تیں دکھ باج سب سکھ بھوگیا[22] دیکھیا راج
اس کوں[23] بارے توں کیا ہوئے سو مجھ کہ[24] اے پیارے موئے

---

(1) ب-ست میں (2) نسخہ ج میں یہ شعر نہیں (3) ب-اداس
(4) ب-پیغامبر (5) ب-وہ (6) ب-فاطمہ
(7) ب-نھنے (8) ب-ماریاباجہ گناہ (9) ب-یہ شعر نسخہ ج میں نہیں ہے
(10) ب-جس (11) ج-تیں (12) ب-نھنے
(13) ب-ماریاباج گناں (14) ب-جس
(15) ب-بال بیاہا (16) ب-سوں (17) ب ج-تجھ
(18) ب-تک نہ (19) ب ج-مج (20) ب-آنو گھر میں
(21) ب-باجھ (22) ج-دیکھا (23) ج-کوں توں
(24) ب-ہو کہہ پیارے

جس تھے[1] تو جہ[2] سہاگن ناؤں — اونچی بیسک[3] پائی تھاوں
جس تھے ہوا تجھ کوں مان — جھنہ[4] بی بیاں میں اِت جہان
جس[5] کے دھیں تیں کوتی مکھ — دیٹھا[6] ہوریوں بھوگیا سکھ[7]
ساہوری[8] پیو کے مانے لوگ — سُنا سمرت سب تجھ جوگ
جس تھے دیٹھا سکھ[9] آنند — اونچے بیسک[10] صدر بلند
ہنسی کھیلی دیٹھا جگ — لہرے[11] پن تھے[12] اس وقت لگ
حسن[13] سوں[14] بھوگیا سب سکھ[15] لاڑ — اس پر باٹھی[16] تیں یوں دھاڑ
بھوت بڑے یہ تیرے ڈھنگ — تجھ پا پن س کیا[17] سنگ
ایسی باللہ توں غدری — منس کے جیو تھیں[18] ناگزری[19]
جیٹھی[20] ناحق حسوں مار — ویسا سرور شاہ بھتار
جس کوں تھی تو جیو پراں — اس کیا ہوئی حق پچھان
جالی[21] مالی جن[22] دیتے[23] تجھ — اس کیا ہووا[24] بازاں مجھ
ایسی کھوٹی توں بے وفا — ہوں تجھ لوڑوں کیا نفا
آل نبی کی حسن شاہ — اس کوں تیں یوں[25] غیر گناہ

---

(1) ب-تجھیں
(2) ب ج-تجہ
(3) ب-بیسن پایا تھانوں ج-بیٹھی بلند تھانوں
(4) ب-سب بیساں میں اِت جہان
(5) ج-جس کے نیہ تیں کوبن کھ
(6) ج-دیکھا
(7) ب-سوکھ
(8) ب-سادرے
(9) ب-سوکھ
(10) ب ج-بیٹھی
(11) ب-پنے
(12) ب ج-بڑیں لگ
(13) ب ج-جس
(14) ب ج-سیں
(15) ب-سنہ
(16) ب ج-دکھ سکھ لارڈ
(17) الف-کیتا
(18) ب ج-تھے
(19) ب-تاں
(20) ب ج-منس ناحق جیو نہ مار
(21) ب-جوانیں
(22) ج-دے جس تجھ
(23) ب-دے جس تجھ
(24) ب-ہوئے
(25) ب-مارساواہ

بیٹھی[1] ناحق جیووں مار　　کیوں تج بخشے گا کرتار
منس ماریا[2] بیارے موئی　　میرے بھی اب[3] خیالوں ہوئی
ایسی بدرہ رائے[4] بدکر　　داموں[5] · کیری آس پکڑ
دشمن سیتیں[6] راضی ہوئی　　دھن کوں بھولی ساتھی کوئی[7]
بیٹھی احمق یوں کر بکچھ　　پھٹ زراسی چھان[8] نموچ
میں کچھ[9] لایا چالے[10] چھند　　بھل تیوں ساری[11] اپناں دند
توں کی بھولی میرے بول　　ہاتوں[12] دیتا مانک تول
دشمن کیرے لوبون[13] پر　　لہر[14] پنے کایوں متر[15]
کی تیں ماریا عسانی　　اب جم کھادتوں[16] پشمانی
مج کوں[17] ناہیں تیری چاڑ　　آنوں ستم گھرموں[18] دھاڑ
ناں تجھ اللہ کیرا ڈر　　نا کچھ شرم از پیغمبر
وہ توں[19] ایسی[20] کاج جوگ　　تجھ[21] نا ستی کھیں[22] بھوگ[23]
تجھ پاپن[24] کا کالا مکھ[25]　　دیکھیا[26] نہ آوے کتے[27] ٹکھ

---

(1) ب-جیونہ　(2) ج-ماری　(3) ج-ایہ
(4) ب ج-رہ کر　(5) ب ج-دامنہ　(6) ب-تیں-ج سیتے
(7) ب کے لوبھ ساتنی کھوی ج کے لوبھو ساتھی　(8) ب ج-چھاپہ نموچہ
(9) ب ج-تجھ لای　(10) ج-چھالے　(11) ب ج-ساریاں اپناں
(12) ب ج-ہاتہ مانک دیتا تول　(13) ج-بولن　(14) ب-لہر پنے
(15) ب-میتر　(16) ب-کاہ پشیمانی ج کھاتیں پشیمانی
(17) ج-کو　(18) ج-کو　(19) ب تیں-کہڑی کاج جوگہ
(20) ج-کاڑھی　(21) ب-توجہ نستے　(22) ج-کئے
(23) ب-بھوگہ　(24) ج-کاری　(25) ب-موکھ
(26) ب-دکھن　(27) ب-کیے ٹوک

تیرے ڈھنگوں[1] لاون[3] آگ   مجھ کیا کیجنے[2] یہ بجاگ
جالوں تج کوں چولھے گھال   جیو[4] تیچہ گاڑوں سات پتال
اب مر باللہ سینا[5] پھاٹ   جلتے جوکھی آپس واٹ
کالا موںھ[6] لے نیلے پاؤ   کو لے لاگے جنم پچھتاو[7]
مج کوں[9] ناھیں[8] تیری ہوس   اب[10] جم بیٹھی کھا افسوس

چوں زن امام حسن از یزید چنیں جواب ناصواب شنیدن وخجل شرمندہ وپشماں ماندن وانواع آں

بازاں حسن کیرے جوئے   ایسا[11] سن شرمندہ ہوئے
رھی موںڈی[12] تلھیں کر   توٹ پڑ یا دکھ چھاتی پر
ہاتوں[13] پاؤں اوتھا کانپ   دیئوں[14] جیوڑا[15] نٹرڑی چانپ
یوں پر رھی کاڑی[16] کھوٹ   کیدھر[18] موںہہ[17] چھپاواں اوٹھ
(930) لاجوں[19] اس کوں یوں ہووا   چھائے بھیں تو جیسوں جا
ابکم رھی گھابر[20] ہوے   کس[21] آکھوں یہ دکھ روئے
رھی پرکم[22] موںڈ پلیٹ   کوٹے منہ[23] ہور سینا پیٹ

---

(1) ب-دھن کوں ج دھنگ کن   (2) ب-کچے ایہ بجاگہ   (3) ب-چولے
(4) ب ج-جیوتے   (5) ب-منہہ   (6) ج-ہانوں
(7) ب ج-پچتاؤ   (8) ب-ناہیں   (9) ج-ہونس
(10) ب-ایہ   (11) ج-اتناں
(12) ب-تلیں موںڈی کر ج تلے موںڈی کر   (13) ب-حاتنہ پانونہ
(14) ب-ویئوں   (15) ج-جیوں   (16) ب-کھڑی ج کاڑھی
(17) ب-موکھ   (18) ب ج-اوٹ   (19) ج-لاجن
(20) ب-گھابری   (21) ب-اے ج ایہ   (22) ب سر ہور سینا ب پڑکے
(23) ج-دے   یہ شعر نسخہ ب میں موجود نہیں ہے

لوڑی (1) کیمیں دیہہ پران　　یا گل کھالے پھانسی تان

(2) یہ جیو اب کیوں کاڑھا جائے　　سدا بیٹھی دوکھ پٹھائے (3)

(4) لے لے باہی (5) منہ میں دھول　　وہ مجھ (6) کیسی (7) گھالی بھول

اب یوں (8) موکی (9) ہوں گھر تھیں　　ایدھر کی (10) نا اودھر کی

(11) یوں کیاہوا ایسا کچھ　　(12) پر کم رہی جھانجہ نموجہ

(13) وہ ہوں لگای جس کے آس　　(14) ان مجھ کیتی یوں نر آس

(15) واہ نہ جانیا اس کا انت　　میں اپ (16) ہاتوں (17) کھویا (18) کنتھ

(940) اب دکھ (19) دادھی کدھر جانوں　　(20) ساہورے پیو کی ناہیں ٹھانوں

(21) رہی ہوں (22) مکھ مائی گھال　　پرکم ٹھاکی سدا کال

وہ کیوں (23) سرروں یہ دکھ ہوں　　(24) انکھوں (25) انجھو (26) سینہ ڈون

جیسا کیا (27) پایا سوئے　　اب (28) کس آکھوں یہ دکھ روئے

رہی (29) پتی نردھارا　　رو رودیا جرم آڑا

---

(1) ج-دے　(2) یہ شعر نسخہ ب میں موجود نہیں ہے　(3) ج-بتائے

(4) ب-بھی بھائی موں میں دھول　(5) ج-من　(6) ب-تجھ

(7) ب ج-ٹھاگی　(8) ب-ہوں انپڑی یوں گھر تھیں

(9) ج-میں کی　(10) ب-تاں　(11) ج-کوں

(12) ب-چھاجھ نہ موجہ　(13) ج-واہ　(14) ب ج-انہہ

(15) ب-نہ جانیں ج نہ جانیا　(16) ب ج-اتھ　(17) ب-ہاتھ

(18) ج-کنت　(19) ب-دکداری　(20) ب-ساھری

(21) ب-اس شعر سے پہلے نسخہ ب اور ج میں اس ایک شعر کا اضافہ کیا گیا ہے

پیو کے جالیا ساھری اوس ☆ اب میں بھوندی کس دیوں دوس

(22) ج-سہوں　(23) ب-انکھیاں ج-انکھینہ　(24) ب-سینوں ج سینے

(25) ج-دھوں　(26) ب ج-سوئے　(27) ب-اے

(28) ج-بیٹھی　(29) ب-کیتاج کی سوپائی

جیسا کیا[1] سزا پائی — جولک جیوئی پچھتائی

باب ششم یزید[2] بنیاد عداوت الامام حسین حشم خود بروے نامزد کردن و امام حسین با قبر نبی علیہ السلام و مادر خود وداع کردن و از مدینہ با اهل و اصحاب خود بیرون آمدن بعدہ روے سے کوفہ کردن و راہ گم کردن و افتادن ایشاں در درشت کربلا و ہلاکت کشیدن و بیان آں مفعلاً۔

حسن پائی جوں[3] وفات — انپڑی[4] یزید لگ یہ بات
سن کرہو[5] وا گاڑھا شاد — پائی جیو کی خواست مراد
کے اب ہوا ہوں بے غم — حسین پڑیا بازو کم
جو اوس کرتا اب کروں — جیوں[6] مجھ بھاوے دکھا[7] دہروں
جیسا[8] لوڑوں کروں عذاب — کون اب برجے[9] مجھ اس باب
بازاں پڑیا یوں خیالوں — حسین کرے دنیالوں
یا زید ت، درشہر دمشق — لیکن شب روز اندر فسق
اس کے چھوں[10] کوئی وزیر — تھا مدینہ[11] ماتھ[12] امیر
اس کا ناوں ولید عقاب[13] — سیانا[14] عاقل در ہر باب
یزید بھیجا[15] اس فرماں — کہ حسین[16] علی کوں تو جنیاں

(1) ب- کیتاج کی سو پائی

(2) الف- باب اول اخ نسخہ ب میں یہاں کوئی عنوان تحریر نہیں کیا گیا ہے ج میں یہ عنوان اس طرح ہے فصل آغاز کران یزید لعین عداوت بالامام حسین علیہ السلام و حشم خود برایشاں نمود و امام حسین با قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قبر مادر خود وداع کردن و از مدینہ بیرون شدن با اصحاب و اہلاں کو دبسوے کوفہ و افتادن در دشت کربلا انواع۔

(3) ج-جو (4) ب-لگوں (5) ب-کھڑا
(6) ب-موج (7) ج-دکھ (8) ب ج-جتنا
(9) ب-برجے (10) ب-جھتنہ (11) ب-مدنیں
(11) ج-ماں (13) ج-عباب (14) ب-سیاناں
(14) ب-بھیجا (15) ب-کہ توں حسین کوں جنیا
(16) ج-داھی

بہر نوع اس کوں کہہ   میری دوراھی[1] بھیتر رہ
راضی میرے خطبے پر   [2]اجھیں مج سوں بیعت کر
جی وہ آوے کہیں[3] باٹ   ایں جے[4] تاہیں توں سرکاٹ
بھیجے[5] موہے[6] پاس اس کا   توسُل[7] بیٹھے[8] سینے کا
[9]جیوں یہ اینڑیا اُس ناماں[10]   تھیں ولید اٹھ بازاں
حسین علی کوں آن بلاؤ   ادھی لکھیا اوس دکھلاؤ
لیکھا[11] یا زید[12] کیرا عین   جیوں پھڑ[13] دیکھا شاہ حسین
آنی[14] غیرت کہیا جواب   اب[15] سن اے ولید عتاب
یزید[16] بارے کون کدام   کافر دشمن دیں اسلام
حق کی رحمت سوں[17] بیزار   ظالم معلوں دعویدار
حق کا راینا دشمن دیں   اس تھیں نا خوش بنی یقین
ہوں کیوں آؤں اس بیعت   بھیجوں اس پر جم لعنت
دشمن ستیں[18] ہرگز کوئے   آنے بیعت راضی ہوئے
ہوں خود خاص اولاد رسول   کیا اُن لکھیا نا معقول
ہوں کیوں آنوں[19] اس کی تل   کیا اُن کیتی[20] مات سہل

---

(1) ج-داھی   (2) ب-اچھے مجھ ج-اچھے مجھ سنہ بیعت کر
(3) الف ج-کھیں   (4) ج-تو   (5) ب ج-بھیجیں
(6) ب ج-میرے   (7) ج-توں   (8) ج-اٹھے
(9) نسخہ ب میں یہ لفظ نہیں ہے   (10) ج-فرماں   (11) ب-لکھا
(12) ب-یزید ج ایزد   (13) ب-پڑھ   (14) ب-آنیں
(15) ب-اب تو سن   (16) ج-ایزد   (17) ج-تھے
(18) ب-سیتھیں   (19) ب ج-آون   (20) ب-کیتا

باڑاں جو[1] کہ ولید عتاب[2] — حسین کنے تھیں ایسا جواب[3]
سن کر تورت[4] اُن خواص — لکھ پٹھایا[5] یا زید پاس
کہ تیں بھیجا[6] مجھ فرمان — سو میں حسیں دھیر گزادن
کیا اُس جو کہنا سو — تیری جہتوں[7] بھی یک دو
کیتی اس تاکید تمام — جو تیرا مطیع[8] ہوئے مدام
لیکن شاہ حسین ہرگز — نایا کھیئیں[9] تجھ عاجز
ایں جو اس پر حیف کروں — ماروں پکڑوں[10] دکھ دھروں
نو منجھ[11] ناہیں یہ قدرت — اس کو سکوں[12] بے حرمت
جیوں اُن بھیچیا[13] لکھ کر — انپڑی یا زید لگ یہ خبر
یوں سن یازید[14] غصے آؤ — بھونکن[15] لاگیا ناک چھڑاؤ (980)
ٹھوکا لگیا جیوں[16] کی چوٹ — یوں پر ہوا[17] جیوں موں اوٹ
باڑاں بھی اٹھ[18] مردک خر — ناماں لکھ کر[19] روسوں بھر
بھیجا[20] سوے[21] ولید عتاب[22] — کہ یہ توں پھڑ[24] کر زور شتاب
حسین علی کا سیس کٹاؤ — بھلا توں مجھ لیس پٹھاؤ

---

(1) ج-باڑاں کھنیں ایسا جواب (2) ب-عقاب (3) ب-جاب
(4) ج-تویوں ان خود خواص (5) ب-یزدج ایزد (6) ب-تھا
(7) ب-جہتنہ ایک دو (8) ب-تیرے مطیع (9) ب-کہیں
(10) ب-کوٹوں (11) ب-مجھ (12) ج-کہہ کر
(13) ب-یزیدج ایزد (14) ج-ناک چڑھا کر رھیایوں ☆ بھوکن لاگیا کتا جوں
(15) ب-جیوں بھت لاگی یا کی چھونٹ (16) ب-ج من میں
(17) ب-اُن (18) ب-لکھیا روسوں بھر (19) ج-روسنہ
(20) ب-بھیجا (21) ج-سوے (22) ب-عقاب
(23) ب ج-پڑھ

هور کچھ بھیجے مودتی[1] حشم گھوڑے کیتے سے
سر لشکر کیتا عمر سعد ولید کوں بھی یوں کاغذ
لکھ کر بھجایا[2] تاکید اُنہ[3] بد بخت ناپکار یزید
جے نہ آوے تجھ حسین، تو یہ مود[4] بچی میں
اب یہ ناماں[5] توں پھڑ تج حسین علی کا سرکاٹ بھیج
جیوں[6] ولید سنی یہ بات تھیں[7] اٹھیا[8] آدھی رات
حسین علی کوں گئی[9] خبر یا[10] زید مانڈیا[11] تجھ غدر
منجھ[12] لکھ بھیجا یوں تاکید هور بھی مود[13] خیل مزید
جولگ آوے[14] نامردی یا[15] تجھ انپڑے[16] کچھ بدی
اتیس[17] میں تو سیاناں[18] ہوئے غفلت تیری نیند نہ سوئے
ہوں ہوں پیارے[19] تیرا دوس[20] تاکر باللہ منجھ پر روس
شاہ حسنا[21] چندرگن باللہ میرا کہیا سن
اب توں اتھا[22] تھیں نکل جے تجھ آہے سدہ عقل

---

(1) ب-مدت (2) ب-بھجا
(3) ب-بھی انا پکار پلید ج اھنہ بدنا بکار (4) ب-بھجیا مدت میں
(5) ج-ایہ (6) ج-نامہ (7) ب-ولید سنی بات
(8) ج-بیٹھا اٹھ کر آدھی رات (9) اٹھ کر (10) ب-کیا
(11) ب-یزید ج کہ ایزد (12) الف تجھ پر
(13) ب-مجھ بھیجی یوں تاکید جا مجھ لکھ بھیجی (14) ب ج-مدت
(15) ب-تائے (16) ب-ناتوجہ (17) ب-کوچ
(18) ج-اتنے (19) الف سیانا (20) ب-ج دوست
(21) ب ج-حسین اے چندرگون (22) ب ایہاں ج اتھاں

بھلاتوں یہ شہر چھوڑ — ستم[1] اپنیں نادں بور
قہر تھیں چکھ[2] جارہ دور — چالیں[3] بارے عند الفرور
نھاس[4] حسین اب کاولے — جتنی تجھ کوں طاقت ہے
دیرنہ لاویں[5] توں اے شاہ — ہوں ہوں تیرا نیک خواہ[6]
جو لگ کس[7] کوں ناہیں سُد — دب کر جاسن میری بُد
ہاکی[8] اوے جو لک کوے — یازید کہنیں[9] تھیں نامزد ہوئے
توں جا تو لک[10] لئہا تھین — جھاڑا میرا پھیٹے بھی

الفرص[11] مشورت کردن امام حسین

جیو[12] ولید اس کیتے خبر — تھیں[13] حسین گھر جاکر
ام سلیمہ[14] پاس بلاؤ — لاگے کرن[15] مشورت[16] بھاؤ
یوں[17] اُن مانڈیا مجھ پر زور — اب مجھ ناہیں پشتی[18] ہور
کیوں کریں اب کیدھر جائیں[19] — دہ کس[20] جنگل ران بھرائیں
اے[21] پچھ بُددے[22] رے مادر — جس تھیں[23] خیرت ہوئے اثر
بازان ام سلیمہ[24] سن — ابکم[25] ہورتی سردھن

---

(1) ب-سیتم
(2) ب-چک
(3) ب-جاہ دور
(4) الف-گاولے
(5) ب-لائیں
(6) ب-تیرا اللہ ہوں نیک خواہ
(7) ب-ناہیں کے سورج ناہیں سدہ
(8) ج-جوآوے کوئے
(9) ب-یزید ج یزید کنے بھی نامزد ہوئے
(10) ج-جاناں اپنا بھی
(11) یہ سرخی نسخہ ب اور ج میں موجود نہیں
(12) ب-جیوں اس ولید کیے خبر
(13) ب ج تھیں
(14) ب-سلیمہ ج سلیم
(15) ب ج-کرنے
(16) ب-مشھورت
(17) ب-بیرنہ کیا
(18) ب-مجھ پر زور ج دشمن کیتا مجھ پر زور
(19) ب-تا
(20) ج-جانہہ
(21) ج-وہ جنگ راں پھر
(22) ب ج-اب
(23) ب-بوددہ اے مادر
(24) ب-سلمہ سوں ج سلیم
(25) ب-ابکم رہے جا ابکم ہو سودھن

کیا یہ مانڈیابیروں[1] زور   قیامت کی آخر دور
بازاں منی کربل کی   شیشا بھر جورکھی تھی
سو وہ آئی اس کوں یاد   اٹھی ام سلیمہ[2] آزاد
آئی[3] جودیکھی شیشا کھول   ماٹی ہوئی سب رکت گھول[4]
دیکھت[5] اٹھی سینا[6] کوٹ   انکھوں[7] برسیں انجھواں توٹ
رہی ابکم یوں بے خود   ہوئی[8] حیراں کھوئی سود
بازاں اٹھ یوں روتی آؤ   حسیں علی کو لے گل[9] لاؤ
پیٹ سنگھاتیں پکڑ رکھ   رووں لاگی سہک سہک
رو رو ہوئی یوں مبہوت   واہ حسیناں[10] پیارے پوت
وقت شہادت آیا تجھ[11]   کھیا[13] تھا جیوں نبی[12] مجھ
سواب[14] ہووا سب ظاہر   ضرورت[15] جانا اب باہر
یوں سن خبر جگر دوز   حسین تھیں بھی اٹھیا سوز
رو رو ہوئے یوں بے حال   سہک سہک انجھو ڈھال
اُم سلیمہ[17] روئے ہائے   دونھوں[18] نینوں نیر بہائے
حسین کیرے لے لے پاؤ   انکھیوں[19] اوپر راکھی لاؤ

---

(1) ب—بیرنہ ج دشمن   (2) ب—سلیماں ج سلیم   (3) نسخہ ج میں یہ شعر تحریر نہیں کیا گیا ہے
(4) ب—کول   (5) ب—نسخہ ب میں یہ شعر نہیں ہے   (6) ج—سیناں
(7) ج—انکھت برسے   (8) ب ج—سدہ   (9) الف—گلے
(10) ب—واحسینا ج واہ حسین اے   (11) ب—توجھ   (12) الف—یوں
(13) ب—موجھ   (14) ب—سب ہووااب ظاہر   (15) ب—جائیں ضرورت اے باہر
(16) ب—حسین علی کوں اٹھیا سوز   (17) ب—سلیمہ رو رو دھائے   (18) ب—دونوں نینہ
(19) ب—انکھنہ

سر پر واری دونوں بات   تکوے جھاڑی کیسوں سات[1]
یوں دھرلایا سیس گلے   رو رو آکھی [2]واہ وے
واہ اے میرے [3]شاہ جواں   کیوں ہو رھیا رے حیراں
[4]پیغمبر کا پیار توں   بیرد [5]یوں مانڈیا یوں تج کوں
بھت پڑے [6]او یا زیدی   [7]کرتا با فرزند نبی
اپنا ظلم [8]ہوا جور جفا   تا انھ کوں شرم از مصطفیٰ
تا ڈر [9]اللہ کاانھ کوں   ناٹک پیغمبر کاموں
تا کچھ انھہ [10]کوں شفقت   آئی گھڑی تجھ مشقت
کیوں کروں رے [11]پیارے   تجھ کت یہ غم دیارے[12]
دہ توں [13]کیتوں [14]سوکھوں کا   اجھوں دکھ ماباپوں کا
ناھیں بسریا [15]بیٹا توں   [16]تس پر مانڈیا یوں تج کوں
اِت یہ دونوں رہتے روئے   حکم خدا کے راضی ہوئے
[17]بازان اٹھ کرشاہ حسین   [18]پیغمبر کے روضے میں
آئے جوہوا یوں مشغول   ختم درد و بر روح رسول
سلام تحیف آن بجا[19]   کیتا روضے سات وداع[20]

---

(1) ب-کینہ   (2) ج-واہ ویلے   (3) ب-نسخہ الف میں یہ شعر موجود نہیں ہے
(4) ج-پیغامبر   (5) ب-بیریتہ ج دشمن   (6) ب-ب ج-اے
(7) ب ج-کرتے   (8) ب-تاں اُن شرم ج ان کوں   (9) ب-تاں
(10) ب ج-ان کوز   (11) ج-ایہ   (12) ج-ایہ
(13) ب-کتھوں   (14) ب-سوکھن ج سوکون   (15) ب-پوتا
(16) ج-بیریتہ   (17) ب-نسخہ الف میں یہ شعر موجود نہیں ہے
(18) ب ج-پیغامبر   (19) ب-الف بجاؤ   (20) ب ج-ودا

پیغمبر(1) کی زیارت کر   دوھوں(2) انکھوں پانیں(3) بھر
گور(4) بنی کی گل(5) سوں لاؤ   دوھوں(6) نینوں نیر بہاؤ
کہیا کہ اے(7) پیغمبر   تیری امت یوں منجھ پر(8)
قصد(9) کیا مارن جوگ   ہووا سب برگشتا لوگ
تایہ(10) ڈرتے اللہ کوں   ناچکہ(11) رکھتیں تیراموں
مجھ پر مانڈیا ایسا جور   سن اے نبی آخر دور
تنہا(12) ہووا ہوں تجھ باج   باپ(13) نہ مائی بھائی آج
ہون تجھ پکڑ(14) رہیا پائے   چھوڑ نہ سکیا کیدھریں جائے(15)
سے جکہ(16) منجھ مانڈیا ایسا حال   تو تجھ دیکھوں بہلاتا(8)
اب(18) منجھ(19) مانڈیا ایسا حال   بیروں(20) پکڑیا(21) یوں دنبال
کیوں رہوں(8) ہوں تیرے پاس   ضرورت جاوں(23) کیدھر(24) نھاس
ات پر مانڈیا(25) یوں پردیس   کون کرے منج اب گوسیں
بھی کیا جانوں(263) ہوں لنہاں(27)   آون پاون یاکی تاں(28)

---

(1) ج-پیغامبر (2) ب ج-دونوں (3) ج-پانی
(4) ب-قبر ج گورن کے تیئں لے گل لاؤ (5) ب-لائے
(6) ب-رورو نینہ نیر بہائے (7) ج-اے (8) ب ج-مج
(9) ب-کیا مجھ پر مارن جوگ (10) ب ج-اے (11) ب-تک رکھتے ج کچھ رکھتے
(12) ب-باجہ (13) ب-مانہ مجھ بھائی آجہ ج نا مجھ بھائی آج
(14) ب-رھیا پکڑ پائے (15) ب-تک میری جائے (16) ب-جو جکہ
(17) ب ج-دیکھ ہوں بہلاوتا (18) ج-ایہ (19) ب ج-مجھ
(20) ب ج-بیرنہ (21) ج-پکڑا (22) ب-اب رھوں
(23) ب-جانوں ضرورت کدھریں بھاس (24) ج-کدھیں
(25) ب ج-مجھ (26) ب-جانیں (27) ج-یہاں
(28) ب-یہاں نسخہ ب اور ج میں ایک شعر نسخہ الف سے زائد ہے۔ کیوں میں دیکھوں نیشانی بھی یہ گنبد نورانی

اب ان بیرینہ[1] کیرے سبب　　چھوڑوں مدینہ[2] جاون غرب
نہ[3] لوں پر ہوا حکم خدا　　منجھ[4] تجھ اہے آج[5] وداع[6]
یوں پر حسین روے زار　　روضے بھیتر نعرے مار
رو رو ہو یوں بے حال　　سہکہ[7] سہکہ ھیناں گھال
گور نبی کی گلے[8] سوں لاؤ　　بھر[9] دو کھوں بینا جیوشاؤ
تیر[10] نبی[11] کیرے سینیں سات　　پکڑ رھیا[12] دونوں بات
(1060) یوں پر بازاں شاہ حسین　　رو رو سوتا[13] روضے میں
جیوں[14] اُس آی نیند چوکیکہ[15]　　ایسے میں[16] یوں سپناں[17] دیکھ
جانوں آئے نبی رسول　　پوچھیا[18] توں کی[19] یوں مخمول
پکڑیا[20] اُس سے سینیں سات　　اتارے[21] سب تن اوپر بات[22]
سر لے چومیا جھاڑے بال　　پوچھیا[23] انکھیا منہہ ہورگال
بازاں کہیا گھس اساس　　آورے پیارے میرے پاس[24]
ہوں ہوں دیکھوں[25] تیری راہ.　　فاظم[26] علی حسن شاہ

---

(1) ان بیری کے سبب　(2) ب-مدنیاج مدیناں　(3) الف-خدائے
(4) ب ج-مجھ تجھ　(5) ب-آپسی آجہ ودا　(6) ب ج-ودا
(7) ب ج-سہک کر　(8) ج-گل سنہ　(9) ب-پکڑ رہیا دونوں بات
(10) نسخہ ج میں یہ شعر نہیں ہے　(11) ب-کی گل سوں لاؤ　(12) ب بھر-دوکھ ہیاں جیوشاو
(13) ب-سوتے　(14) ج-جون　(15) ب-چوکیک
(16) ب-اس میں　(17) ج-سپنا　(18) ج-پوچھا
(19) ب-ائے　(20) ب-اس پکڑیا سینیں سات ج لے اس پکڑیا سینے سات
(21) ب ج اتاریا　(22) ان تن پر ہات　(23) ج پونچھیاں
(24) ج-ہمن　(25) ب-دیکھت تیری باٹ ج تیری دیکھت باٹ
(26) ب-سنگات

توں آ درسے دب[1] کر پیارے   یہ تجھ کارن اوبھارے
عرش[2] کرسی ہفت افلاک   جملہ ملایک روحاں پاک
اب سب ہوئے تجھ[3] استقبال   آئی تجھ[4] شہادت ویل[5]
آؤ پیارے بارنہ لاؤ   اب[6] دنیا تھیں چیت اٹھاؤ
جنت کیرے کھولے دوار   حوراں رضواں بہشت سنوار
دیکھیت[7] تیرے باٹ[8] کھڑیاں   بھر بھر[9] شریعت ہات کھڑیاں
اب شہادت پاوے[10] توے   تجھ یہ[11] دوجا روزی ہوئے
جو[12] دن دیکھیا یہ سپناں   جانیا[13] تخلیق اب[14] مرناں
یوں دیکھ حسین اٹھیا جاگ   گور نبی کے گلے[15] سوں لاگ
سردھر رہیا[16] پایاں[17] پر   قبر محمد پیغمبر[18]
سر گل[19] چو میں جھاڑے[20] گور   بازاں حسین اٹھ برنور[21]
سرکے بالوں[22] داڑھی سات   گنبد روضا اپنے[23] بات
جھاڑیا سب حسین علی   راضی گشت بحکم[24] ازلی
آیا باہر بازاں بھی   زیارت بھائی[25] کی ہور ما کی[26]

---

(1) ج-دیک کر   (2) ب ج-عرش وکرسی   (3) ب-ہوے استقبال
(4) ب-توجہ   (5) ب-حال   (6) ج-انب الف اب توں دنیا
(7) ب ج-دیکھن   (8) ج-بانہ
(9) اس شعر کے بعد نسخہ ب میں پچھلے لکھے گئے پندرہ شعر دوبارہ لکھے گئے ہیں
(10) ب-پاوں جو   (11) ب-یو   (12) ب-جیوں ج جوں اُنہ
(13) ب-جانیاں   (14) ج-ابہ   (15) ب-گل سون ج سنہ گل لاگ
(16) ج-رھنی   (17) ب-پاواں ج پایاں   (18) ب ج-پیغامبر
(19) ب-گل   (20) ب-جاتے لور ج چھاتی گور   (21) ب-از برنور
(22) ب ج-بالن داڑی   (23) ب-اپنیں   (24) ب-باحکم
(25) ب-ماہور   (26) ب-بھائی

کیتے[1] جایوں دکھ رو رو — گور سرہانے[2] اوبا ہو[3]
دیکھ اے مادر مہر[4] بان — ہوا مجھ تاریک جہاں
بیروں[5] مانڈیا مجھ پرقصد — یہ دکھ پڑیا باللہ سخت
تجھ بن[6] رھیاتنہاہوئے — باپ نہ بھائی[7] سائی[8] کوئے
یہ دکھ سہہ میں جفا جور — پکڑ[9] رھیا تیری گور
لینہا سوں[10] بھی بیری[11] آئے — رھیں[12] ناھیں دیتی مائے
کیوں[13] کروں اب کیدھر جانوں — کیتا[14] رو اون لے لے ناوں
توں[15] کی گئی کھترمر — آوری[16] ماں چکھ نکل کر
(1090) گل لگ کر چک[17] دیہ آدھار — اوپڑیا[18] مجھ اوپر بھار
کی یہ ماں چن کر مکلایا — اس دکھ بھیتر مجھ بھایا
توں مر کھتر[19] نستاری — اب[20] مجھ پڑیا دکھ بھاری
ات پرادے حسین[21] زار — گور سرہانے[22] نعرے مار
بازاں پھریا[23] وداع کر — سیس مبارک بھیں پردھر
آن پلائے سگلے یار — کرتے[24] آپس مونہہ بچار

---

(1) ب-یہ جارکھ
(2) ب-سرھانیں
(3) ج-ہوئے
(4) ب-مہرواں
(5) ب-بیر نہ ج دشمن
(6) ج-تھے
(7) ج-نامجھ بھائی کوئے
(8) ب-پشتی
(9) ب-پکڑیا رھیا
(10) ب-لینہاں سوجھی
(11) ج-آئے بیری
(12) الف-اہن مجھ ناہیں دی نے
(13) ج-جانو
(14) ب ج-روؤں
(15) ج-تان
(16) ب-توگی کھترکی مرکر
(17) ج-چک ماں نکل کر
(18) ب-کرچک ادھار
(19) ب-اب مجھ پڑیا جیو پر بھار
(20) ب-اس شعر کے بعد نسخہ میں ایک اور شعر لکھا ہے۔ جیو ہوا اب ڈانواں ڈول ☆ کس دھر آنکھوں یہ دکھ کھول
(21) ب-حسین رو روزار
(22) ب-سرانیں
(23) ب-بھوڑیا وداکر
(24) ب-ج مانہ

[1]کیسا مانڈیا یہ قصا   کیدھر جائیں اب کیں دسیا[2]
کوی کہیں کی مکّے جانبہ[3]   کوئی کہیں کی کوفے مانبہ[4]
یوں ہر کرتے سب بچار[5]   دھونڈں لاگے کیدھریں ٹھار
تو لک اس موں[6] ایکا ایک   کوفے کیرے لوگوں سیکھ[7]
بھیجا بندگی شاہ حسین   توں آؤ[8] مل ہم موں میں
آؤ[9] حسین اب ہوں[10] پاس   کی توں جات کدھریں[11] تھاس
ہرگز کدھریں جاوں[12] نکو   جھوٹیں[13] ڈانواں ڈول نہ ہو
لینہا[14] تجھ[15] ہے مدد لے   چشم گھوڑے کیتے سے
مال خزاناں[16] خود انبار   لوگ رعیت چند ہزار
سگلے تج سوں[17] راضی ہیں   بارے لینہا[18] آؤ حسین
توسبہ[19] مل کر تجھ بازاں   یاری دیسیں بادل[20] جاں
جب کہ ہم تم ہوئیں[21] ایک   یازید[22] کوں جو سکّے دیکھ
کوفے کایوں عین لکھیا   شاہ حسین جیوں[23] پھڑ[24] دیکھیا
حسین علی کا تھا ایک یار   موزوں[25] قابل مردے ہوشیار

---

(1) ب- توات مانڈیا ج توات مانڈیا (2) ب-دیبا (3) ب ج-جائیں
(4) ب-جائیں (5) ب-سبہ (6) ب ج-میں
(7) ب ج-لوگنہ (8) ب-آؤ مل ہمناں میں (9) ب- اوہ
(10) ب-ہم تیں پاس ب-ہمنا پاس (11) ب-کدھرے (12) ب-جاونکوں
(13) ج-چھوٹے (14) ج-لینہاں (15) ب-ہے تجھ مدت سے
(16) ب-خزانا (17) ج-سیں (18) ب-لنھاں
(19) ب ج-سب (20) ب ج-بادل وجان (21) ب-ہووے
(22) ب ج-یزید (23) ج جو (24) ب-پڑھ
(25) ج-قابل موزوں مردم

مسلم ابن عقیل اس نام[1] سیاناں[2] عاقل درہر کام
حسین علی اس پاس بلاؤ لکھیا کوفے کا دکھلاؤ
کہیا اس کوں سن اے یار تورت[3] بھلا توں سوار
کوفا[4] جاکر قابض ہوئے جولک ناہیں آئے[5] کوئے
مال خزاناں سب لے ہات تو لک ہوں بھی سگلوں[6] سات
لوگ برابر انگھیں[7] گھال لمرے[8] بڑے سب سنجال
آویں[9] کیرے کوفے ٹاک یوں توں جان[10] بہہ[11] چالاک
مسلم ابن عقیل پر آں[12] کوفے کیدھر ترت رواں
ہوا ہر حکم اشارت[13] حسین علی کی نیابت
تو بر بر تو کر دب گیا[14] کوفا[15] ترت قابض ہوا
سگلیں[16] لوگوں بیعت آن راضی[17] اس سوں ہوئے جان
رھن[18] لاگے خوشی سات سب[19] ولایت آئی ہات
کوفا کیتا جیوں قابض اوھیں[20] لکھ کر عرایض
بھیجے[21] مسلم ابن عقیل بندگی حضرت شاہ شہید
کہ کوفا قابض کیتا میں اے سبہ[22] تج[23] سوں راضی ہیں

(1) ب-اس کا (2) ب-داناعاقل ہم در ہر کار ج سیانا (3) ب-سار
(4) ج-کوفے (5) ب ج-آیا (6) ب ج-سگلینہ
(7) ب-انچھے (8) ب-تھابڑا اسب ج لہرا بڑا اسب (9) ب ج-آویں کیرا
(10) ب ج-جا (11) ب-ایہہ (12) بازاں
(13) ج-ایشارات (14) ب ج-جا
(15) ب-کوفے قابض ترت ہوا ج کوفا قابض ترت ہووا (16) ب ج-سگلے لوگنہ
(17) ب-راضی ہووے اس سوں جان (18) ب-رھن (19) الف-دھات
(20) ب-وھیں لکھیا عرایض (21) ج-بھیجا (22) ب ج-سب (23) ب-سے

ہاں[1] اے سیّد سرور پاک — بھلا آو تو کوفا[2] ٹاک
پکڑ رھیں[3] یہ مقام — ضبط کریں تا مصرو شام
مال خزاناں آپے ئے — حشم گھوڑے کیتے سے
بھی[4] یہ حشم کیتا ہور — آن ملئیں ہوئیں[5] زور
مسلم کیرا لکھیا عین — جیوں[6] پھڑ[7] دیکھیا شاہ حسین
بازاں دب وب[8] چلے چھڑ[9] — کوفے کیری باٹ پکڑ
یوں پر جاتے سگلے[10] مل — نت اٹھ منزل اور منزل
نکلے جیوں مدینے[11] تھیں — عمر سعاد بھی پچھیں تھیں
دب[12] دب کرتا ہوا سوار — سیتیں[13] گھوڑے دس ہزار
پچھن لاگیا[14] نت دنبال — کہیں کراس غفلت گھاس
آڑا بیسیوں ماروں کوے — توسن یازید[15] بھی خوش ہوے
موں وہ[16] پچھیں منزل وار — آون لاگا نا بیکار
تو لک یازید[17] کوں یہ بات — انپڑی دب[18] کر راتے[19] رات

---

(1) ج-آورے سیّد سرور
(2) ب-کوفے
(3) ب-ایہ ج ابہ یہہ
(4) ب-یہ بہہ
(5) ب ج-وراور
(6) ج-جو
(7) ب-پڑ ج پڑھ
(8) ج-دبہ دبہ
(9) ب ج-جڑ
(10) ج-سارے
(11) ب-مدنین
(12) ج-دبہ دبہ
(13) ب-سیتھیں
(14) ب ج-لاگا
(15) ب ج-یزید
(16) ب-او
(17) ب ج-یزید
(18) الف-دب دب

[1]خبر رسیدن یازید را کہ اہل کوفہ با امام حسین متفق شدند از استماع این خبر غصہ وحسد دے زیادہ شد وعبداللہ زیاد را بسوے کوفہ نامزد کردن وعبداللہ آمدہ وبحیلہ ومکر مسلم ابن عقیل را کشت۔ وکیفیت آن مشروحا آوردہ شد۔

(1140) بیٹھا کوفے[2] قابض کر — سب اس ملیا خلق شہر
یوں سن یا زید آیا داهو[3] — دونوں انکھوں[4] لوهو چھاؤ[5]
اوٹن لاگیا[6] کس کس دهات — روسوں[7] توڑے دهاڑی[8] ہات
بازاں یازید[9] کاکوئی بار — مصرے موں[10] تھا تھانیدار
ظالم ملعوں[11] اہل فساد — ناوں[12] اس عبداللہ زیاد
اس لکھ[13] بھیجیا یوں یازید[14] — میں تجہ[15] دیا ملک مزید
بصرے[16] دنیا کو فاہم — تجھ پر میر لطف کرم
توں اب تو ات زود شتاب[17] — تا[18] کر اہمال توں اس باب
تو[19] توں میرا حلال خوار — کوفے جاکر اس کو مار[20]

---

(1) نسخہ ب میں یہاں کوئی عنوان نہیں ہے (2) ب ج-کوفا (3) ب-غصہ ہو (4) ب-دونوں انکھیاں ج دوہوں انکھیاں
(5) ب-چھپائے ج چھائے (6) ب-لاگا (7) ج-راشتہ
(8) ب-راهتری ج راڑھی (9) ب-یزید ج ایزد (10) ب ج-میں
(11) ج-بدبخت (12) ب-نانو (13) ج-لک
(14) ب ج-یزید (15) ب-دیتا (16) ب-بصرادنیا
(17) ب-اٹ اب توں زود ج اب اٹھ زور (18) الف-تا کرماں اہمال اس بار ج نہ کرہاں اہمال اس باب
(19) ج-تو بس توں (20) نسخہ-ج میں دو اور نسخہ ب میں اس کی بعد چار اشعار زیادہ تحریر کیے گئے ہیں۔ نسخہ ب-چار شعر

سیس کاٹ تن چرخہ دے — کوفا بدلا انعام لے
بہر نوع کوفے لے — سب حرام خوار قارو دے
.......................تجھ اسباب — بھلا اٹھ کر زور شتاب
بازان انہیس چھتہ کوئے — تھانین رکھ توں انکھے ہوئے

نسخہ ج میں یہ دو شعر زائد ہیں ۔

سیانا آہے تو اس بات — بھلا بہت کر جاشتاب
بہر نع کوفے جا — لے کر اٹھ تو بعد از دھا

حسین پر بھی[1] چل کر جا[2]   مستعد[3] ہو باگل سبا[4]
کہ عمر سعد اس بھیجن[5] لاگ   جاتا ہے نت ماگیں ماگ[6]
توں بھی[7] جاکر آڑا ہو   دوھوں[8] مل کر اس کونڈو
دنبال ہے جیوں[9] عمر سعد   توں بھی[10] اس کوں ہو مدد
نکل بھلا[11] دیر نہ کر   میں تجھ کیتا سرلشکر
سیس[12] حسین علی کا کاٹ   کر[13] اس باھیں بارہ[14] باٹ
بازاں جیوں ہوں جانوں گا   زیارت تجھ نوازوں گا
یازید[15] کیرا لکھیا یوں   بھیرے بھیتر انپڑیا جو
بازاں عبداللہ زیاد   پھڑ[16] کر ہووا گاڑھا[17] شاد
جیوں[18] پھڑ[19] دیکھیا یہ ناماں   اوھیں[20] کیتا داماں
بھرے میں کھیں[21] وتیچہ رات   بارہ سبھر[22] گھوڑے سات
نکل بیٹھا باہر آؤ   لشکر اپناں[23] سبہ[24] ملاؤ
تو دونو[25] کو کوئی تاک   آیا عبداللہ ناپاک
حیلے[26] کیتا[27] کس کس دھات   مسلم ابن عقیل سنگات[28]

---

(1) ب-توں   (2) ج-جاہ   (3) ب-مسیحہ
(4) ج-سباہ   (5) ب-بھیجیں لاگہ   (6) ب-پاگے پاگ ج ماگے ماگہ
(7) ب-ب-بی   (8) ب-دونوں   (9) ب-جوں
(10) ب-جا   (11) ج-بھلا تیں دیر   (12) ج-کاٹھ
(13) ج-اس کر باھیں   (14) ب-بارا   (15) ب ج-یزید
(16) ب-پڑ ج پڑھ   (17) ب-کھڑا   (18) ج-جوں
(19) ب-پڑ ج پڑھ   (20) ب-اوھیں کیا داماں   (21) ب-ج تھے اوتچہ
(22) ج-ہزار   (23) ب-اپنا سب ملاؤ   (24) ج-سب
(25) ب-تو بڑتو کڑ   (26) ج-حیلا   (27) ب-کیتے
(28) ج-سنگھات

کہ ہو یا[1] زید تھیں[2] ہو منکر ہو　　لوڑون حسین کوں ملوں
توں[3] ہیں حسین کرا کوئی　　تیرے[4] ہاتھوں جے ملنا ہوئے
تو مجھ جانوں[5] جاگا[6] ہوئے　　میرے جیو میں ناہیں دوئے
ہم تم ملیں بارے آؤ　　مسلم اس کا بول پتیاؤ
مسلم آیا جیوں[7] اس پاس　　اُتہ ٹھپ[8] کیتا گھات وساس[9]
یوں پر اس کوں پکڑیا[10] آن　　جنوں[11] ماریا گردن تان
یازید[12] کن سربھیجا[13] کاٹ[14]　　تن ھنڈایا ہائیں[15] ہاٹ
(1170) لیتا کوفی[16] ہوا شاد　　مردک عبداللہ زیاد[17]
اپنی جھتوں[18] کوئی لعین　　کیتا کوفے ماتھ[19] تعین
بازاں اپیں[20] اٹھ درحال　　حسین کی دھر کیتا چال
انکھیں[21] پچھیں بات برو[22]　　دوجا سری آڑا ہو

---

(1) نسخہ ب میں یہ شعر موجود نہیں اس کے بعد کے چار شعر یعنی جملہ پانچ اشعار چھوٹ گئے ہیں۔
(2) ج-تھے　(3) ج-بھی　(4) ج جو تیرے ہاتن ملناں ہوئے
(5) ج-میں　(6) ج-آبروئے　(7) ج-جون
(8) ج-تب کیتا　(9) ج-بساس　(10) ب-پکڑ
(11) ج-جیونہ　(12) ب ج-یزید　(13) ب ج-بیجھا
(14) کاٹھ　(15) ب-ہائے ہاٹ　(16) ب ج-کوفا
(17) نسخہ ب میں اس کے بعد یہ شعر لکھا گیا ہے۔
سب حرم خور قاروں دے ☆ گھر یا یاراں کے نگالے
(18) ب-جھتنہ　(19) ب-مان　(20) ب ج-آپیں اٹھ
(21) ب-ایک بیرن دنبالا ہوئے ج انگیں　(22) ج-باٹھ

باب ہشتم

حسین راخبر رسید کہ عبداللہ زیاد بادروازہ سوار بکوفہ آمد وبحیلہ عقیل را گرفت وکشت وخود نیز باسواراں سوئے توی آید جوں امام حسین ایں ماجر شنیدہ راہ کوفہ گشتہ بسوئے آب فرات رخ نہاد ودردشت کربلا بتقدیر الٰہ آفتادند[1]

ایسے بھیتر کوئی نفر   لیا یا حسین پاس خبر
آئے[2] کیتے یوں فریاد   کہ ناپاک عبداللہ زیاد
کیتا کوفی آیا چھر[3]   مسلم باہیں[4] آن پکڑ
جیوں ماریا[5] سرکاٹیا   تن لے ٹانکیااپھراٹا[6]
سیس پھٹایا[7] یازید[8] کن   لے دروازے ٹانکیا تن
اپنے[9] سگلے[10] حشم سات   تجھ[11] پر بھی انہہ رتیں رات[12]
(1180) نکلیا ہے اے سرور شاہ   اب تجھ راکھے ایک خدا[13]
یوں سن قصا[14] شاہ حسین   رھیا چکھ اند یشے میں[15]
بازاں کہیا چلو جائیں   پانیں پکڑ سگلے[16] دھائیں
اتہا اچھیس[17] کیا نفا   پکڑئیں بارے صحن وصفا

---

(1) الف۔فصل حسیں را......الخ۔ یہاں نسخہ ب میں کوئی سرخی موجود نہیں ہے ج فصل عبداللہ زیاد بادروازہ ہزار سوار بکوفہ آمد وبحیلہ مسلم عقیل را گرفتہ بکشت وخود ہم باچندیں حشم بسوے می آید وامام حسین را کوفہ گزاشتہ بسوئے آب فرہات رخ نہادن وافتادن دردرشت کربلا۔

(2) ب۔آجو کسایوں ج آیا بکتا   (3) ب۔چڑ   (4) ب۔بھائی
(5) ج۔مارا   (6) ب۔اپراٹا   (7) ب ج۔بھٹایا
(8) ب ج۔یزید   (9) ب۔اپنیں   (10) ج۔سگلینہ
(11) ب۔تج   (12) ج۔آوتاراتیں رات   (13) ب ج۔الہ
(14) ب۔قصہ   (15) ب ج۔چک   (16) ب ج۔سب
(17) ب ج۔جیھے

یا کی قلبا[1] کچھ ادھار — جہاں ملیں[2] پانی چار[3]
قلبا[4] پکڑ رہیں شاد — جہاں پالتیں میں گھاس فراد[5]
توجا[6] پکڑیں آب فرات — ہور کہیں[7] کی چھوڑیں بات[8]
یوں[9] ہرکیتا[10] سب بچار — اوٹھیں[11] دب دب ہوئے سوار[12]
کوفے کیرا مارگ[13] ست — لہرے[14] بڑے سب تاپٹ[15]
راتوں دیسوں[16] چلیں بات — چھوڑے[17] کیتے ڈونگر گھاٹ[18]
1190 عبیدھر[19] دیکھوں سب اوجڑ — چلے سگلے ست پکڑ
دیس[20] اندھاری کالی رات — یک یک دکھ پو[21] نونو بات
ایتے[22] بیٹے ڈونگر مال — یک تیک منزل پیچھیں گھال
نیرے آیا آب فرات — تو لکھ[23] اس موں[24] ایکس رات
جیوں نت[25] جاتے گہ بے گہ[26] — جیو[27] کے سگلے سیدھے رہ
سارا لوگ ہور شاہ حسین — جائے پڑے دشت کربل[28] میں
جیتا[29] چلیں گھالیں دھانوں — بھی نت دیکھیں اسی ٹھانوں

---

(1) ب-قیلبا (2) ب-میلے (3) ب-چھار
(4) قلبان (5) ج-پانی گھاس (6) نسخہ ب میں یہ شعر موجود نہیں ہے
(7) ب-اب (8) ب-چھوٹے ج چھوڑو (9) یہ شعر نسخہ ج میں موجود نہیں ہے
(10) ب-کیتی (11) ب-دوھیں (12) ب-سنوار
(13) ب-مارگہ (14) ب-نھنے بڑے
(15) ب-اس شعر کے بعد نسخہ ب میں ایک زائد شعر ہے۔

آڑا جنگل لیتا جا — کھڑا ہو یوں ہڑیا

(16) ب-راتند دسیہ چلیں ج راتند دینہ جاتیں باٹ (17) ب-چھوڑیں (18) ج-گھاٹھ
(19) نسخہ ب میں یہ شعر اور اس کے بعد کا شعر نہیں لکھے گئے ہیں۔ (20) ج-دوھیلی کالی (21) ج دہ
(22) اور یہ سوہے ڈونگر مال (23) لک (24) میں (25) ب کی (26) ج-جاتیں گہ بیگہ (27) ب جی چوکے
(28) ب کربلا (29) ب ج اترے

یوں بھی چلتیں دیبک تین   حیراں ہوئے اے مسکیں
ھر ھر ہوئین بھوئیں(1) بھان   آئے سارے لوگ(2) فغاں
انہاں الجھیں(3) اے جولگ   سب دشت کربل(4) مونھ(5) تو لگ
عمر سعد ہور عبداللہ   مل کر آئے(6) جملہ(7) سپاہ
سارے اپنے(8) حشم سات   پکڑ اتریا(9) آب فرات
اپناں سار چشم آن(10)   رخت سراچے خیمیں تان(11)
اتر لشکر ناپکار   ظالم ملعوں خلق آزار
بھونت(12) لشکر دور دراز   ڈھول دمامیں(13) کی آواز
آون لاگے ان کے کان   سن کر رھے سب حیران
کی یہ لشکر(14) کس کا ہے   گھوڑے مانس کیتے سے
نیڑیں(15) اترے ہیں دو کوس   دشمن آہیں(16) یا کی دوس
تو لک جاکر کوئی نفر   لیایا حسین پاس خبر
کی(17) اے ہے(18) لشکر یا زیدی   اتر پکڑ آب ندی
کتے(19) مانس گھوڑے ہست   انھوں(20) مانڈیا تجھ پر قصد
کیوں کروں اب کیدھر جانہہ(21)   کت پڑے اس جنگل مانیہ(22)

---

(1) ب-بھوئی   (2) ب-لوگھ   (3) ب-اُبجے
(4) ب-کربلا   (5) ج-مینہ   (6) ج-آیا
(7) ب-باسپاہ   (8) ب-اپنیں   (9) ب ج-اترے
(10) ب-آنہ   (11) ج-تانہ   (12) ب ج-بہت
(13) ب ج-دمامہ   (14) ب-اے   (15) ب ج-نیڑے
(16) ج-آہے   (17) ج-کہ   (18) ب ج-یہ
(19) ب ج-اپنے   (20) ب-خست   (21) ب ج-جائیں
(22) الف-منہ

پچھین بیری انجھے[1] گھاٹ — رات اندھاری ہولے باٹ
بازاں پوچھیا[2] کون یہ ٹھانوں[3] — کون یہ جنگل کیا اس نانوں[4]
کھیا[5] کہ یہ سوجنگل — جس کوں[6] آگے دشت کربل
بازان سن کر آن شہسوار — دشت کربل[7] میں نیزا مار
سگلے لوگوں[8] سوں اس ٹھانوں[9] — رخت سراچے خیمے چھانوں[10]
کریوں رھتے ساز مقام — لہرے[11] بڑے خاص وعام
گھاس[12] کڑبی[13] کے خیالوں[14] ہو — ایدھر اودھر پسرے[15] جو
تولک کنھیں[16] خیمے کان — توڑن بیٹھا[17] لکڑی جان
(1220) جھاڑوں جیوں کی مار کوڑھار[18] — لوھو کیری لاگی دھا
اچکیں رہیا دیکھ عجب — یہ کیا قدرت ہے یارب
بازاں جیوں کی[19] توڑے جھاڑ — کھیتیں[20] کاموں مار کوڑھا ھاڑ
چھاڑینہ[21] پیڑینہ پھاٹے ڈال — جو جوئی توڑے یا[22] کودا اوگھال
لوھو نکلے بھیا[23] جاتے — جیوں[24] کوئی[25] کاٹے چھیلی گائے

---

(1) ج-انجھیں (2) ج-پوچھا (3) ج-ٹھانو
(4) ج-تانو (5) ج-کہا (6) ب-کوکہتے
(7) ب-کربلا (8) ب-لوگنہ (9) ج-ٹھانو
(10) ج-چھانو (11) ب-تھیں (12) ج-گھانسہ
(13) ب-کڑب ج-لکڑی (14) ب-خیالنہ (15) ب-پیرے
(16) الف ج کیھیں (17) ج-لاگا
(18) ب-جھاڑن جیوں کرھاڑی مار ج جہاں جیوں کراھاڑی مار (19) ب-جوکے کوی توڑے ج جوکے
(20) ب-کھیتے کھامنہ (21) الف جھاڑ چیریں نہ پھاے ڈال ج جھاڑ پیڑ پھاے ڈال
(22) ج توڑیا کھاوکھال (23) ب ج-بہہ بہہ (24) ج-جو
(25) ب-کی کائیں

دیکھ رہیے سب[1] لوگ حیراں　　یہ کیا قدرت ہے سبحان[2]
حسین سنیا[3] یوں خبر　　رہیا ہو[4] یوں[5] عجب کر
تو لک اس میں ایکا ایک　　چاند محرم کرا دیک
کیتے سگلے دست بوسی　　چاند[7] مبارک تم[6] ہوسی
دیٹھا چاند محرم کا　　آیا ماس[8] یہ ماتم کا
بازاں سرور سید پاک　　ہووا گاڑھا[9] یوں غمناک
انجھوں[10] بھر کر پانی آن　　کہن لاگ یوں بکھان

بیان[11] کردن امام حسین اوصاف دشت کربلا[12]

سنھو[13] دوست یاراں تم[14] چیت دھر　　کون[15] ٹھانوں یہ ہے سو آکھوں خبر
تمن[16] دھیر آکھوں سچا[17] بھاؤ کھول　　یہی[18] دشت کربل یہاں ہال ہول
ہمیں آؤ پڑیتن انھاں[19] ناگہاں　　نہ دہیر چلے نہ حیلی روان
دریغا[20] دریغا پڑے یوں قلب　　سلامت نکلنا انھا تھیں عجب
انھا[21] ہوئے باللہ ایسا قہر　　نہ ہووا نہ ہوسی کدھیں یوں غدر

---

(1) ب-رہیا　　(2) ب ج-اے　　(3) ب-سنیں جو یہ خبر
(4) ج-اچیں رہیا عجب کر　　(5) ب-انھیں عجب کر　　(6) الف-یہ چاند
(7) ب-تجھ　　(8) ج-مانس یہ ماتم　　(9) ب-کھڑا
(10) ب-انکھینہ
(11) الخ ب باب صفت کردن امام دشت کربلا ج فصل امام حسین علیہ السلام خبر دارن یاراں راز دشت کربلا
(12) اس سرخی کے تحت پیش کیے ہوئے اشعار کی بحر کے ارکان مختلف ہو گئے ہیں
(13) ج-سنہ　　(14) ب-تمیں ج تمے　　(15) ج-کھوں کوں ٹھانو سو آکھو خبر
(16) ب ج-تمن دھر کہوں اب سچا (17) ج-بول
(18) ب-کہ یہ دشت کربل ہاں ہال ہوں ج کے دشت کربل ہے نبی کیرا قول
(19) ب-اھاں　　(20) ب-تٹ　　(21) ب-ایہاں

اُنھا[1] لوگ دشمن جو شادی کریں — لنہاں[2] دوست پیارے بخواری میریں[3]
اُنھا[4] آج لوہو کیاں[5] ندیاں[6] بہے — لنہا گید چیلان روتج ملیں
ایسے دشت میانے[7] کے سکھ عجب[8] — اُنھاں[9] دوکھ دیکھن ولے کت ضرب[10]
(1240) کریں خون ناحق مار کر — رہے ظلم مجھ[11] پر و اولاد
تتے گھاویں[12] اُنھاں[13] تھنڈی چھاونیں — کسے گور کفن[14] ہوا کسے ٹھانوں نحیں
جنھوں[15] سیج پھولوں[16] سدا بھول کر[17] — سووے[18] نازلی[19] تن[20] پڑے دھول بھر
جیوں مار گھالے[21] بہت دکھ اپاؤ — کہیں سیس لڑتا کہیں ہات پاو
کہیں کھنڈ ٹکرے کہیں سرشریر — نہ کوئی مہر کرسی[22] نہ کوئی دستگیر
تسنے گھاؤ[23] سکیں جتے میرے بار — ستے ہوئے[24] بپسے مریں زار زار
لھو گھال بھیں لڑھین سیس تن — اہاں ہوئیں[26][27] کڑین تجیں جیوں کفن

---

(1) نسخہ ج میں لفظ جو موجود نہیں (2) ب-اہاں (3) ج-مرینہ
(4) ب-اہاں (5) ب-کیری (6) ب-ندج ندیاں
(7) ب-مانیں (8) ج-سکھ کس عجب (9) ب-اہاں دکھ دیکھیں
(10) ب-کس ضرب (11) ب-جیونہ (12) ب-منجھ
(13) ب ج-گھاؤ (14) ب-اہاں ٹھنڈ چھانونہ (15) ب-کوں
(16) ب-جنوں سکھ کیا کچھ سدا بھوگ (17) ب-پھولن (18) ب-بھوگ کر
(19) ب ج ہی (20) ب ج نازنیں (21) ب ج-پڑیں
(22) ب ج گھالیں (23) الف کراہی (24) ب-سکھیں
(25) ب-جیں
(26) الف لنہاں گھال بیے نہیں سیس تن —— لنہا ہوے باللہ فنا فن
(27) نسخہ ب اور ج میں اس کے بعد یہ شعر زائد تحریر کیا گیا ہے۔
ب سبھی اے مسلمان غازی شہید —— اہاں ہیں باللہ فنا ناپدید
ج سبھی اے مسلمان غازی شہید —— کہ ہوویں یہ باللہ فنا ناپدید

کھنڈے[1] گھاؤ[2] باچے کریں مار چور — لہو[3] بہہ چلے جیوں[4] ندیاں گنگ پور[5]
انہاں[6] ہوئے فریاد وزاری[7] ولے — انہاں[8] ناد بوناں[9] کرے غلبے
انہاں[10] ہوئے اولاد میری جوخوار — کریں[11] نوحہ مار انہاں مار مار[12]
پیاسوں وبھوکوں[13] مریں[14] وائے وائے — کرو صبر یاداں بحکم خدائے
کبھی[15] یار دیسے[16] انہاں[17] جیوڑا — براہ خداوند لہرا[18] بڑا
اہاں یوں تپاوے فضحت کریں — شفقت نہ کریں[19] ولے دکھ دھرین
ایہاں[20] آئے جیوں مارکاٹے[21] گلا — زہے وائے خونخوار دشت کربلا
مویہ دشت آہے بھیا سروری — ایہاں[22] ہوئے باللہ مانک[23] مری
کہیں ہاڑ ہیڑا کہیں سیس بال — کہیں ناک انکھیاں کہیں ہونٹ گال
کہیں[24] جائے جیوڑا کہیں ڈیل[25] پڑ — کہیں انگ لڑتا کہیں سیس دھڑ
نہ آہاں شفقت وحرمت رکھیں — بنا حق ماریں پیارا حسین[26]

المقصود[27]

---

(1) ب-کھنڈین (2) ب-گھائین ج باچیں (3) ب-لھوں
(4) ج-جیوں کی ندیاں کے پور (5) ب-سپور (6) ب-اہان
(7) ب-ج فریادزاری (8) ب-ایاں (9) الف-بوتیاں
(10) ب-اہاں (11) ج-کرینہ (12) ب-ایاں زارزار
(13) ب ج-پیاسنہ وبھوکنہ (14) ج-مرینہ (15) ب ج-کبھیں
(16) ب اسیں ج دیں گے (17) ب-اہاں (18) ب-نھاں بڑھ
(19) ب-الف کریں ج کرے (20) ب-اھاں (21) ب-کاٹیں
(22) ب-اھاں (23) ب-مانکہ (24) الف کہیں ج اہیں
(25) ب ج دل
(26) نسخہ ج میں اس شعر کے بعد یہ زائد شعر ملتا ہے۔
سو یہ دشت جنگل سو یہ سخت ٹھانو — کہ جبرئیل آ کو کہے جس نانو
(27) نسخہ ب میں یہاں کوئی عنوان نہیں لکھا گیا ہے اور نسخہ ج میں "فصل اختیار شدن یاراں وآگاہ کردنہمہ حال امام علیہ السلام" کی سرخی موجود ہے

''المقصود'' سرخی سے پہلے نسخہ میں تیئیس (23) اور نسخہ ج میں چھ (6) شعر زیادہ لکھے گئے ہیں۔ نسخہ ب:

(1) یہ سو جنگل یہ سوٹھانوں — جبریل آوکر جس کانوناں
(2) نبی اتھے آؤ کہیا — خاک اہاں کی آن دیا
(3) ترحاں تھی یہ اجلی خاکہ — کہیا شیشا بھیتر راکھ
(4) بازاں اوٹھے نبی پوچھ — کیا ہے رضا سوکھوں کہہ موجہ
(5) بازاں جبریل اوٹھیالے — ام سلمہ کے ہات یہ دے
(6) اس کی اچھے دائم خیال — حد ہاں ہوئے یہ مانی لال
(7) تو تو جان حسین علی — کیرا آیا وقت ازلی
(8) اس جنگل بھیتر جاوے گا — اوہاں شہادت پاوے گا
(9) تب اس جنگل کیرا حال — چندر ہوگا سب گل لال
(10) سو وہ مانی ہوئی لال — ہور اس جنگل کیرا حال
(11) جبریل کیے تھے جیوں خبر — ظاہر ہووا سب اثر
(12) آیا تحقیق میرا وقت — اب کچھ تدبیر کیا حاجت
(13) راضی ہوں بحکم خدا — ناہیں چار اباج غزا
(14) دواکر سب یا رہنہ سات — ان دھر کہتے یہ سب بات
(15) اب تایاراں فکر کرو — مرنے اوپر چیت دھرو
(16) اگر جیو جیوے عمر لیے — بھی تو آکر مرنا ہے
(17) بارے قضاء میرا یوں — اب ہوں تمنا کھول کہوں
(18) یو سبگلے اٹھے روئے — کہنیں لاگے یوں کیوں ہوئے
(19) جیتے تھے سب اختیار — سب کہہ اٹھے اکچھ مار
(20) ناں بول شبہ توں ایسی بات — ہمیں سگلے تیرے سات
(21) حکم خدا کے راضی ہیں — باللہ غزا خوب کریں
(22) تا تا نو اچھے تا قیامت — حسین کیری شہادت
(23) ہوا جو ان میں تھے کم دل — رودن لاگے سگلے مل

نسخہ ج میں حسب ذیل اشعار زاید ہیں:

(1) یو سن اٹھے سگلے یار — کہنے لاگے یو کیا ٹھار
(2) جتے اوتنے ہو اختیار — سب کہہ اٹھے اکچھ بار
(3) نہ کر شبہ تم ایسی بات — سگلے ہمیں تیرے ساتھ
(4) حکم کے راضی ہیں — باللہ غزا خوب کریں
(5) تو تانوں اچھے تا قیامت — حسین علی شہادت
(6) ہوا جو اونہ میں تھے پردل — کیتے ہمت سگلے مل

(1259) بازان رہے انھیں سب — سگلوں پڑیا یوں قلب
(1260) جا نہ سکے وھاں[1][2][3] تھی — کچھ[4] نہ کدھریں[5] پانی بھی
ہنیر نہ کہیں آس نپاس — لہروں[6] بڑوں لاگی پیاس
پانی[7] بن یوں سخت اڑے — نکھیں[8] یہ ہُرے و بڑے
دھونڈن لاگے جھوں دھیر — کنھیں نہ پایا کہیں نیر
ایسی ہوں پانی[9] توٹ — نیر[10] نہ پایاو کہیں گھونٹ
یوں پرلاگے پیاس مرن — بازاں لاگے کھیں کھودن
جتنا کھودیں مارکدال — پانی گیا سوس[11] پتال
تا چک[12] یاجھریا کی جھرا — سوکی ماٹی جیوں بھکرا
پانی[13] کیرے پکڑ آس — کھودے کوئے گز پچاس
پانی گیا یوں سب چھانک — بوند[14] نہ پایا کنھیں ٹانک
(1270) ابکم رہے سگلے اڑ — اٹھ[15] کر بھوڑے صبر پکڑ
پھوٹن لاگے پانی ماج — سو سے کالج سیناڈاچ
ننھے[16] پونگڑے ہے ہے ہے — پانی بن کیوں[17] مرمر گئے
تانھے[18] بچے شیر خوار — پانی[19] بن یو کھ[20] پسار

---

(1) ب-جائے (2) ب ج-سکیں (3) ب-ایہاں
(4) ب-کوچ (5) ب-کدری (6) ب-نھر ینہ بڑینہ ج ہریں پڑیں
(7) ب-پاسن (8) ب-سبھی ننھے ہور بڑے (9) ب-پائیں
(10) ب-کنھیں نہ پایا کہیں گھوٹ (11) ج-سوکھ (12) ج-ب کوچہ
(13) ب-پانیں (14) ب-الف تا تک (15) ج-اٹھ بیٹھے صبر پکڑ
(16) ب-تھیں (17) ب-سب (18) ب-تا تنے ج تھنیں
(19) ب-پائیں (20) ب-سوکھ

بلکہ[1] بلکہ جیوں دیا اللہ ایسا قہردیا
یوں یہ[2] پانی باج[3] موے پیاسوں[4] سخت ہلاک ہوئے
بازاں جو[5] کی سید پاک دیکھیا ایسا حال ہلاک
دانتوں[6] انگلی پکڑ چاپہ انگ[7] کنا لیا کالج کانپ
اللہ[8] توبہ[9] کون عذاب خستا ہوئے یوں بے آب
بازاں اٹھ کر شاہ حسین عمر سعد کے لشکریں
(1280) بھیجا تورت کوئی یار کہ توں[10] انھ دھر یہ[11] اختیار
بھلا جاکر کہہ برفور کی یوں[12] کرتے ہم پر جور
کیا یہ مانڈیا ناحق دند بنی کیرا[13] بافرند
کیوں تم دیوگے کہہ جواب اللہ آنگھیں[14] روز حساب
اے تم اللہ پاس ڈرو پیغمبر[15] کی شرم کرو
پانی[16] کوں چکے[17] دیؤ راہ تو تم بخشے[18] ایک اللہ
ناہیں تو اب پانی باج گاڑھی[19] مشکل ہوئے آج
سینے ترسیں[20] کالج[21] سوک بھوت موا یوں کیتا[22] لوگ[23]

---

(1) ب- بلک بلک کرجیودیا (2) ب- اے (3) ب- باجہ
(4) ب- پیاسے ج پیاسن (5) ب- جیوں (6) ب- دانتہ
(7) ب- انگہ کناںیا (8) ب- یہ شعر نسخہ ب میں نہیں ہے (9) ج- توبہ
(10) ب- کے توں جا کہہ یہ اخبار (11) الف- یوں (12) ب- یہہ
(13) ب- کیرے (14) ب ج- آنکھیں (15) نبی- کیری ج پیغامبر کی
(16) ب- پانیں (17) ب- چک (18) الف- بخشے گا
(19) ب- کھڑی (20) ج- ترسے (21) ب- کالجہ سوک
(22) ب- کیتے (23) ب- ج لوکہ

پانی[1] دیو یوں ہمت کر   سو سے[2] پینے ہوئیں تر
طفل بچوں کا بانچے جیو   ہوئیں[3] آسودہ پانی پیو
بارے چک[4] پانی[5] دیو   بازاں تم[6] سوں ہوئیں سو کرو
اتنا[7] سن کر عمر سعد   لے کر اٹھیا خیال حسد
نا[8] کہہ بھیا ہر گز یوں   تم کوں پانی[9] ٹک[10] نہ دیں
گھوڑے گدھڑے آدمیں   پانی کیری کیا کمیں
دیون[11] ہم پانی[12] خوک سگاں   لیکن تم کوں ہر گز ناں
یوں جواب انہہ[13] اس دیتا   یہ اٹھ پھر یا چپ کیتا
او[14] کہے اُنہ سگی بات   شاہ حسین ہور[15] یاروں[16] سات
بازان حسین یوں سن کر   امید پکڑے جنت پر
کیتا[17] اپناں[18] من گنبھیر   یاروں[19] کوں بھی[20] دیتے دھیر
سنو[21] عزیزاں[22] یاراں ہو   بھوکوں[23] پیاسوں صبر کرو
گزراں ہے یہ دشواری   انھکیں[24] تم کوں بختیاری[25]

---

(1) ب- پانیں   (2) ب-سینٗ   (3) ج- ہوینہ
(4) ب ج-اب چکہ   (5) ب-پانیں   (6) ب-تمنہ
(7) ب ج-اتنا   (8) ب-توں   (9) ب-پانیں
(10) ب-ٹانک   (11) ب-دیں   (12) ب-پانیں
(13) ب-تمنا ہرگز   (14) ب-اُن جواب   (15) ب ج-آکھی   (16) ب-یاراں
(17) یہاں ج میں یہ سرخی لکھی گئی ہے "فصل برائے کارزار شدن یا یزیداں اماماں واز بتاریخ ہفتم ماہ محرم تا دہم ماہ بروز جنگ کردن و ہر شب ماتم برآوردن وکشتہ شدن یزیدیاں وشہادت یافتن حسنیاں وتفصیل آن نوع"
(18) ب-یاراں   (19) ب-سید   (20) ب-اپناں
(21) ب-یاراں   (22) ب-بی   (23) ج-سن
(24) ب-اے یارو   (25) ب-بھوکنہ پیاسنہ   (26) ب-ج اگلے
(26) نسخہ ج میں اس شعر کے بعد یہ شعر زیادہ لکھا گیا ہے۔
دو دن کی یہ زندگانی ☆ اونے پونے ہوئی فانی

بھل تیوں گزرے بھل تس حال   عقبی لیو ہات سنبہال
گزران[1] ہے یہ دنیا[2] بس   نا دکھ جم[3] نہ سکھ رہیس
جیونا[4] تو خود ناہیں[5] سدا   اب جیو دیوؤں راہ خدا
بیریوں[6] کیرے سینے[7] پاؤ   دبہ کربھیا جنت جاؤ
اللہ نعمت دے کبیرا   جنت شربت بھوتیرا[8]

باب ہشتم[9]

درمیدان آمدن حسینیاں بہ جنگ بازیدیاں وپسر یزیدی کشتن و بیعت باامام حسین کردن وہم بایزید جنگ کردن وبسیاریاں راکشتن وخود شہید شدن بتاریخ ہفتم ماہ محرم

بازاں اٹھ کر سگلے یار   سن کر اتنا استظہار[10]
یوں اُلاسی[11] خوشی ساتھ   گل لگ کر سگلوں[12] دیتے ہات
مستعد ہوکرسوت چین   سگلوں[13] یار ہور شاہ حسین
لوجھن باہیں[14] ہوئے سوار   نکل آئے فوج سنوار
(1310) ہاتنہ تیغاں ترکش باند   میداں سر جیوں تارے چاند
اوبھی ہوئے نعرے[15] مار   کی اے ظالم نابکار

---

(1) اس کا املا نسخۂ الف میں گوذراں لکھا گیا ہے   (2) ج-دیناں
(3) ج-نہ   (4) ج-جیوناں   (5) ج-نان
(6) ج-بیرینہ ج دشمن   (7) ب-سینیں   (8) ج-بھیترا
(9) ب-یہاں نسخہ ب میں یہ سرخی ہے"باب جنگ شدن تاریخ ہفتم و..........ہردوفوج دل آمدن پیش شاہ مقبول بیعت وقبول کردن شاہ راپہ پیش روخوددار جنت نسخہ ج میں سرخی یہ ہے"فصل یزید باب آمدن وپسر یزید برگشت دبیعت باامام حسین علیہ السلام آوردہم یزیدیاں بجنگ آمد وبسا کسان رابکشت وخود شہید شد تاریخ ہفتم ماہ محرم"
(10) ب-استرحار   (11) ب-ج الاسنہ   (12) ب ج-سگلینہ
(13) ب-سگلے ج سیکنہ   (14) ب-کارن   (15) ج-نعرا

اے تم کافر بد بخت ہو — بارے اللہ پاس ڈرو
بنی کی تج ناہیں لاج — یوں تم مانڈیا[1] ہم پر آج
پیغمبر[2] کی یا اولاد — کرتے ناحق دند عناد
اے تم ظالم ناپیکار[3] — کیوں تم بخشے گا کرتار
نکلو اے بد بختان[4] ہو — میداں اندر[5] لوج کرو
آج تمہارے[6] کارن ات — دوزخ پیاسا ہو سخت
بازاں عمر سعد سن کر — جیو[7] کی ہنوت[8] ردسو[9] بھر
اپنے[10] یاروں لوگوں سات — لے کراوٹھا[11] یہ کیا بات
بھلے یاران مستعد[12] ہو — حسین علی سوں لوج[13] کرو
اے ہیں مطلق تھوڑے سوار — ہمیں تو خود لی انبار
جاو تمھیں[14] انسوں لڑ — حسین جیوتے جیو پکڑ
لہرے[16] بڑے سگلے[17] سات — مارو کرو[18] سب بارہ[19] باٹ
بازوں ملعوں ناپیکار — لوجھن[20] ہارے آٹ سٹے چار
نکل آئے میداں سیر[21] — سگلے[22] رھتے اوبھی تھیر

---

(1) ج-مانڈے (2) ج-پیغامبر (3) ج-ناں بکار
(4) الف-بد بخت (5) ب-اوپر (6) ب-تمارے
(7) ب-جیوں کے ج جوں کی (8) ج-ہنونت (9) ب ج روسنہ
(10) ب-اپنیں الف-انپڑے (11) ب-لوگنہ یارنہ سات ج لوگوں یاروں سات
(12) ب ج اٹھیا (13) ب-مستید (14) ب-لوجہ
(15) ب-نسخہ ج میں نیچے لکھا ہوا شعر موجود نہیں (16) ب-تھیں
(17) ب-سگلینہ کاٹ (18) ب ج مار کرو (19) ب-بارا
(20) ب-سو (21) ج-سر (22) ب-چیکل ج چکل

بیٹا یزید کاأن سات   آیا جھیں(1) فوج سگھات
تیزی(2) گھوڑا اوپر سوار   انگھیں(3) ہوا چابک مار
لگت(4) آیا اُنہ انگھیں(5)   حسین(6) علی کی فوج منیں
آیا اوتر گھوڑے تھی(7)   حسین علی کی(8) خدمت کی
(1330) لے کر اٹھاسن ائے شاہ   اب ہے تیری مجھ پناہ
اُنہ تھے(9) ہوا برگشتا   تجھ سوں(10) مطلق دل بستا(11)
یوں وہ اُنہ سوں مل اختیار   ہوا یازید تھے بیزار(12)
بازان کہیا سن ائے شاہ   بھلا مجھ کوں دیہ رضا
توں(13) ہوں جاوں میداں سر   مار بچھانوں(14) سب کافر(15)
میرے موتھ(16) یہ(17) رہ سکین   ہوں سچ کہتا ائے حسین(18)

---

(1) ب-جھیں آیاج جوجھن   (2) ب ج-تازی   (3) ب-انگھیں ج انگے
(4) ب-یہ شعر نسخہ ب میں موجودنہیں (5) ب-کن ہین   (6) ب-شاہ حسین
(7) ب-تھیں   (8) ب-ج کو   (9) ب-تحیں
(10) ب-سینہ   (11) ب-اس کے بعد کا شعر نسخہ ب اور نسخہ ج میں موجود نہیں ہے
(12) ب-نسخہ ب اور ج میں شعر زائد ہین نسخہ ب میں چھ اور نسخہ ج میں سات شعر کا اضافہ ہے۔

تجسوں سون اب ہوں ایمان آن   ملا تج کو تچیں جان
تج سوں ہے تجھ سات غرض   کر اب کلمہ موجھ غرض
بازاں شاد حسین در حال   جیوں تھا اس کا کی خیال
کلماں اس کو تلقین کر   وہ بھی راضی ہو اس پر
ایماں اپناں ترت اقرار   ہووا یزید تھے بیزار
حسین سنگتے بیعت آن   یوں خوش ہوا سینا تان
نکل آیا میدان پر   چل کررھیا او بھی تھر

(13) ج-کو   (14) ج-بچھاوں سب سٹ کر
(15) نسخہ ب اور ج میں اس شعر سے پہلے ایک شعر زائد لکھا ہوا ملتا ہے۔

جب ہوں انھوں تیغ ارسال   انھوں کیرا کیا مجال

(16) ب-موں   (17) ج-اے   (18) ب-شاہ حسین

اب سب ماروں جیوں تان[1] — ایک نہ چھڑوں[2] چھوٹا جان
ایکس حملے کتے مار — بھیجوں باﷲ دوزخ بار
ایں جے اس منہ[3] ناگہاں — انپڑے تعذیر از اسماں
تو خود رہے سعادت — ہاوں جے[4] ہوں شہادت
یوجیو دیوں[5] راہ خدا — پیوں[6] شربت بہشت سدا
بازاں شاہ دئے[7] رضا — جا تو[9] اب[8] کر لوج غزا
یوں دواع[10] کرشاہ سنگھات — تاریخ[11] اُس دن چاندوں سات
مستعد[12] ہوکر ہو واسوار — بیروں باھیں ہانک پکار
کمر ترکش کھنڈا[13] ہات — جائے پڑیا ہیروں[14] سات
میڈاں[15] بھیتر بھڑیا[16] جیوں — پیں بکھیرے[17] پچھ دھر توں
جن کا ٹن کر سگا کھول — دھاندل پیشن ہالک ہول؟
یوں اُن مارے بیری لیے — ہر ہر حملے کیتے سے
بہت گھالے کافر مار — اوتے سگلے دوزخ بار
سارا دیس اُن[18] لوج کیا — چکہ[19] نہ پالی[20] ٹانک پیا

---

(1) جیوں آن ج جیونہ تانہ (2) ب ج-جیوتادیوں جان (3) ج-یوں
(4) ج-سوں (5) ج-یہ
(6) اس شعر کے بعد نسخہ ب میں دو شعر اور ملتے ہیں۔

اب ہوں تج سوں قل کروں — دائم میرے اچھے توں
بہشت میں بھی جاتے بار — انکھیں میرے تو اچھ یار

(7) ب-دیئے شاہ رضا (8) ب-ب اب کر جاتوں لوجہ غزا (9) ب-کراب
(10) ب- ودا (11) ج-اونہ دن چاندنہ سات (12) ب-مستد
(13) ج-کھانڈا (14) ب ج-بیرینہ (15) ب-میندھیاں ج میڈھن
(16) ب-بھڑنے (17) ب-چوندھیر ج جے دھر (18) ج-انہ
(19) ب-تک ج چک (20) ب-پانیں

توлک[1] پڑیا آپنیں بھی — خواست[2] الٰہی کی یوں تھی
تو سب رہے لوج نوار — آسودہ[3] ہووا چار پہار

روز[4] ہشتم ماہ محرم شہید شدن قاسم ابن امام حسن و ماتم او مصیبت او واقعہ

بازاں[5] اٹھ کردوجے دن[6] — جب[7] کی تاریخ پانچ ہور تین
مستعید[8] ہو کر دونوں بھار — چل[9] کر آئے فوج شوار
لشکر یازید[10] ہم سیدان — حاضر[11] ہوئے درمیداں
دونوں فوجاں رو برو — شور اٹھیا[12] از ہر سو
جھیں آئے بیری چل — سوکھ ہوئے دوتوں[13] دل
تو لک قاسم ابن حسن — برس اٹھارہ کیرے سن
مستعید[14] ہوکر گھوڑے چھڑ[15] — آؤ حسین کے پانوں[16] پکڑ
کھیا کہ مجھ دے[17] رضا — جا اب کروں لوج غزا[18]
بہتر پیسوں بھانوں[19] دل — آنوں بیری کھانڈے تل
اتاں سن کر حسین[20] راؤ — سیس اُچا کریںے لاؤ

---

(1) ب-جولک (2) ب-تقدیراللہ کی (3) ب-ہوے آسودا
(4) الف-فصل روز ہشتم......الخ ب باب جنگ شدن روز ہشتم وشہید شدن شاہزادہ قاسم ابن حسن علیہ الصلوۃ والسلام (ج) فصل شہد شدن قاسم ابن امام حسن علیہ السلام بتاریخ ہشتم ماہ محرم ماتم ومصیبت وانواع آن
(5) ب-اوٹ ج بھی اٹھ دوجے (6) ب-دین (7) ب- جوتھی تاریخ ج جب تھی تاریخ
(8) ب-مستید (9) ب-ج آئیں (10) ب-یزید
(11) ج-حاضر آئے (12) ب ج-اٹھایا (13) ج-دوھو
(14) ب-مستعد (15) ب-چڑ (16) ب-پاوج
(17) ج-دید (18) ب-جائے کروں توں لوجہ گر اج جائے کروں اب لوج غذا
(19) ب-بھانو (20) ب ج-سید

آنکھوں[1] بھر کر پانی آن   رودن[2] لاگا یوں بکھان
کی[3] توں جات اے قاسم   مت سر تھے مجھ ہوے ماتم[4]
ایک حسن کی نشانی[5]   تونچہ رھیا تھا اے جانی
آپس جیوتے[6] ہوں تجھ کوں   بیروں موں اب[7] کیوں بھیجوں
مت کچھ[8] انپڑے تجھ خطر   تس[9] تھے ہوئے مجھ دکھ اثر
قاسم کہیا سن اے شاہ   ایسا مانڈیا قہر اللہ
جیو نے کا اب کیا ہے غم[10]   لوجھیں بارے جو لک دم
بازان[11] کہیا سرور شاہ   اللہ کیرے توجہ پناہ
جائے[12] اے قاسم بیروں[13] بھان   تجھ کوں ہاری دے سبحان

اس شعر کے بعد نسخہ ج میں مندرجہ ذیل اشعار کا اضافہ کیا گیا ہے۔

قاسم بیٹے میرے کوں   بیٹی اپنی دیوں تج کوں
وہ قول آیا مجھ کو یاد   بیاہ گناؤں تیرے سات
اتنا کہہ کر گھر میں جا   خاص سراپا اس بھیجا
قاسم تسلیم کرلیتا   عزت حرمت بہت کیتا
چیرا رزیں سرباندھا   قبا اطلس تن پہنا
سرخ کمر بند کمر پر   زریں کوشش پیچ خوش سر

---

(1) ب۔انکھیاں پانیں بھر کر آن ج آنکھیں بھر کر   (2) ب۔اور رولاگا
(3) ب۔ابہ   (4) ب۔ج ہوے سرتھیں مجھ   (5) ب۔نشانی
(6) ب۔جیوتیں   (7) ب۔بیر ینہ میں اب   (8) ب۔تجھ
(9) ب۔سرتھے ہوے مجھ اک اثر ج سرتے ہوویں مجھ
(10) ب۔نسخہ الف میں اس شعر 1368 کے بعد یہ شعر ہے اس کے بعد 1370 اور پھر 1368 لکھے گئے ہیں۔
(11) نسخہ الف میں یہ شعر نہیں ہے۔ (12) ب۔ج جائے   (13) ب۔ج بیری

شمشیر قبضہ ہیرے چڑ　　　ات خوش زیبا کمر پر
بات کماں لے ترکش باند　　　باہر آیا جیسا چاند
سہرا سرکوں باندیا تب　　　شہید ہوئے چلیا جب
روئیں دیکھ کر یار عزیز　　　لعنت پڑتے بریزید
حکم خدا کا یوں آیا　　　قاسم کا تب بیاہ کیا
بازاں قاسم گھر میں جاؤ　　　لی بیاں کوں سب پاس بلاؤ
آیاں اڑ اڑا اُپر پڑ　　　دونوں نینوں پانی بھر
آتی نیڑے خوش دامن　　　روون لاگی اپنی من
واہ پیارے جاتا توں　　　ایسا دکھ میں کیوں سہوں
تو ایک بنٹی شہہ کی بجی　　　قاسم کوں جو دینی تھی
سو وہ ٹھاری رہے آؤ　　　لہو گھٹہ گھٹہ رورو وائے
رو رو آکھی نوشہ کوں　　　اب کیا کیتا توں مج کوں
تم بن میں کیوں رہوں گی　　　یہ جیو اپنا دیوؤں گی
کبہ تم یہ دکھ کیوں بھروں　　　کیدھر جاوں کیوں کروں
بازان قاسم نیڑے آؤ　　　ہاتھ پکڑ کر گل سوں لاؤ
کہن لاگ یوں اس کوں　　　سوپنا میں تجھ اللہ کوں
ہور جو کہے ملے کوے　　　رہے بچھڑ ہم تم روے
جب او بھی قیامت ہوئے　　　اللہ آپیں قاضی ہوئے
نبی محمد آویں جب　　　ہم کوں اوہاں ڈھونڈے تب
علی فاطمہ آویں مل　　　رو ویں ہم کوں ہو بے دل
حسن کیرے زہر جیوں　　　سبز کرہ کر آویں تیوں
اوسی جاگا ڈھونڈ دگے　　　اوہاں مج کوں دیکھوگے
تو لک بیرینہ بادل جیوں　　　ہاتوں کھڑکاں لیتے تیوں
نوشہ چلیا فوج منے　　　روئے حسین دل منے

یہ اشعار جو نسخہ ج میں درج ہیں الف یا ب میں موجود نہیں۔ ان کی زبان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ الحاق اشعار ہیں۔ اشرف بیابانی کی زبان اس سے مختلف اور قدیم ہے۔

(1371) یوں وداے حسین کن   بھی اٹھ قاسم ابن حسن
گرموں(1) جاکر سگلوں(2) سات   لہرے(3) بڑے مرد عورات(43)
سگلوں سیتھ(5) مل جاکر(6)   آئے سگلے(7) کے جیو بھر
زہرے پھوٹے سینے(8) پھاٹ(9)   تاریخ(10) اس دن چاند آٹھ
سگلوں(11) کی لیہ رضا   قاسم چلیا لوج(12) غزا
آیا(13) انگھے رکاب دار   کیتا گھوڑے(14) کا تنگ بار
بلوند گھوڑا(15) بجلی باؤ   ات بل بیٹھا راوت راؤ
حملہ(16) کیتا جیوں اُن آغاز   توٹ پڑیا(17) جیوں بھری باز
بیروں(18) یاہیں کھول بجاؤ   برسن لاگا کھانڈے گھاؤ
(1380) جن کا تن کردھوند کا جیوں   پھوٹے کافر سگلینہ تیوں
جیوں(19) پیٹھا بچلی پھوڑ   کیتے بیری گھالے توڑ
اتنے(20) کافر سٹے مار   کرنا(21) سکے کوئی شمار

---

(1) ب ج - میں   (2) ب-سگلینہ   (3) ب-نجھنے
(4) ب-عورت   (5) ب-سیکنہ سیتھس   (6) ب-چل کر
(7) ب-سگلینہ   (8) ب-سینس   (9) ب-پھوٹ
(10) ب-رہے سارے لوگ مبہوت (11) ب-سگلینہ کیری   (12) ب ج لوجہ
(13) ج-آنکھیں آیا رکیب دار   (14) ج-کوں   (15) ب-گھوڑی
(16) نسخہ ب میں یہ شعر موجود نہیں اور ج میں بھی نظر نہیں آتا۔   (17) ج-جوں
(18) ب ج - بیر ینہ ماتھے کھڑک بجاؤ
(19) نسخہ میں یہ شعر بعد میں اور اس کے بعد کا شعر پہلے تحریر کیا گیا شعر نمبر 1380 اور 1381 مقدم و موخر ہیں۔
(20) ب- کیتے بیرینہ ج کیتے کافر کاٹے   (21) ب-تاں

بیروں[1] کیری باٹ پرو   زخموں[2] بھیتر تکہ تکہ ہو
ہر ہر حملے ہر ہر گھاؤ[3]   لوہو کیری کھال[4] بہاؤ
بازاں جیوں[5] آیا وقت   بے تاب ہوا قاسم سخت
پالی[6] بن بھی[7] رھیا اڑ   سینا[8] کالج سوں پکڑ
ناگہ انپڑیا کاری گھاؤ   قاسم سب[9] تن لوہوٹھاو
بازاں حکم[10] الہی کے   پڑیا[11] قاسم جیوڑا رے
بیری آئے اوپر پڑ   لنبے لنبے مال پکڑ
لیتا قاسم کا سر کاٹ   تاریخ اس[12] دن چاندوں[13] آٹ
جھمیں قاسم پڑیا جنگ   حسین[14] ہوا یوں دل تنگ
مار[15] منڈا سا سرتھیں[16] کاڑ   توڑے[17] دھاڑی[18] کپڑے پھاڑ
رون لاگیا[19] یوں پھر پھر[20]   پیٹن لاگیا[21] سینا سر
حسین روئے نعرے[22] مار   قاسم باہیں[23] زار بزار
لھورے[24] بڑے ہوئے بیدل   عورت[25] مردوں سگلینہ مل
ماتم کیتا یوں اُس ٹھانوں   قاسم کیرا لے لے ناوں

---

(1) ب-بیرینہ   (2) ب-زحمان ج زخموں   (3) ب-گھائے
(4) ب-کھالی   (5) جوکی آیا   (6) ب-پانین
(7) ج-یوں   (8) ب-سیناں کالجہ   (9) ب-کیرے لے سے نانو
(10) ب-نسخہ الف میں کے سے پہلے زائد لفظ ''کا'' لکھ دیا گیا ہے   (11) ج-قاسم پڑیا جیوڑا دیہ
(12) ب-ان   (13) ب-چاندو   (14) ب- ہوا حسین یوں
(15) ج-پاڑ   (16) ج-کھاڑ   (17) ج-توڑا
(18) ب-داھڑی   (19) ب-لاگا   (20) ب-بھر بھر
(21) ب-لاگا   (22) ج- نعرا   (23) ب-کارن
(24) ج-لہرے   (25) ب-عورتاں مرداں سگلے مل

یوں سنگلیوں[1] کوں دکھ سات روتیں[2] گزری ساری رات

روز[3] نہم ماہ محرم جنگ کردن علی اکبر پسر امام حسین وشہید شدن وماتم وے ومصیبت وے

صبح بھی اوٹھ جیوں ہر روز مستعید[4] ہوکر دونھوں[5] فوج[6]
لوجھن[7] باہیں نکل جیوں بیٹا شاہ حسین کا تیوں
(1400) اوتر[8] گھوڑے ہووا پانوں علی اکبر اس کا ناؤن
دوڑیا[9] آیا حسین کن بارہ[10] برس کیری سن[11]
مانند صورت نبی کی[12] علی اکبر باہیں تھی
سکا[13] صورت خوب نوخیز چالاک ہم[14] جوں شرزہ تیز[15]

---

(1) ب-سنگلینہ (2) ب-روتے
(3) ب-باب شہید رشدن شاہزادہ علی اکبر ابن شاہ حسین رضی اللہ عنہ ج فعل شہید شدن علی اکبر پسر امام حسین بتاریخ نہم شہر ماتم ومصیبت آں
(4) ب-مستید (5) ب-دونوں ج-دونو (6) ب-نوز (فوج)
(7) نسخہ ب اور ج میں اس شعر سے پہلے یہ شعر لکھا گیا ہے۔
ب ہاتھ کھانڈے ترکش باند محروم کیری ناویں چاند
ج ہاتھ کھانڈے ترکش باند محروم کیری نونہ چاند
(8) نسخہ ج میں اس شعر کی جگہ بدل گئی ہے اور وہ شعر نمبر 1409 کے بعد آیا ہے۔
(9) ب- ہفت دہ برس (10) ب-کا (11) علی اکبر کی عمر اٹھارہ سال بتائی گئی ہے
(12) ج-سہکہ (13) ب ج-جیوں (14) ب ج-شیر
(15) اس شعر کے بعد نسخہ ب اور ج میں یہ شعر زائد ہے۔
ماروں باللہ کافر لے جتیں نج کوں طاقت ہے

حسین کیرے دونھوں پاو[1]   پکڑ رہیا سرسوں لاؤ
کی یہ[2] بابا دیہہ[3] رضا   جائے[4] کروں تو لوج غزا
ماروں بیری کھڑکوں[5] گھائے   لھو[6] کیرے کھال بہائے
بازاں[7] امام حسین[8] اوٹھ   دونھوں نینو[9] انجھو گھوٹ
بیٹے کا سر دونو[10] ہات   لے کر لایا سینے[11] سات
پکڑ رہتے[12] ہیکتی بار   رو رو نینوں[13] لائے[14] دھار
(1410) کیوں[15] تجھ بھیجوں پیارے پوت   وو[16] توں تنہا وے بہوت
اے مجھ جیوں تین توں کی آج   دکھ[17] دے چلیا کالج[18] ڈاچ
اللہ مانڈیا ہیم[19] بلا[20]   دکھ پر دکھ مجھ نت اگلا[21]
مت تجھ لاگے دھکا چوٹھ[22]   مجھ سر آوے دکھ کی موٹ
یہ دکھ کیوں مجھ کاڑھیا جائے[23]   پیارے کہہ کس لاگوں دھائے[24]
بازاں بیٹے کہیا عین   سن اے سرور شاہ حسین
اللہ بارے مانڈیا یوں   تدبیر اس کے کیجے کیوں

---

(1) ب-پانو   (2) ب-اے ج ایہ   (3) ب- ج دیو
(4) الف جا   (5) ب-کھڑکنہ   (6) ب-لھالی ج نیر
(7) ب-یوں سن بازان حسین اوٹھ   (8) ب-حسین سن کر اوٹھ   (9) ب- نینہ
(10) ب-دونوں   (11) ب-سینیں   (12) ب- ج رہیا
(13) ب-نینہ ج نینو   (14) ب-لایا   (15) ب-تج کوں بھیجوں ج تجھ کیوں بھیجوں
(16) ب-تو ہے تنہا ج وائے توں   (17) الف دکھ پر دکھ دے چلیا کالج ڈاچ
(18) ب-کالجہ   (19) ج-ہچ   (20) ب-بلائے
(21) ب-اگلائے   (22) ب ج چوٹ   (23) ب-کھڑیا
(24) ج-کس گل لاگوں دھائے

باالله لڑتین[1] مرتیں باج　　　ہور کچھ ناہیں اے سرتاج[2][3][4]
بیر نہ مانڈیا یوں کرکس　　　جیونے کی اب کس کوں ہوس
جیونا[5] تو کئی چھوڑے ناں　　　ضرورت لوجیں بادل وجان
اب مجھ دب کردیہ رضا　　　جائے[6] کروں تو لوج عزا
بازاں اٹھ کر سرور شاہ　　　کرد توکل بر الله
ہوا راضی ضرورت　　　بیٹے کیرالے کر ہات
سونپا الله کوں[7] حضرت　　　علی اکبر اٹھ تو ات
حسین سنگھاتیں[8] وداع کر　　　سردو پاونہ اوپر دھر
گھر[9] موں جائے بھی سگلوں سات　　　ملیا گل لگ دیتا ہات
مائی[10] آئی بانہہ پسار　　　دکھ[11] بھر آیا جیو نسار
بیٹے کوں لے گلے[12] لاؤ　　　واری آپس جو میں پاؤ
بیٹے[13] کہیا سن اے ما　　　مجھ تھے خشنود[14] اچھ سدا
اب[15] ہوں چلیا لوجھن بار　　　ایس چنیا اُن[16] کرتار
بھی[17] کیا جانوں ہوں لہنہا　　　آون پاؤں یا کی ناں
دود حلال اب مجھ کوں کر　　　دستگیر ہویں روز محشر[18]

---

(1) ب-لڑتیں مرنیں باجہ ج لڑنے مرنے　(2) ب-تاجہ
(3) ب-ب-نسخہ ب میں 1418 تا 1433 جملہ سولہا اشعار موجود نہیں ہیں۔
(4) اس شعر کے بعد نسخہ ب میں یہ ایک شعر زائد لکھا گیا ہے۔
باپ کنے تجے لہہ رضا　　　ودا کیتا ماں سوں جا
(5) ب-ج جیون　(6) ب-الف جا　(7) ج-کے
(8) ج سنگاتیں　(9) ج-میں جا اُنہ سگلیہ سات　(10) ج-مان جو آئی
(11) ج-بھر دکھ آیا جیونثار　(12) ج-گل سوں لاؤ　(13) ج-بیٹا
(14) ب-تیں　(15) ج-ایہ　(16) ج-اُنہ
(17) ج-یہاں　(18) اس شعر کے بعد نسخہ ب میں دس شعر کم ہیں۔ یعنی شعر نمبر 1435 تا 1444

جے جیوتے جَو بھی پاؤں　　آؤں بھی کیا[1] تا آؤں
میں[2] تجھ دیکھوں توں مجھ دیکھ　　جولگ جیو ہے[3] تن موں چکہ یکہ
یوں[4] سن اٹھی ماڑ اڑ اوٗ　　سر لے سینے[5] سینتیں لاوٗ[6]
رو ون لاگی یوں سہکہ　　وادی تجہ پر باراں لکھ
میں تجھ کیتا دود حلال　　پیارے توں مجھ یوں نہ جال
بیری[7] موں کی چلیارے　　کیوں کروں رے پیارے
مت[8] تجھ ہوئے پرستاوا　　آوٗ پڑے مجھ پچتاوا
تجھ نِنھے[10] جیو پر اتنا[9] دوکھ　　کیوں مجھ ڈاییں کوں ہوئے سکھ
(1440) پیارے کیوں میں راکھوں دھیر　　مت لیوں[11] تجھ اودھر چیر
کہاں راکھوں تجھ چھپاوٗ　　آوٗ پیارے پیٹ سماوٗ
یوں[12] اُن مادکھ رو روئے　　پر کم ٹھاکی بلکھی[13] ہوئے
ضرورت بازاں دی رضا　　تج کوں راکھے ایک اللہ
اب کس جیئوں[14] یہ دکھ روے　　کس پکاروں آڑے ہوئے
کیدھر جاوں اہ مار　　پیارے مت توں لاوٗے بار
جے توں جادب[15] کرآوٗ　　ہوں ہوں او بھی تیری چاوٗ
جے[16] کی آن ملائے بھی کرتار　　جانوں جایا دوجے بار

---

(1) ج-تو نیں آکھوں　(2) ج-ہوں　(3) ج-آ ہے جیو چلیک
(4) ب-سن کر اٹھی یوں اڑ ڑاوٗ　(5) ب-اس کا سینن لاوٗ
(6) ج-بیر ینہ میں کی　(7) یہ شعر نسخہ ج میں موجود نہیں　(8) ج-نھنے
(9) ج-اپنا　(10) ج-لیوٗں تجھا یہ اودھر چیر　(11) ج-او
(12) ج-ہو　(13) ج-نینوں　(14) ج-اڑا
(15) ب ج-جانا

یوں پرماسوں[1] وداع کر — سر[2] دونوں پانوں اوپر دھر
بازاں ہووا اوٹ کھڑا — روتا سب گھر لہرا بڑا[3]
علی[4] کیری صورت سار — کسوت زیبا مجلس یار
گوت اجالا گھر دیپک — جگہ[5] منہ پیار رن دھیرک
ایسا نچیا اودھر تھے — جانوں اوتریا اوپر تھے
اوبھا ہوا جیسا چاند — تیغ وترکش کمر باند
پاوڑی[6] پاؤ دے تیزی چھڑ — بیروں کیرے رخ پکڑ[7]
فوج منن تھیں[8] چلیا یوں — ابر[9] میں تھیں چندا جیوں
جائے[10] پڑیا[11] یوں بیروں سات — ننگ کھنڈا[12] مردیا ہات
بجلی جو کی[13] کڑ کے توٹ — مارے راوت[14] ایکی موٹ
ہرینہ[15] بھیتر چیتا جیوں — مار بکھیرے[16] کافر تیوں
جیوں یہ پیٹھا[17] سنوار ہوئے — مارے دشمن کیتے سے[18]
آپس[19] بھی چکہ زخماں کھائے[20] — لال ہوا سب لوہو نہائے[21]
تس پر بھی یوں پائی[22] باج — پھوٹن لاگا[23] سینا ڈاچ[24]

---

(1) ب-سوج میں (2) ب-سروتہ پادنہ اوپر دھر (3) ب-نھاں وبڑھ
(4) ب-ج اکبر (5) ب-جگ کا پیارا (6) ب ج-پاوڑے
(7) ب ج-بیرینہ کیرا روحہ (8) ب ج-تھے (9) ب ج-مین تھے
(10) ب-بھڑیا تیوں بیرینہ سات ج بھڑیا (11) ج-بیرینہ
(12) ب-کھانڈے (13) ب-برے ج نردیا (14) ب ج-جیوں کی
(15) ب-ہرنیاں (16) ج-کھدپڑے (17) ب-سو
(18) ب-آپی بی (19) ب-کھاوج کھا (20) ب-نہاو
(21) ب-تک پائیں باجہ (22) ج-لاگیا (23) ب-راجہ
(24) ب-ایک ایہ سوں ہور پائیں توٹ

یک[1] یہ ہووا سوپانی توٹ ‏ ‏ زخموں[2] بھیتر سب تن پھوٹ
تیر[3] گزریا نری کن ‏ ‏ علی اکبر آیا[4] رن
یہ جیو دیا[5] راہ خدا ‏ ‏ بیروں[6] کیتا سیس جدا
جھیں پڑیا ان میں[7] پوت ‏ ‏ رہیا شاہ حسین مبہوت
شاہ حسین یوں دیکھیا حال ‏ ‏ روون لاگے ھینا گھال[8]
اپنے[9] سرتے کاڑ[10] دستار ‏ ‏ بھوئیں میں سٹیا نعرا مار
پیٹن[11] لاگ سینا سیر ‏ ‏ روتا آیا گھر کی دھیر
جھیں روتا آیا شاہ ‏ ‏ پوت پیارا کھیا واہ
یوں سن سب[13] اوبھے[12] اڑ زاؤ ‏ ‏ اوچتا[14] لاگ کالج گھاؤ
کرنے[15] لاگے ہائے ہو ‏ ‏ شور[16] اٹھایا در ہرسو
عورتوں[17] مردوں کیتا شور ‏ ‏ روون لاگے شب[18] تا روز
مائی دیکھی اوبھی باٹ ‏ ‏ پیارا آوے بیری کاٹ
تو لک آئی یہ[19] خبر ‏ ‏ گھابر گئی[20] سد بسر
حیراں ہوئی سن کر مائی ‏ ‏ انکھیں[21] آیا لوھو چھاتی
باہر نکلی انگے[22] آؤ ‏ ‏ آپس ساری دھول چھاتی

---

(1) ب-ایک یہ سوتی ہوا پانیں توٹ (2) ب-زخمتہ (3) الف- تیر گزارے تیزی کھن
(4) پڑیا (5) ب ج-دیتا (6) ب ج-بیرنہ
(7) ب ج-میں (8) ب ھیاں ج ھایاں (9) ب-آپیں
(10) ب-سرتھیں (11) الف-سر (12) ب-اوٹھے سب
(13) ج-اوٹھے (14) ب ج اوچت آیا (15) ب ج ہوئے
(16) ب ج سوئے (17) ب عورتاں مرداں ج عورتہ مردنہ
(18) ب-سوز (19) ب-ایہ (20) ب-ہوی سربسر
(21) ب-انکھیا ج آنکھیں (22) ب-انگیں

روون لاگی یوں اس ٹھانوں　　علی اکبر کالے لے نانوں
لوں ماں روئی[1] وه گلاتان　　بکت بکت بھاتوں[2] بول بکھان
کھائی[3] پچھاڑیاں اوبھی ہوئی　　کھابر[4] ہوء پھر پھر روی
نیر بہوٗن انجھواں ڈھال　　وه کیوں دیکھوں گی اپتال[5]
آؤ پیارے دیکھوں چکہ　　تجھ بن مجھ جم کھڑیا[6] دکھ
تیرے جیو پرداری جانوں　　کیوں[7] جیودیتا کس کس ٹھانوں
کیوں تجھ بیروں[8] ماریا پاڑ　　مجھ دکھ سینے[9] آیا آڑ
تجھ بیں[10] میرے پیارے پوت　　چھوں[11] دہر ہوا چک ہاہوت
آؤ پیارے دھیرک دے　　باوکی مارے جاتے اے
کیدھر تھیں چکھ نکل آؤ　　سینے[12] کیری آگ بجھاؤ
اب[13] آو پڑیا یوں دکھ بھار　　جانے اوہی ایک کرتار
بیروں[14] تجھ کیسا کیارے　　آورے میرے پیارے
پہناں[15] آیا سینا[16] پھر　　کس[17] رہ کاڑوں ہوں پڑکر
اوبھیاں دھاراں برس جوگ　　بچھڑ[18] انچھڑ یا دیکھو لوگ
کیوں کروں اب کیدھر جانوں　　کیتاروؤں لے لے ناؤں

---

(1) ب۔نسخہ ب میں یہ شعراس طرح پیش کیا گیا ہے۔
او او مائی اڑ اڑوے　　بجلی جوں کی کڑ ژاوے
(2)ج۔بھاتنہ　(3) ب۔کھلی　(4) ب۔پوت پیارے کارن روئی
(5)ب۔حال ج لاھو نیال　(6) ب۔گبرادوکھ　(7) ب۔ کیوں جودیاتیں کس ٹھانوں
(8)ب۔بیرینہ ج بیری　(9) ب۔لایا سینس آرج آیا سینے آر
(10) ب۔ج بن　(11)ب۔چھودہراجڑیا چک ہاہوت (12)ب۔سنیں نسخہ ب میں
(13) ب۔یہ شعر نسخہ ب میں مقدم اور اس سے پہلے کا شعر موخر ہے
(14)ب۔بیری ج بیرینہ　(15) ب۔پنہاں ج پنھا　(16) ج۔سیناں
(17)ب ج کس پکاروں ہوں پڑکر (18) ج۔بچھڑا

آؤ رے میرے نازک تن　　تجھ بن کیوں(1) ہوں دھروں من
کیتا رووں حنیاں گھال　　بیروں(2) تپاے پیٹنہ جال
یہ جیو ہووا ڈاواں ڈول　　اب کس آکھوں یہ دکھ کھول
یوں اُں کیتا مائی(3) انگات(4)　　روئی بکھانی(5) کس کس کھات
تالا(6) بیلا ہوئی روئی　　بیٹھی ہاتوں(7) مانک کھوئی
دھول ملائی(8) آپس لے　　لوڑی آیت(9) جیوڑا دے
تیسا(10) اٹھیا گھرموں(11) ناد　　سارے گھر مونہہ(12) شور فریاد
یوں پر گزری روتیں(13) این　　کوئی(14) ما باپ بھائی بھین
علے اکبر آیا(15) رین　　روون لاگے سگلے جن
رو رو ہوئے یوں بیتاب　　ناں ان پانی(16) ناخوش خواب(17)

یکے ازیاران امام حسین در حالہ خواب دید کہ حضرت فاطمہ زہرا با دامنی خود آن دشت وصحن راپاک می کنندوملایم آن تفصیل

یوں(18) پر گذرے چار پہار　　ایسی(19) بھیتر کوئی بار
جیوں چکہ(20) سوتا تکیہ کر　　او او بانہہ(21) سرانے(22) دھر

---

(1) ب-کیتو دھروں من　(2) ب-بیرنہ تپاوے　(3) ب-ما
(4) ب-اگانتہ　(5) ب-بھانت　(6) ب-تالاں بیلاں
(7) ب-ہاتنہ　(8) ج-ملادی　(9) ب-اپنا
(10) ج-تھتا　(11) ب ج میں　(12) ب ج میں
(13) ب-روتے　(14) ب-ماباب کوئی بھائی بھیں
(15) ب-ب آئے　(16) انہہ پانیں ج انہ پانی　(17) ب-ج ن
(18) ب-یو ج پہ　(19) ب-ج اوی　(20) ب-تک
(21) ب-دونو ہاتنہ سرانے دھر　(22) ب-بانہہ سیرانے دھر

ایسے[1] میں یوں سہنا دیکھ   کہ جانوں[2] بچیں[3] ایکا ایک
آئی بیبیوں[4] کی بی بی   نبی محمد کیری دھی
حسین کیری سگی ماں   خاتوں جنت شمع جہاں
فاطم[5] زہرا جس کا نانوں   سوگوں[6] اوتر[7] آئی پاوں
جانوں ان پکڑیا[8] اپنیں ہات   دامنی[9] کیرے بالوں[10] سات
کربل کا سب جھاڑا[11] انگن   کنکر کسپت کاڑی[12] تن
خار[13] و خشت وکھڈ خا شاک   جھاڑیا[14] کیتا سگلا پاک (1510)
جیوں[15] اُن پوچھیا کیا ہے ناؤں[16]   کاہے جھاڑیا[17] توں یہ ٹھانوں[18]
لے کر اوٹھی اسے سن وا[19]   ہوں ہوں حسین[20] کیری ما
سو کہنہ[21] میرا پیارا پوت   شہ داردر رن اودھوت
لاڑ کھیلا نازک تن   کہ[22] اس کربل[23] کیرے صحن
انھوں بیروں[24] سیتیں لڑ   جیوڑا دے گا لہنبا[25] پر

---

(1) ب-تو لک جیوں یہ سہناں دیکھ ج اس میں یوں انہ
(2) ب-نسخہ ب اور ج میں لفظ "کہ" نہیں ہے   (3) ب-بچھیں
(4) ب-سیہنہ   (5) ب ج فاطمہ   (6) ب ج سوگنہ
(7) ج-اوتری   (8) ب-اٹھ کر اپنیں ج اٹھ کر اپنے (9) ب-داونیں ج دامنہ
(10) ب ج-پلوے ب کربلا   (11) ب ج-جھاڑ   (12) ب-کھڑی
(13) خاروخستہ کر خاشاک ج خار خستہ کھڈ خاشاک
(14) ب-جھاڑ کر کرتی سگلا پاک ج جھاڑے کرتی سگلا پاک
(15) ب-جوں   (16) ج-تانو   (17) ب-جھاڑی
(18) ج-ٹھانو   (19) ب-سن اے دائے   (20) ب-کی سگی ماں
(21) ب-سوکہن میرا   (22) ج-کل ب کربلا   (23) ب-بیرینہ
(24) ب-لہنباں   (25) نسخہ ب میں اس شعر کے بعد یہ شعر ہے۔
مت ابچھیں اس کے انگہ   کپٹ کانٹے کنکر سنگ

یوں او آکھی فاطم بات — سیناں[1] دیکھن[2] بارے سات
جیوں[3] ٹھپ جایگا صبح دمیں[4] — رہیا[5] اَنجھیں[6] ہوئے غمگیں
اٹ[7] کر کہے سگلے خواب — حسین دھرہم یارا صحاب

دہم ماہ محرم امام حسین خود بجنگ بیروں آمدن و وداع کردن با خواہراں وعزیزاں وشہید شدن و ماتم ومصیبت وے۔

بازاں اٹھ جیوں[8] نت[9] صباح — نکلا[10] مستعید ہوکر شاہ
(1520) تیغ و ترکش کمر باندھ[11] — محرم کیری دسویں[12] چاندہ[13]
شاہ[14] حسین اٹھ گھر موں[15] آو — سگلیوں[16] کوں لے گل لاؤ
سگلے آئے اوپر پڑ — حسین کیرے پاؤں پکڑ
روون لاگے زار بیزار — بھوتن[17] کیرا توں آدھار
کیدھر جائیں اب کس پاس[18] — کس لگہ جییں کس کی آس
حسین بھی رو آکھے بات — لہروں بڑوں[19] سگلوں سات
حکم خدا[20] کی کیا کرناں — جیوں اُن لکھیا تیوں مرناں
بانوں بھی سن نیڑے آؤ — پاونہ پڑے گلے سین لاؤ
رودن لاگی لے لے ناتو — توں جم میرے سر کی چھانو[21]

---

(1) ب-الف-سہاں دیکھیا ساری رات (2) ب-دیکھیا بارے (3) ج-جوان جاگیا
(4) ب-رہے (5) ب-اوجیں رہیا ہو غمگیں (6) ب-ج انکھیں
(7) ب-اٹھ (8) ج-جیونہ نت (9) ب-نیت
(10) ج-مستعید ہوکر نکلا شاہ (11) ب ج باند (12) ج-دسوینہ
(13) ب ج-چاند
(14) یہاں-نسخہ ب کا ایک ورق غائب ہے جس کی وجہ سے شعر نمبر 1521 تا 1544 یعنی چوبیس شعر نسخہ میں موجود نہیں ہیں۔
(15) ج-میں (16) ج-سگلینہ سوں بھی گلے لاؤ (17) ج بہتیں
(18) الف کس کے پس (19) ج-لہرے بڑے سگلے سات (20) ب-ج کا
(21) الف چھاون

کی اے میرے شاہ بہتار   توں بھی چلیا لوجھن بار
اب کہہ[1] تج بن جئوں کیوں   اللہ تورت مانڈیا یوں
اس دن جیتیں گئے[2] مائے   [3]کھیں پھیرا نکلا آئے
مانک تن سب آئے رن   کیدوں[4] چیلاں ہوئے دھن
کوئی نہ پریا جیومیں[5] جیو   اب[6] سن میرے پیارے پیو[7]
لوجھن باھیں[8] جے توں جائے   بھی ٹک[9] پھریں مجھ لگ آئے
ایھوں[10] اوبھی آس پکڑ   دیکھوں باٹ اس اونچی چھڑ[11]
دب کر آؤ پیارے کنتھ[12]   دوھوں[13] نینوں تیری پنتھ
دیکھوں پھر پھر اوبھی ہوں   انکھیا انجھو[14] سینے دوں
مت تجھ لاگے بار بڑی   مجھ برس[15] سو[16] ایک گھڑی
اب[17] سن میرے شاہ بھتار   واری تجھ پر بار ہزار
اے توں[18] مجھ[19] تھیں جاتا رے   کیوں[20] اب کروں پیارے
روئے بانو یوں دکھ تان   پھوٹے[21] سچیں گات[22] بکھاں
آیا[23] حسین سوز اوبال   انکھیا[24] بھر بھر انجھو[25] ڈھال[26]

---

(1) ج-کہتم   (2) ج-گئے رے مائی   (3) کھیں پرت نہ کیے آئے
(4) ج-کیدھوں جیلوں ہوئے اھن   (5) ب-جیتا جیو   (6) ج-ابہ
(7) ج-پیوں   (8) ج کارن   (9) ج ٹک پیر ینہ مجھ لگ
(10) ج یوں ہوں   (11) ج چڑ   (12) ج کنت
(13) ج اوبھی دیکھوں تیری پنت   (14) ج انجھور سوں دھودھو   (15) ج-سج کوں برس ہوئے ایک گھڑی
(16) الف سو آئے   (17) ج-ابہ   (18) ج-کہ
(19) ج مجھ میں ایک بار ے   (20) ج کروں رے یارے   (21) ب-سچیں پھوٹے کوہ
(22) ج-کوہ   (23) ج آؤ حسین سنواروں بال   (24) ج انکھینہ
(25) انجھوں   (26) ب-اس شعر سے پہلے نسخہ ج میں ایک شعر زائد تحریر کیا گیا ہے ۔

بازاں حسین یوں سن کر   پانی اپنا انکھینہ بھر

لے دونھوں[1] ہاتوں[2] گلے لائے　　رو رو بھی[3] چکھ سجائے
کے اے بانوں دکھ نہ رو[4]　　حکم خدا کے راضی ہو[5]
یوں پر بازاں سب گھر میں[6]　　وداع[7] کر اٹھ شاہ حسین
باہر آیا فوج سنوار　　ہور[8] بھی سیتیں جتنے بار
گھوڑے[9] چھڑ کرہووا مستعید　　لوجھن باہیں[10] نکلیا سید
تو لک بیری آئے چل　　باجن[11] لاگے گھوڑوں تل
چھوں[12] دھرپسرے پیادے سوار　　سوں مکھ[13] اوٹھے دونھوں بھار
شورو غلبل[14] ہائے ہوئے　　دشت کربل[15] میں درہر سوئے[16]
باجن[17] لاگے یوں دف ڈھول　　کس نا پڑتا کانوں[18] بول
ڈھول دما[19] میں برغوں[20] لے　　کاھلیاں[21] بھیراں کہتے
ہر ہر جنسی با جنتر　　باجن لاگے فوج اندر
ایسا اوٹھیا[22] چھوں[23] دھیر ناد　　از ہر مردم شور فریاد
حیوان عالم لند[24] ڈرے　　جگ کے کانوں[25] دھنگ پڑے

---

(1) ج-دونھوں ہاتن　(2) ج-لاؤ　(3) ج- چکھ بھی کو سمجھاؤ
(4) ج-روے　(5) ج-ہوئے
(6) ب-بازاں سگلینہ سوں گھر میں ج بازاں سگلے سب گھر میں　(7) ب-ودا
(8) ب-ہوری جتیں کیتک بار　(9) ب ج ہو　(10) ب-باہر
(11) ب ج گھوڑینہ باجن　(12) ب-چھوں دھر ج چندھر
(13) ب-سمکھ آے دونوں ج سوندل آئے　(14) ج-ہو
(15) ب-کان کسی کے پڑے نہ بول (16) ج-ہو　(17) نسخہ ب میں یہ شعر موجود نہیں
(18) ج-کانہہ　(19) ج-دماینہ　(20) ب-ہرغم
(21) ب-کھیلیاں نفیریاں کیتے سے ج کاھلیا بھری　(22) ب-چوندھیرا وٹھیا ناد
(23) ج-چھودھر　(24) ب-لاکھ ج لنگ　(25) ب-کانہ ڈھنگ

[1]سات سمندر آئے جوش — ہووے دیو پری بے ہوش
دھرتی کا[2]نپیں سات ورق — انبر گرجیا ہفت طبق
عرش و کرسی ہفت[3] افلاک — جملہ خلائق[4] روحان پاک
جنبش آیا[5] ہیبت کاہ[6] — یہ کیا مانڈیا قہر الاؤ
حوراں جنت آیاں[7] روئے — [8]پاوں اتریاں اوبھیاں ہوئے
کھولے ساتوں[9] سرگ دیوار — لوجھن نکلیا جب شہسوار
[10]تیغ و ترکش کمر باندہ — جیسا پونیو[11] کیرا چاندہ[12]
[13]اوبھک راوت سارنگ چھڑ[14] — بیروں[15] کیرا رخ پکڑ
لوجھن آیا شاہ حسین — آہے کوئی اس[16] پردل میں
[17]سوکھ ہووے انکھیں[18] آئے — کس کی ایسی بیانی مائے
جیتے تھے یہ دعوے[19] دار — [20]اوسنؤں سیٹیں ہات تروار
[21]کوئی نہ سکے رہ حضور — [22]راوت تھر کے دورکا دور
پردل ٹھاکر کیا[23] اوچک کھائے — دیکھ جو[24] بھیتری منہ پھرائے
[25]چپیا حسین نعرا مار — [26]تھر تھر کانپیا سارا بھار

---

(1) ب-ساتو ج ساتوں (2) ب ج کانپی (3) ج-ہر
(4) ب ج-ملائک (5) ب-کھائے (6) ج-آئے
(7) ب-آیا (8) ب-پاونہ اوترا اوبھیاں ہوئے (9) ب-آٹھو ج آٹھوں
(10) ب ج-باند (11) ب-پونم (12) ب ج-چاند
(13) ب-آبھنکہ ج ابھنک (14) ب-چڑ ج چڑھ (15) ب ج-بیرینہ
(16) ب-اور ج میں یہ لفظ نہیں (17) ب-سمک ج سنہ کھ (18) ب-انگے ج انکیں
(19) ب ج کوئی (20) ب-دوتینہ سٹے کرتر دار ج سٹے ہاتوں انہ تروار
(21) ب ج-رہ نہ سکے کوی حضور (22) ب ج-رودت (23) ب ج-تھانبیا
(24) ب-دیکھتے بیری مکہ پھرائے ج دیکھتے بیرینہ مونہ پھیرائے (25) ب-شاہ جو چپیٹا نعرا مار ج پٹھیا
(26) ب-تھر تھرا

(1579) جھمیں[1] اوٹھیا مار بجھاؤ[2] — دو کھنڈ کرتا ایکس گھاؤ[3]
چیتا[4] جیوں یہ ٹھائے پر — تل کی مائی اوپر کر
حملہ کیتا یوں[5] ان مرد — کربل[6] مونہہ سب اٹھی گرد
ان مونہہ بیٹھا رن نورا — مار[7] اوٹھایا ڈھولوار[8]
چھوں[9] دھیر ایسی دھول اوڑی — انبر دھرتی کانپ پڑی
سیتیں[10] جو تھے کوئی دوچار — شہید[11] ہوئے وے سب یار
تنہا ہووا[13] شاہ حسین — سنورا[14] ہوا بیروں[15] میں
پھر پھر لوجے سرسا[16] ہوئے — چھوں[17] دھر کھانڈا برسا ہوئے
آپیں[18] راوت[19] مارے ہاک — کاٹے بیروں[20] پاڑے دھاک
کلکلن[21] کھانڈا بلکت موٹھ — ترکے آسن[22] گھوڑے پوت[23]
(1580) سرور شاہاں پرور گوت — ترور[24] بجلی مرور جوت
تیزی[25] گھوڑا اتبل سوار — کلوند[26] ہوتا سارا بھار

---

(1) ب-جیدھر اوٹھے (2) ب-بجھائے (3) ب-گھائے
(4) ب ج-باگھ
(5) ب-اوٹھے جیوں ٹھی پرج باگھ پرج باگھا ٹھے جیوں تھائے پر
(6) ج-انہ (7) ب-سب کربلا میں اٹھی گرد (8) ب ج-مارا
(9) ب ج-ڈھولارا (10) ج چھ-دھر (11) ب-سیتھیں
(12) ب-ہودے شہید دے سب یار (13) ب ج-اھیا (14) ب-سوار
(15) ب ج-ہیرینہ (16) ب-سوسا (17) ج-چھودھر کھانڈن
(18) ب-نھائے (19) ب-مارے جو ہاکہ (20) ب-ہرج بیرینہ
(21) ب-کلکھنڈی کھنا بلکت موٹھ ج کل کھانڈ گھوڑ ابلکند موٹھ (22) ج-آسنہ
(2ء) ب-پھوٹ ج پوتہ (24) ب-تردار (25) ب-بلوند گھوڑا
(26) ب-کاروت ہوتاراں بہار (27) ب-نسخہ ب میں مصرع آگے پیچھے ہوگئے ہیں۔

رن تل[1][2] چھوٹا کربل مانہہ   پردل پھوٹا[3] ران بھرانہ[4]

مارکھدیڑے[5] سب کافر   کربل بھیتر[6] چھوں دھر

لوہو کیری بہیں[7] کھال   ٹکڑے ٹکڑے مالیں مال

یوں[8] اُن کیتا ان کھتر   ہور[9] نہ سکے کوئی نر

ہر[10] کل راوت سارنگ چھٹر   مار[11] بجھائے دھڑ پردھڑ

گھابر[13] گئے[12] سدہ گنو اے   پھائے بھیں تو پیں جائے

واہ چھڑاون کوئی نہیں[14]   دے اب دھرتی ٹھاؤ کنھیں

جیدھر[16] اوٹھے یہ موہنہ[15] دھر   راوت[17] پیادے سواروں پر

(1590) سگلے پڑتے ایسے پھوٹ   جانوں اسماں پڑیا توٹ

آڑے پڑتے کاکلوت آؤ   تل سر لھڑتے[18] اوپر پاؤ

ایکس پرایک پڑتے تھاس   پاڑے ہیبت یہ تراس

کیتے رھے اوند پڑ   اور دنہ[19] بھیتر چھپے ڈر

سواروں پیاروں[20] لیتاراں   کیتنہ[21] پایا یوں جیوں دان

ایکوں[22] لیتا جنگل جھاڑ   ایکوں[23] کیتا[24] ڈونگر آر

---

(1) ب-مل ج میں   (2) ج-ہوتا   (3) ب-پران بھران

(4) ب-بکھیرے سب کافر   (5) ب-اوچھنوں دھر ج چوں ہوں دھر

(6) ب-بہتی   (7) ب-یوں یوں کیتا   (8) ب-کھول نہ سکے

(9) ب-ازکال ج اکتھ   (10) ب-ماراچالے   (11) ب ج-ہوئے

(12) ب ج سدہ   (13) ب-چھڑاوے   (14) ب-جیدر

(15) ب ج-منہ   (16) ب ج-سوارانہ   (17) ج-کرتے

(18) ب-ہیبت پڑتے لینہ تراس ج ہیبت کھا کر یہ تراس

(19) ب-گھوڑان بھیتر چھپے ڈر ج گھوڑینہ بھیتر چندھوں دھر   (20) ج ب-پیادینہ

(21) ب-کیتا پایا ج کیتوں پایا   (22) ب-ایکنہ لیتے ج کیتوں لیتے

(23) ب-ایکینہ   (24) ب-کیتے

7 حسین[1] کیری ایکس ہانک   پردل پڑیا ، ایسا دھاک
پاوا[2] بسرے بھولے باٹ   دھاکوں موے بینا پھاٹ
یوں[3] اب بیری جائے کہیں   میدان اندر شاہ حسین
ایسا مات[4] سنورا[5] ہوئے   ایکس کھانڈا کھنڈت دوے[6]
ایسا حسین لوج کیا   جگ[7] موں بارے ناوں رھیا
ایتے[8] مارے کافرے   ہر ہر حملے کیتے ئے
مار کھدیڑے پپلی[9] پاڑ   بیروں[10] کیرے لائے دھار
بازاں ہوا ماندا سخت   ہور بھی ہودا آخر وقت
اوبھی ہودا[11] جیوں شہسوار   پالی[12] باھیں ندی کنار
تو لک ایکایک درآن   انپڑیا[13] ناگہ تیر پراں
پچی ہو واشہہ[14] رنگ میں   بھومیں[15] آیا شاہ حسین
جھمیں پھوٹا گل موں[16] تیر   لوہو چلیا بہہ جیوں نیر
تیر گزریا[17] شہ رگ پھوٹ   گھوڑے پر تھے[18] آسن چھوٹ
بھوئیں پڑیا[19] دورا آؤ   پورا بیٹھا کاری گھاؤ
حسین کلمہ عرض کیا   راہ خدا کی جیو دیا

---

(1) ب ج-شاہ حسین کی   (2)ب- پاوج پا آؤ
(3) ب-پڑیں اسرے جائے گھوسیں ج بیری اسرے جائے گھوسیں   (4) ب-ج ان کا ماتا
(5)ب-سورہ   (6)ب ج-کھاونہ کھانڈے دوے   (7) ب-قیامت لگ تو ناون رھیا
(8)ب-ج یوں ان مارے   (9)ب-پرے   (10) ب ج-بیرینہ کے سرلائی دھاڑ
(11)ب-رھیا   (12) ب ج-پائیں کارن   (13) ب ج-ناگہ انپڑیا
(14)ب ج-شہرگ   (15) ب-پرآیا ج پڑیا   (16) ب ج-میں
(17)ب-گزارا الف گزرا   (18) ب ج-تے   (19) ب ج-پر پڑیا

گھوڑا جس پر تھا شہ سوار — اونھیں اوبھا رھیا ٹھار
سرتن[1] سب یہ لوہو بھر — دونوں نینو[2] انجھو جھر
آیا گھر میں دہلی[3] آڑ — گھوڑے دیا جیو پچھاڑ
جیوں[4] سب لوگوں یکا یک — خالی آسن گھوڑا[5] دیکھ
ابکم رھے حیراں گھر میں شور — اٹھے سگلے ہاٹ[6] ہائے روئے
ایسا اٹھیا گھر میں شور — کرنا[7] سکے کوئی ہور
لہرے[8] بڑے سو ہزار — نعرے مارے ایک ہی بار
بانو[9] ہوی او بھی بھاؤ — گھر تین[10] نکل[11] آنگن آؤ
جوڑا کھولیا چوڑا بھان — توڑن لاگی بالیاں[12] کان
انکو کیرا کاجل پونچھ — بال پٹیاں سب لیتیاں[14] گونچھ
گھابر[15] گئی ڈانوں ڈول — مرکے[16] بالوں جوڑا کھول
پیٹسن لاگی باھا[17] پھر[18] — کوٹن[19] لاگی سینا سر[20]
واہ[21] اے میرے شاہ بھتار — اب مجھ ناہیں کوئی ادھار
توگھر[22] آؤ پیارے کنت — او بھی دیکھوں تیری[23] پنت
تجھ[24] بن مجھ یہ جگ اجاڑ — کس پر چلے رکھ سکھ لاڑ
ساہوری[25] پیو کی ناہیں کوئے — کوئے[26] کیوں گھالوں جرم[27] اڑا ہوئے
تج[28] مرگ نا آئی تجھ[28] انکھیں — کیوں سکھ[30] جیوں جیو ناٹھیں[31]

---

(1) ب ج سیس سرے سب (2) ب انکھیاں لوہو جھڑ ج انکھیاں انجھو (3) ب ج دہلیز (4) ب ج یوں سب لوگنہ ایکا یک (5) گھوڑی (6) ب ج اڑاڑ اوے (7) ب کہہ (8) تھیں (9) ب ج بانوں (10) ب تھیں (11) ج نکلی (12) ب لولو ج دونو (13) ج انکھی (14) ب گھالیا پونچھ (15) ب ج ہوی (16) ب سارے گھر میں بالک ہول (17) ب ج کوٹن (18) ب باھان پھیر ج باہاں پڑ (19) ب ج پیٹن (20) ب سیر (21) ب ج وائے اے مرے (22) ب ج توں (23) ج تیرا (24) ب تج (25) ب ساوری (26) ب ہوں گھالوں ج ہوں گھون (27) ب جرم یہ رد یہ ج جرم ہر روئے (28) ب تج (29) ج انگین (30) ب ج ہونا سوی تجھ (31) ب ج - اب

سب سکھ دیٹھیا تیری چاؤ — اب دکھ پڑیا سینیس(1) آؤ
یہ جیو روندھیا اس دکھ(2) ٹھاؤ — کس پکاروں ہائے ادھار(3)
سرتے چھتر(4) گیا ڈھل — اب کیوں جاؤں کس کے بل
کس لگ بیسوں(5) کس پاس — ناپیو(6) کا کوئی ناس سرآس
یہ دکھ پڑیا کیوں باٹوں(7) — جرم دھیلا(8) کیوں کاٹوں
کشکہ(9) نہ جنتے مج کو مائے — تونا(10) پڑتایہ(11) دکھ آئے
داری(12) ہوں تج تا تیریاں — کلاں(13) اس سر رتیریاں
بچھڑ(14) جیوں کی نردھارا — کس لگ گھالوں جو مارا(15)
تجھ بن منجھ تاریک جہاں — توٹ پڑیا(16) واہ آج اسمان
یہ دکھ منجھ(17) کیوں کاڑھا(18) جائے — جیوتیں(19) پڑیا روندھی آئے
پر کم ٹھاکی ہوی(20) نردھار — کیتا روئیں(21) تجھ پکار
آؤ پیارے مجھ گوس — پر ریس ہوا مجھ اس دیس(22)
اووے بانو(23) یوں بکھان — تچیں(24) پھوٹیں کوں بکھان
بیٹا بیٹی عورت گوت — لہرے(25) بڑے سگلے دوست
نفر چاکر باند غلام — عورت مردہم خواس و عام
حشم خدم جتے بار — روویں(26) سگلے نعرے مار

---

(1) ب ن سینے (2) ب دکھ کی لبھار ج دھک بہار (3) ب ج دیہ آدھار (4) ب ج گیا مختر (5) ب ج جیوں (6) ب ج آس (7) ب ج کس (8) ب اھیلا ج دھولا (9) ب کاش نہ ج کاشک نہ (10) ب تاں (11) ج ایہ (12) ب ج یاتریاں (13) کالاسوابس راتیریاں جا کالا سراس راتریاں (14) ب ج اب ہوں ہوئی نردھارا (15) ب جز مارا (16) ب مجھ آسماں ج جوں عفت اسماں (17) نسخہ ب میں یہ لفظ موجود نہیں ہے (18) ب کاڑیا (19) کھاڑیا (20) ب چھاتی پڑیا روندھی آئے ج چھاتی اوپر روندھا جائے (21) ب ج اوون (22) ب سب دیس ج سب دیس (23) ب ج رورو بانو (24) ب اوتا تو یوں بول بکھان ج بھو تج سے گات بکھان
(25) ب تھیں جانتے (26) اب روت ج رونے لاگے نعرا مار

باب نہم[1]

شہادت امام حسین اور اقربا کا بین

(نسخہ ب-سر مبارک شاہ بریدن)

جہاں پڑیا سیّد راؤ گھوڑے پر تھے[2] بھیں پرآؤ
آئے بیری اوپر داٹ سیس مبارک لیتا[3] کاٹ
تو کیا آکھوں سن اے یار جگ میں ہوئی[4] یوں اندکار
ایسی اٹھی آندھی باؤ چندر سورج روپ چھپاؤ
ہودا[5] یوں تاریک جہان کر نہ سکے کوئی بیاں
انبر گرجیا لرزے بھیں جانوں قیامت قائم ہوئی
شہید[6] ہوئے سیّد شاہ حاضر ہوئے سب[7] ارواح
حوراں رضواں آیا پاو جہان پڑیا سید راؤ
روحاں[8] جملہ پیغبر حاضر[9] آیاں تقریت دھر
نبی محمد صلی اللہ در حال آئے اوڑی باہ
انگھیں[10] بچھیں فوج ملک لرزاں ہوئے ہفت افلاک
روتے روتے نعرے مار[11] تن گل لایا ہات پیار
یک[12] لک چوبیں ہزاراں روحاں جملہ پیغمبراں[13]

---

(1) اس باب کی نشان دہی راقم الحروف نے کی ہے لیکن الف میں باب کا نمبر نہیں لکھا ہے
ب باب سر مبارک شاہ بریدن ج میں بھی کوئی سرخی نہیں ہے۔

(2) ب-تھیں (3) ب-لیا (4) ب ج-ہوا

(5) ب ج-ہوا (6) ب ج-ہوا (7) ب-فرشتے ارواح

(8) ب-حوراں (9) ب ج-آئے (10) ج-انگھیں

(11) ب-آدت ج آوتیں (12) ب-ایک لک ہوا چوبیں ہسر ج یک لکھ ہوا چوبیں ہزار

(13) ب ج-پیغامبر

ملکوت[1] کیتے تعزیت   حسین علی کی نیت
علی کی بھی[2] آئی روح   کروند[3] ہر یک ہائے وہو
تو لک بی بی فاطم[4] جان   ستیں[5] حوراں چند رضوان
دھائے پڑی یوں اوڑی گھال   آئے کھڑی ہو[6] موکل[7] بال
دونوں ہاتوں[8] لے[9] اوچاؤ   پوت پیارے[10] گل سول لاؤ
لوہو[11] روے[12] دونو نین   نعرے[13] مارے آکھیں[14] بین
واہ اے میرے پیارے   کیوں کیوں جیوڑا دیارے
بھت پڑے اے بیری ہو[15]   کاٹوں ان کو تمھی کر[16]
کیوں کیوں تجھ پر حیف کیا   جور جفا کرجیو لیا
میرا[17] جایا نازک تن   ماریا کربل[18] کے صحن
اجڑے تھے اے بیری مائے   کالا[19] موں اُن نیلے پائے
کاٹیا[20] سر اُن پکڑ نازک دک   اللہ سرجے دوزخ جوک[21]
میرا پیارا[22] یوں دکھ دھر   انھوں[23] ماریا ٹکڑے کر
یوں ما روئی[24] دکھ افروز   پوت پیارے کیرے سوز

---

(1) ب-مل کر ج ملک   (2) ب-بی   (3) ج-بی بی فاطمہ بھی ہاہو
(4) ب-فاطماں   (5) ب ج-سیت   (6) ب ج-سر
(7) ج-موکھول بال   (8) ب-ہاتہ لیبہ اچاؤ   (9) ج-لیبہ
(10) ب-ج پیارا   (11) الف لہو   (12) ب ج بھرے
(13) ج-نعرا مارا آہ حسین   (14) ب-آکھے   (15) ج-بیر ینہ ہو
(16) ب-تمھیں ج نھنے کر   (17) ب-میرے   (18) ب-کل بلا (کربلا)
(19) ب-کلا منہ ج کالا موںبہ اونبہ (20) ب-کاٹیا سر پکڑ یاروں ج کاپٹا اُنہ سر پکڑ مار کہ
(21) ب-جوش ج جھوکہ   (22) ب ج-میرے پیارے (23) ب ج-بیر ینہ ماریا غدر کر
(24) ب ج-اور ود کھ

ہوا بھی جیتے[1] اونہا[2] کوے　　کربل[3] بھیتر حاضر ہوے
حوراں رضواں جملہ ملک　　ارواج رسولاں سب بے شک
یہ سب[4] روویں لے لے ناتو　　شاہ حسین[5] جس پڑیا ٹھانو
ہر سو اندر دشت کربل　　شور اٹھیا[6] در ہر محل
جے کوی[7] دیکھے انہاں[8] آئے　　زہرے[9] پھوٹے ہیبت کھائے[10]
آواز اٹھی[11] کربل میں　　واہ حسین[12] اے[13] شاہ حسین
پیغمبر[14] کا پیارا توں　　کربل[15] بھیتر ماریا[16] کیوں
بندے[17] اللہ کے خاصے　　پیغمبر[18] کے نواسے
فاطم[19][20] زہرا کے فرزند　　علی[21] کرے بھی دلبند
دو ہوں جگ کے پیارے　　انھوں[22] بیری یوں مارے
انپڑی خبردر عالم　　حیران انسان پری ہم[25]

---

(1) ب-جیتے　(2) ب-اونہاں ج ٹی ہیں　(3) ج-دشت کربلؔ میں حاضر
(4) ب-یوں سب رووّیں لے لے تانوں ج یوں سب رورولیویں تانو
(5) ب-پڑیا سید تھا جس ٹھانوں　(6) ب-ب اٹھایا　(7) ب ج جو
(8) ب-وہاں ج اوہاں　(9) ب-زہرا　(10) ب-کیاکؔ
(11) ب ج اوٹھی　(12) ب-حسن　(13) ب وج دو
(14) ب ج پیغامبر　(15) ب-کل بل　(16) ب-مارے
(17) ج-بندہ　(18) ج-پیغامبر　(19) ب-ج فاطمہ
(20) ج-ظہرا　(21) ب-حیدر کے دلبند ج حیدر کیرے ہیں دلبند
(22) ب-ان کو بیری ج ان کو بیر ینہ
(23) ب-اس شعر کے بعد نسخہ الف میں یہ سرخی موجود ہے "فعل سہ تا الی آخر" لیکن یہاں نسخہ ب اور ج میں کوئی عنوان نہیں ہے
(24) ب-یہ بات انپڑی درعالم ج یہ بات انپڑی دو عالم
(25) ب-پریاں

کہ حسین[1] از دنیا باندیا رخت   یہ دکھ ہووا ساریوں[2] سخت
سمندر[3] دوکھوں ہووا کھار   قاف اٹھ گیا پہلی بار
رہت[3] اس دکھ انجگے نھاس   گرج[5] رہیا اب جم[6] آکاس
نعرے[7] مارے اڑ ژاوے   بجلی لولو کڑ ژاوے
یک وہ حسن کا[8] زہر   پھلیچ[9] ہوا تھا اثر
اس[10] دہ نیلا ہریا ہوئے   نیر بہاوے چوندھر[11] روئے
تس پر بھی یہ دو سجے مار   دیا دہ پردہ کرتار
آل نبی کی سید پاک   اس کوں بیروں یو بیاک
نیر[12] بھاوے لوہو گھال   لرزا پڑیا سات پتال[13]
ایتا ہووا خون انبار   دھرتی سہہ نہ سکے بار
دے کر[14] ملیا کنکن پر   کنکن[15] پالو ٹھو بھر[16]
تو[17] ہرنس برس سانجی بار   ہوتا زترا[18] جیسا شار
وہ کت موے ہردو شہاں   یوں دکھ[19] ہووا در دوجہاں
جنگل کیرے پنکھیروں[20]   ساوج[21] ڈوگر کے ہر سوں

---

(1) ب۔ دنیا تجے باندھیا رخت ج۔ دنیا تجے باندھا   (2) ب۔ سار یہ ج سارا
(3) ب۔ سمندر دوکھ ہوا   (4) ب ج۔ سکن   (5) ب ج۔ اٹھ کر ج آیہ
(6) ب ج۔ جرم   (7) ب۔ نسخہ الف میں یہ شعر چار اشعار کے بعد آیا ہے
(8) ب ج۔ کیرا   (9) ب۔ پھلیچ ج پہلے   (10) ج۔ ہو
(11) ب۔ چندر ج در ہر سوں   (12) نسخہ ب اور ج میں اس شعر کے بعد یہ ایک شعر زیادہ لکھا گیا ہے۔

برخرم سارا جگ   روتا اچھے قیامت لگ

(13) الف۔ تنکر ملیاج کر ملیا کنکن پر (14) ب۔ گگن باڑا و ہو بھر ج لہو ہوا گگن بھر
(15) نسخہ ج میں یہ شعر نہیں ہے   (16) ب۔ بس   (17) ب۔ رنترا
(18) ب۔ دونی ہوا ج یہ دکھ ہوا   (19) ب۔ پنکھیر وا ج پنکھیرو   (20) ب۔ پروا ج ہر سو
(21) ب ج۔ سنت اٹھ

چھوڑ بسنت[1] اٹھ لیتاراں   ہنسوں[2] پکڑیا سرور ماں

سیمرغ اندر قاف قرار   پکڑیا[3] جاکر کوہ[4] کہسار

ہماں[5] گیا[6] جگ تھیں[7] تھاس   جائے رہیا اب گگن آکاس

دوکھوں[8] لنکا پکڑی آگ   جل جل کو یل ہوئی راک

(1700) لنگا ہوی ستی[9] وار   لاجو ڈوبیا[10] سمندر[11] بجھار[12]

کوئل[13] جل بل کالی ہوئے   واہ وہو کہہ ب بن روئے

کوئل آپس یو[14] دکھ دھر   بیٹھی[15] کپڑے کالے کر

ماتم[16] کوتھ کالک لاؤ   لال کیتی چکہ[17] لہو بھراؤ

بن بن کنتلی[18] اری مار   بن گھر ہانڈی ات بینار

موروں[19] جفتی بسر گھال   رو ون[20] لاگے انجھو ڈھال

ہرنیوں[21] کالا پہرن[22] اوڑ[23]   جنگل لیتا سنگ[24] مروڑ

بعضے تو خود نیل بہری   پہرے کاپڑ سبز ہوئی

---

(1) ب ہنسہ ج ہنسہ   (2) الف- پکڑاھیا جاکر کردہ کھاڑ

(3) ج- کہہ   (4) ب- اس شعر سے پہلے نسخہ ب اور ج میں ایک شعر زائد ہے۔

کھوکھوگر کیس موکہ چھپائے   سوالاکھ پربت جائے تپائے

(5) ب گے ج جگ تھے گیا تھاس   (6) ب- تھے   (7) رودکھنہ

(8) ستیس وار   (9) ب ج لاجد ڈوبی (10) ڈوبیا   (11) ج- سمند

(12) ب مجار   (13) یہ شعر نسخہ ب اور ج میں موجود نہیں

(14) ب ج یوں   (15) ب- پہرے کپڑے کالے کر ج پہنے کپڑے

(16) نسخہ ب میں یہ شعر نہیں ہے   (17) ج کہی لکھ

(18) اس شعر کے بعد نسخہ ب اور ج میں ایک شعر زائد ہے۔

ب- لوون دونوں اتنالی   رورو کیتی رتنالی

ج- نین دونو آپنے لے   رورو کیتی رتنالی

(19) ب- کبھی نعرے ج کوئی نعرامار   (20) ب مورنیہ   (21) رورولاگے

(22) ب ج ہرینہ   (23) ب ابرن   (24) ج احوڑ

طوطی سبزک[1] ہر یالاں — بلبل ہوی در[2] نالاں
رایوں[3] سب تن ہرباکر — مکھ[4] سجایا[5] لہو بھر
دوکھوں[6] ہوا ہر یا زرد — طوف گلے می لا جاورد[7]
کچی[8] سب تن لہو بھر[9] — کالا ٹیکا موکوں[10] دھر[11]
پھولوں[12] بسرے بہارے آپ — ان کے موئے جیو[13] ما باپ
سرود صنوبر کیسری جھاڑ — بھیاں[14] تھے سر اوپر کاڑ
تجھ[15] دیکھت[16] آینا بار — پھول نہ پھل توں[17] ہوے خوار[18]
سنبل اس دکھ سینا جال — سر کے توڑے بینے بال
سوسن سربھل ماتم وار — دس جیاں[19] سوکرے پکار
کپڑے پھاڑے پھول گلال[20] — کانٹیاں پردے آپس ڈال
بھوجو[21] رویا نہ آئی تاب — تس انجھو تھیں ہوا[22] گلاب
پانی سینا کیتا[23] آب — آتش جل جل ہوئی کباب
باد اڑاتی کالی دھول — چھ دھر[24] جگ میں پاڑی ہول[25]
سر گھالی آپس گھاؤ — تھیں[26] نا دیسی جیو کی پاؤ[27]

---

(1) الف-سبزک ت ہریالان (2) ب-لاکی لالان ج دکھ نالان (3) ب ج راویں
(4) ب-مک ڈوبایالوہوجر (5) ج سب اپنا (6) ب-دوکھنہ، دواج دکھوں ہوا
(7) ب ج لاجورد الف لایادرد (8) ب-کنچی (9) ب-لوہو
(10) ج ماتھے (11) نسخہ ب میں شعر نمبر 1711 تا 1722 موجود نہیں یعنی چھ اشعار کم ہیں
(12) الف-دکھ سرو (13) ج-ان کی سوی جیونا تاب (14) ج-بھیں تھے اوپر
(15) ج-کہ تجھ (16) ب-نایابار (17) ج یوں
(18) نسخہ ب میں اس کے بعد کے شعر نسخہ الف میں بعد میں آئے ہیں (19) ج-جیا
(20) ج گلاب (21) ج بہت (22) الف ہو
(23) ج لیتا (24) ج-چوندھیر (25) الف دھول
(26) ج کی (27) جوکی ماؤ

یہ[1] دکھ انپڑیا ہر دوسرا[2] — جملہ خلائق عالم را[3]
واہ اس دوکھوں[4] بکسے گات — پتھر طرقے[5] سینا پھاٹ[6]
ہور بھی روے[7] سارا جگ — اس دن تھے تا[8] قیامت
بازاں جیوں[9] کی تاریخ[10] سال — بعد از ہجرت[11] نبی سال
نو سو ہوئے[12] اگلے نو — یہ دکھ لکھیا اشرف تو
تانو[13] دھریا اس نوسرہار — لیکن[14] یہ سب دکھ کا بھار
انکھیا[15] انجھو[16] سوں دھو دھو — لکھیا میں یہ دکھ[17] رو رو
یک[18] یک بول[19] یہ موزوں آن[20] — تقریر ہندوی سب[21] بکھان
(1730) تو[22] یہ لکھیا ات حرب — کھول[23] کہی میں کتھا سب
تو یہ[24] سنتے سگلے کوئے — یہ سب[25] لکھیا میں دکھ روئے
لکھیا سگلا خوب سنوار[26] — یہ سن کھلتے کا کواڑ[27]

---

(1) نسخہ ج میں یہ شعر اور اس کے بعد کا ایک اور شعر نمبر 1715 کے بعد آئے ہیں یعنی ان کا نمبر 1617 اور 1717 ہے۔ ب دکھ
(2) ج-دوسرائے
(3) ج-رائے
(4) ب-دکھنہ بکسے کا نہ ج دکھو بکسے گھاٹ
(5) ب ج ترکے
(6) ب-پھاڑ
(7) ب-ج رووے
(8) ب ج تو
(9) ب-جوتے ج جوتھی
(10) ج-بتاریخ
(11) ب-نبی ہجرت ج نبی ہجرت
(12) ج-ہوے
(13) ج-تانوں
(14) ب-دے یہ
(15) ب ج انکھیاں
(16) ج-انجھوں
(17) الف-سب دکھ
(18) ب ج-ایک ایک
(19) ج-یوں
(20) ج-آنہ
(21) ج-کے
(22) ب-یوں یو لکھیا آیت ضرب ج یوں پر لکھیا اتہ ضرب
(23) ب ج کھیا
(24) ب ج یوں
(25) ب-جیون میں یہ دد کھ روے ج جیوں میں یو سب دکھ رو رو
(26) ب-نوار
(27) ج-کیواڑ

پھڑتیں[1] اس کوں سب جگ روے　　کالج[2] جل جل کویلا ہوئے
یہ دکھ[3] سن کر پھوٹی پاڑ　　کھلتے[4] سینے کیرے کواڑ
نینوں[5] لاگے انجھو[6] دھار　　بینا[7] بکسے دکھ[8] کی بھار
تجیں[9] تو وہ بجّر[10] کا　　سینا اس کا پتھر کا
ایسا[11] کوں جو سنگ دل ہوئے　　یہ دکھ سن کر وو نہ روئے
اشرف آکھے اللہ بار[12]　　بنوں[13] تج کوں[14] اے کرتار
سگلیوں[15] باہی رحمت کر　　جیتے[16] بیٹھے مجلس بھتر[17]
(1740) پھڑ[18] تیوں ستیوں آموزیں　　آمین[19] اللہ یا آمیں

تمت

تمت تمام شد این کتاب نوسرہار کہ از گفتار شیخ اشرف مرحوم منقولست

---

(1) پڑھتے یا کی سنتے اس　　(2) ب-کالجہ ہوتا جل کوی پس ج گل مجھ ہوئے کوسیں
(3) ب-بھر دکھ آوتا جیوترات ج بھر آوتا جیوترات
(4) ب-سینے کیرے کھلتے پاٹ ج سینے کیرے کھوکھکن پاٹ
(5) ب ج نینہ　　(6) ج-انجھوں　　(7) ج-ھیا
(8) ج-دوکہ　　(9) نسخہ ب میں اس شعر کے بعد یہ شعر لکھا ہے۔
لیتے کوئی سنگ دلی سخت　　یہ سن روے اس وقت
(10) ب-پتھر　　(11) نسخہ ب اور ج میں یہ شعر موجود نہیں ہے
(12) ج-یار　　(13) ب-بنوی ج بنوں　　(14) ج کو
(15) ب-سگلینہ بھانیہ رحمت کر ج سگلینہ بھیایوں رحمت کر
(16) ب-جیتن ج جتنے　　(17) ب ج بھر
(18) پڑھتیاں ستیاں ج پڑھتاں ستیاں ان مرزین　　(19) ج اللہ آمین یا آمین

الحاقی متن

[1]داستان عمر سعد بہ ہمراہ خود سر امام حسین بطرد مشق رفتہ بود

[2]جوں سر سیّد از حکم خدا   کیتا تن تھے[3] کاٹ جدا
دے کر چلے ایز د پاس   عورتاں بچے ساٹھ پچاس
زاہ میں ملیا بامن تو[4]   پوچھا کہ تم کس کے ہو
کہیا انھوں بازا بھی   کے آہیں ہمیں یزیدی
سر حسین کا لیا کاٹھ   لے کر جاتے باٹے باٹ
بازاں بولیا بھمن جوان   آج ہمارے ہو مہمان
بازان اٹھ کر سب لشکر   آئے کر اتریا یا ہمن گھر
بازا بھمن بولیا بات   یہ سر دیو تم میرے پاس
ایہاں پڑیا ہے شور   مت پاویں تم سیں ہور
بازاں سگلے سات[5]   یا سر دیتا اس کے ہات
آخر بازاں یوں جانی   کیتے سب کی مہانی

نوٹ: یہ الحاقی اشعار نسخہ ب اور ج میں موجود ہیں الف میں نہیں۔

(1) ب-باب رفتن خبر شہادت بر محمد حنفیا آمدن وکردن محاربہ   (2) ب-جو   (3) ب-تھیں

(4) ب-نسخہ ب میں برہمن سے متعلق روایت نظم نہیں کی گئی ہے اس لیے نسخہ ب میں اس روایت سے متعلق 29 اشعار موجود نہیں ہیں

(5) اس مصرعے میں الفاظ چھوٹ گئے ہیں۔

جو یہ لیایا گھر میں آند — ہوا اجلا جیسے چاند
اٹھ کر آیا سر کے پاس — بولیا من میں پکڑ آس
مجھ کوں ہے تج سات عرض — اب کہہ کلماں مجھ عرض
بازاں سرنے بولیا بات — کلماں کہیا یوں اس سات
بازان بھی ہوتے عجب — تلقیں کلماں کیا سب
اپنے دین تھے پھر یا جواں — پیغامبر ساتھ لیا ایماں
بازاں کہیا عورت ساتھ — یہ سر نہ دینا اس کے ہات
اب یہ مشورت کیتے رات — بازاں صبح ہوئی اس سات
سر جو مانگیا حسین کا — کاٹھ دیا سر بیٹے کا
ساتوں پوتیوں دیتے کاٹ — بازاں کہیا اُن سوں بات
یو سر ناہیں حسین کا — ہم سوں مکر کرتا کیا
بہن کہیا پکڑ آس — ہور سرنا ہیں میرے پاس
بازاں سگلے ہوئے سوار — کرنے لاگے یوں بچار
کیوں ہم دیوینہ یہ جواب — بازید انگیں ترت شتاب
آؤ کر کھڑا گھر اس کا — منگنے لاگے سرحسین کا
شمشیر پکڑے بہن ہات — لڑین لاگیا اوتیوں ساتھ
کیتے بیرے مارے جائے — حکم خدا گالیوں جو آئے
ویسا کیتا اُنہ جھگڑا — راہ خدا کی جیو دیتا
بازاں پھیٹے گھر میں اُن — حسین کا سر لیا پچھان
لی کر چلے حال در حال — من میں ہو کر یوں خوش حال
رات کر اوتر (1) ایکس ٹھار — میداں اندر (2) پکڑ قرار

(1) ب- اوترے (2) ب- بھیتر کر قرار

اوٹھی[1] تو لک آندھی یوں ایکس کوں ایک نہ سوجے تیوں
علی اصغر جس کا نانوں جنگل پکڑ ٹھاٹیا پاوں[2]
علی[3] اصغر سدّہ پکڑ انھون میں سوں باہر پڑ
باٹ چلیا وہ کیتک مانس تا کیا گیا چچا پاس
محمد حنیفا جس کا نانو ملیا جا کر اس کے ٹھانوں
دیکھیا پوچھیا خوبین سوں سب عزیز ہی خوشی سوں
جانیا آیا رُس کراو ماں باپوں پر ناخوش ہو
دبہ کر لڑکا اوٹھیا روے کہیا بانچے ناہیں کوئے
تہدم ہوکر بچارہ پوچھا کیا ہے قصہ کہہ
پوچھیا حنیفا کیا سبب بارے کھول کہہ مجھ دھر سب
بازاں کھیا کھول قصہ جیسا جوکچھ ہووا تھا
یا زید لعین بد حرکت سبب زینب کے سنگدل سخت
پکڑوں میں ایسا دند سگلے کاٹے بندے بند
نھنے پڑے سب کاٹیا حکم خدا کے ہوں نھاٹیا
مشقت سیتے تیرے پاس بیرینہ میں تھے آیا نھاس
جیتا تھا سب کہہ خبر یوں اُنہ بدبخت کیتا غدر
انہ لعنتی کار بد بخت ہو کیتا یوں جو کرے نہ کوئے

---

(1) ب- آندھی تو لک ہوں

(2) ب- نسخہ ب میں اس شعر کے بعد ایک اور شعر تحریر کیا گیا ہے۔

علی اصغر سوتا اوٹھ
اُنوں بھیتر تھیں ہوا موٹھ

(3) نسخہ ب میں یہ شعر موجود نہیں ہے۔

کھڑک مارے بیرینہ یوں　　اچھوں سکتا یونہی توں
سارینہ دند اس مارن جا　　توسل بھیٹے سینی کا
نا کچھ کیتا اللہ ڈر　　نا کچھ شرم از پیغمبر
نا کچھ رکھا نبی موں　　نا کچھ جاینا بھی تجھ کوں
جوں اُنہ سیناں یوتھا　　اوٹھا من میں کرغفا
حیدری نعرہ ماریا بجوں　　ساتوں اسماں کانپے تیوں
جوں جیوں حنیفا سینا بات　　رو ون لاگا کس کس دھات
یوں سن حنیفا روس　　بلاے سگلے یار دوس
کہیا یاراں بھایاں ہوں　　یزید اوپر جاتا ہوں
تمھیں سگلا حشم ملاؤ　　تعجیل پچھیں ناکے آؤ
علی اصغر کوں گل لاؤ　　بہت منت کر سمجھائے
بسلا اوسے آپس ٹھانو　　آپیں لیتے اُنہ پردھانو
ناعب اپنا اس چھوڑیا　　آپیں لکت اٹھ دوڑیا
کیا چشم کوں تاکید آؤ　　بھلے یاراں بارنہ لاؤ
آوے ترت جو ملے کوئے　　محبت جانے میرا ہوئے
اپنا نایب پاس بلاؤ　　کہیا اس کوں خوب سمجھاؤ
میں ہوں جاتا مہم دور　　سب قرابت ہوئے چور
علی اصغر کا رہ تمام　　خوبی کرو جم مدام
کہیا یاراں کوں تم جانو　　مجھ تھے اگلا اس مانو
اس کوں جانوں میرے ٹھار　　تو تم میرے حلال خوار
بلا حشم انہ دیتا یار　　گنتی لے کر کیا شمار (70)
بلا دیکھے سب اُنہ یار　　سترا لکھ ہور تین ہزار

جدا کئے جھو جھن ہار　　ستر اگلے چھار سو سوار
عہد نوے کر اُنہ سنگاتھ　　لیتے ان کو پانی سات
کیتا کوچہ اُنہ ویسے وقت　　چھوڑ بھتیجا اپنے تخت
اب ہوں جاتا لینے دند　　کاٹوں اس کے سب اند گند
جو کوئی مجھ سوں ہو اختیار　　سو بھی سنگا ہوئے سوار
کر تو کل پیٹھوں تیوں　　من کا چنتا ہوئے تیوں
جایں کارن کروں غذا　　بازاں جو کچھ اب رضا
ماروں دشمن آون ٹھیل　　یا ہوں شہید بھانوں میل
(80) حسن حسین مارے ناحق　　ہووا میرے جیو میں دکھ
تیں ہزار اُنہ لیے جواں　　چلیا مدینے کے میداں
جو وہ آیا مدینے کوں　　طبل جنگ ماریا جیتوں
غوغا اٹھیا شہر بھیتر　　آیا مجھ حنیفا چڑھ کر
بہتوں دیسوں کیری باٹھ　　تھوڑے دیسوں بھیتر کاٹھ
ٹاکیا آیا لگت شام　　کے نہ کہیا اپنا اند وہ نام
تو لک یزیدی خوشی تھے　　باغ تماشے مجلس کے
ارکاں دولت سب حاضر　　جشن بیٹھا خوش خاطر
جویاں پونگڑے حسین کے　　سب اُنہ بندی خانے دے
جوں جیوں بھایا ظلم کیا　　بھوتوں بھانوں دکھ دیا
( )(ن) اللہ توں دے اس کا داد　　کس دھر کریں ج فریاد
بھی تس اوپر مردک خر　　کیسا کیا جور جبر
بارہ ہزار یزید کا　　مدینے بھیتر لشکر تھا
وہ بھی چلے یوں چڑھ کر　　آئے میداں کے اوپر

محمد حنیا کیا کیتا　　پھر کر نیزا ہات لیتا
جیوں یہ بیٹھا نعرا مار　　دھرتی کانپی سارا پہاڑ
دونوں خوجاں روبرو　　شور اٹھیا از ہر سو
یوں بھی آئے بیری چل　　سنمکھ ہوئے دونوں دل
اللہ اللہ کر پیٹھے جائے　　ماریں کار دین لوڑھائے
جون پھر آیا گھر بھیتر　　پڑھیا فاتح فتح ظر
جون یہ آیا روضے میں　　پڑھیا فاتحہ اُنہ من میں
آیا مدینے کر فتح　　مارے کافر کیتے سے
بازاں کھیا گھال اُساس　　آیا پیغمبر تیرے پاس
ابہ مجھ دب کر دیئو اضا　　جائے کروں تو لوجہ غذا
اتنا کہہ کر یوں سوتا　　پیغامبر[1] کوں یاد کیتا
آئے پیغامبر[2] بولے بول　　آج تمھاری فتح ظفر
توں جا آؤ یوں تیتے　　ماروں بیری کرفتے
بازاں حیا چلیا چڑ　　بیریں کیرے رخ پکڑ

داستاں یزید باسر امام حسین گفتند انواع آں

سیس حسین کا حضور آن　　اس کوں بولیا یوں بیاں
کیا کیا کیتا مجھ سوں تیں　　تو یوں کیتا تجھ سیوں میں
جوئی پڑتا بھر مجھ سوں　　تو آج ہووا یو تج کوں
پھر کر مجھ سوں یوں اکڑیا　　تو تم ایسا حال پڑیا
ہنس ہنس بولے تانے یوں　　شاہ حسین کے وہ مونہہ سوں
بعد از وہ بھی مردک خر　　مارن لاگا دانتوں پر

---

(1) ب-پیغمبر　　(2) ب-پیغمبر　　(3) ب-زلفقر

تیں تپایا مجھ جس دھات ‏ ‏ ‏ ‏ تو میں توڑے تیرے دانت
ہر یک وہاں کافر تھا ‏ ‏ ‏ ‏ ایزد ولعینی پاس کھڑا
ہنس ہنس بولے مردک خر ‏ ‏ ‏ ‏ مارنہ لاگا دانتوں پر
کہن لاگا موسوں یوں ‏ ‏ ‏ ‏ آج ہم دشمن پایا تیوں
یوہو لعنتی دے طعنے ‏ ‏ ‏ ‏ بھاتوں بھاتوں موئیں دے
کرنا خوشی ہر ہر دھات ‏ ‏ ‏ ‏ تو کچھ آوے میرے بات
خوش ہو حاج کیا ہر دھات ‏ ‏ ‏ ‏ کہی نہ جاوے اس کی بات
سقلات سیس کے اوپر گھال ‏ ‏ ‏ ‏ راکھا تلے اب درحال
بیٹی کاسٹ فاطمہ نام ‏ ‏ ‏ ‏ عورتاں پونگڑے سب تمام
جس منے تھے اُنہ بلاؤ ‏ ‏ ‏ ‏ نھنی بیٹی کو ں کلاؤ
کہنے لاگیا تو اُن کوں ‏ ‏ ‏ ‏ تر بوز کے کھاے گی توں
نھاں بچا جانے کیا ‏ ‏ ‏ ‏ کہتی اس کوں جو بھی لاؤ
آپس تلے کا کاڑھیا سیس ‏ ‏ ‏ ‏ دیتا ان کے ہات خسیس
جو ان دیکھا بابا سر ‏ ‏ ‏ ‏ لاؤ گلے لے چلی بھر
بھی ان سرکوں چھین لیتا ‏ ‏ ‏ ‏ بے مروت سخت کوتاہ
بھی ان بندی خانے بھیج ‏ ‏ ‏ ‏ آپیں بیٹھا اونچی سیج
سیس لڑھاوے جیدھر جوں ‏ ‏ ‏ ‏ بولے جوکچھ بھاوے تیوں
تس پر بھی وہ کافر تھا ‏ ‏ ‏ ‏ بولن لاگیا سخت برا(1)
کیا میں آکھوں بول پھرا ‏ ‏ ‏ ‏ یوں اُنہ بولے سخت برا(2)
دھاں تھا کوئی محب شاہ ‏ ‏ ‏ ‏ سودا گر باغرہ جاہ
اس کو گھوڑا تھا سو پانچ ‏ ‏ ‏ ‏ ترکی جشی غلامانچہ

---

(1) ب-بورا ‏ ‏ ‏ ‏ (2) ب-بورا

اُنہ میں تھا کوئی ایک غلام　　صاحب کو اُنہ کیا سلام
کہیا جے مجھ ہوئے رضا　　جشن تماشا دیکھوں جا
صاحب کہیا جا توں دیکھ　　دلے دیکھ ٹیک آؤ ٹک ایک
یہ کہیا دیکھے جون کے وو　　شادی کرتا سیس پردو
جوں کہ دیکھی یوں آفت　　اس نہ رہی کچھ طاقت
لکت گھر کوں آیا ناک　　تھایا دھویا ہوا پاک
یہیں صلاح ہو ترکش باندھ　　تیغ حمائل جیسا چاند
صاحب کے آؤ پڑیا پانو　　روے حسین کالے لے نانو
کہیا اُن پر ایسا جور　　کرتا ایزد اپنے دور
کیسے ہو تم مسلمان　　نبی سیتے کیا ایمان
سیس حسین کانت لٹرھاو　　کافر دھریا سیس پر پانو
ان کے فرزند پر غدر　　کیوں کردیکھیں اپنی نظر
جیوں میں دیکھیا یہ قصا　　مج کوں آیا سخت غصہ
نا کچھ رہی مجھ طاقت　　دیکھ سکوں جو یہ غربت
توچہ ایزد کو لڑکر مار　　یا میں شہید ہوں اس ٹھار
تو جاے میرے جیو کا سل　　نہیں تو جیوڑا ہوے تلسل
بازاں کہیا سوداگر　　گھر ہے ہمارا ایسے نگر
بارے عورتاں پونگڑے سب　　باہر کاڑھیں رکھے تب
ہورھی لشکر حشم ملاؤ　　آکر کاڑھیں اپنا داؤ
کہیا غلام کیا یہ بول　　شبہ کے کارن ماریں حول
شاہ حسین کے لڑکے جوے　　سب اس بھانت غریب ہوئے
ہمنا بھی ابہ وہی بات　　سب کوں جانا اوہی گھاٹ

یوں کہہ گھر میں پھر گیا — خوردو کلاں سوں وداغ کیا
مستعد ہوکر تیر کماں — بات میں لے کر چلیا جواں
تیار ہوکر جوں یہ جائے — اوبھا کافر سر دھر بھائے
آؤ کرکیتا تیریک مار — ماریا مردم اوی ٹھار
ماریا جوں کہ دو جاتیر — ماریا بڑھایا اُس کافیر
جوں پڑیا یعنی نحیس — نزدیک جاکر کاٹیا سیس
ایکا ایک مرکر وہ پڑیا — یزید دیکھ کر سخت ڈریا
دیکھیا محکم ہیبت کھا — ایکا ایک یہ ہووا کیا
تو کیا دیکھے ترک غلام — پچیں صلاح مستعید تمام
کہیا یزید پکڑ دلیو — جیوتا پکڑ سولی دیئو
جو لک اوبھا جوں ہوتی دیر — مارن لاگیا پھر پھر تیر
خبر کئے اس صاحب پاس — تیرا غلام یوں لڑتا خاص
سودا گر بھی مستعد ہو — نکل آیا لڑنے تو
سکھیں گھوڑا ہے سو پانچ — کاڑھیں بارے جھگڑے آنچ
یہیں صلاح اور تازی سوار — آئے چل کر ایزد ٹھار
اَوتیچہ لاگے جھو جھ کرن — ایزد کیرے لوگ مارن
اونہ جو کیتا گاڑھا لوج — کوئی نہ سکے ایسا بھوجھ
بارے یزیدی بہوت لے — بات کریں لگ کیتے سے
یزید کا بھی لشکر تب — مستعد ہو کر دوڑیا سب
بعد از ہوا جھگڑا سخت — تو لک سوداگر کے نجت
محمد حنیفا ایکا ایک — میداں اوپر آئے دیکھ
کھڑی ہوکر دیکھیں کیا — انہ میں جھگڑا سخت ہوا

تو لک ایزد کی نظر — پڑی انھیں سواراں پر
پوچھا یزید یہ کون سوار — دستے گھوڑے استاوار
دوڑیں نقیب پوچھن کاج — تمھیں کہاں تھے آئے آج
دیکھے انو جو ایسے سوار — قدوقامت پھر کیوار
دیکھت لرزے نقیب رنگ — نیلا پیلا ہووا رنگ
بازاں او نیرے آؤ — حلیفا شبہ کے پکڑے پاؤ
پوچھین لاگے خوند کار — کہاں کے تم ہو سردار
کون شہر اور کس کے یار — پہان کے آئے کہو بچار
یزید یہاں کا ہے سلطان — جشن بیٹھا در بستان
انہ تم دیکھت ہمناں کوں — بھیجا رت تخص کوں
کہاں تھے آئے کس کے ہو — تانو نشانی ہمنادیو
توج ہمیں گزرانے — جو ہوئے فرمان سو آئے
کہے ہمیں ہیں سردار — ملنے آئے ایزد بار
ایتال اوتر ہوئیں قرار — فردا آویں ملاقات بار
ہور بھی جتنے لوگ حشم — رھے پچھیں آویں ہم
مل کر سنگلے لوگنہ سات — آؤ کر لیوں ملاقات
ہیاں ہمیں ایزد کے — اپنے لوگ ملاوے کے
یوں کر تمھیں کہو جا — اس پران کو پانہ دلا
بازاں پوچھان کو بھی — یہ کیا جھگڑا لڑنے کی
بعد از کہے اونھوں بات — سیں حسین کالایا کاٹ
سوراکھا ہے یزید — نت اٹھ دیتا مزید
اوھاں بھی ایک کافر تھا — اٹھ کر سرپر دھرتا یا

بہوت بولے سخت بڑا　　جوں کان تھے اُنہ دے بڑھا
طعنے دے غیر بولے یوں　　جو کچھ من میں آوے تیوں
محب شاہ کا کوئی یوں دیکھ　　من میں اوٹھیا دیکھ چک بکہ
یک ترک غلام تھا صاحب جواں　　نکل آیا تماشے کان
جیوں اُنہ دیکھیا یہ قصا　　کیا من میں یو غصا
پھر کر آیا اپنے گھر　　صاحب کوں یوں معلوم کر
کہیا ہے ہے کیا دور　　سید پر یوں ہوتا جور
مجھ کوں ناہیں یوں طاقت　　دیکھ نہ سکوں ہوں آفت
اب جات جھوجھن تو　　اس بات مجھ کونا بر جو
کہیا صاحب اس کو یوں　　سن ایک تج کو پند کہوں
آج ہے ایزد صاحب تخت　　اللہ اس کوں دیتا بخت
خیل خانہ سب ہے یہاں　　مارے ان کو اٹھاویں کہاں
بارے ان کو لے کر جاؤ　　مصرولایت کوں انپڑاؤ
بازاں ہمیں تمھیں سب　　ہور ملاویں حشم تب
آکر لڑیں خوبی ہم　　ناٹوں رھے تا قیامت جم
یہ سن کہیا یہ کیابات　　میرا جیو ہے حسین سنگاتہ
یوں مستعد ہوا دب　　عورت پونگرے وداع تب
پھین صلاح دست تیر کماں　　لے کر آیا درمیاں
تو لک آکر دیکھے کیا　　کافر رکھیا سیس پرپا
کہیا اس کو مو وا نامرد خر　　تج کو ناہیں اللہ ڈر
توں کیوں دیتا ٹھیل ٹھیل　　ایدھرتیں لے اودھر میل
تیر کماں لے کیتا بار　　ماریا کافر اوی ٹھار

کیتا تیر اُنہ دوجے بار   مار لڑھایا نا ہنجار
جیوں اوپڑیا لعین خبیں   نزدیک جاکر کاٹیا سیس
دیکھت ایزد ہیبت کھا   ایکا ایک یہ ہووا کیا
تو لک دیکھے ترک جواں   مستعد اوبھا درمیداں
ریزد کے اٹھ دوڑے لوگ   ترک پہلواں پکڑن جوگ
بعد از لاگا اوو لڑن   اوتیاں سیتی جھوجھ کرن
خبر سنے یہ سوداگر   سب لوگ اپنا مستعد کر
یزید سیتے کرینہ کان   چل کر آیا درمیدان
اوبھا لڑتا یا ازید سوں   تچیں سارے لشکر سوں
اتنا سن کر عین پھراؤ   کہیا اُنہ کوں یہ ہے بھاؤ
ہوں ہوں ایزد کیرا دوس   آیا ملنے اس کے ہونس
جائے تمھیں یوں گزرانو   اپنا محب کر ہم جانو
بعداز پھر کر حنیفا گئے   یازید کوں یوں خبر دیئے
بازاں حنیفا شہر بھیتر   آیا سوداگر کے گھر
تو لک اس میں ہوئی رات   بھوڑے لوگ سب گھر کی بات
سوداگر جو آیا گھر   دیکھے لوگ گھر کے بھیتر
پوچھا اُنہ کوں یہاں کی   جاگا انہ کوں رہنے دی
کہیا فرزند علی کا   دوہوں جگ کے سرور کا
محمد حنیفا ان کو جان   ہووا تمھارا پشتی وان
اپنے بھائی کا لینے دند   ایزد دیتیں کرنیں بند
جوں یوں سن کر ہووا خوش   دونا ہوا اس کوں جوش
آؤ کرلینا از پاپوش   کہیا ہمارے تم ہو دوش

لڑتا ہوں از حب رسول　　از محبت آل قبول
لڑنا میرا چیز ہوا　　دیکھا جو کہ شاہ تھا
اب میں دوناں تم حضور　　مار یزیدی کروں چور
کہے حنیفا سن رے میر　　ناہیں کیتی تیں تقصیر
نبی کیرا راکھا موں　　رحمت اللہ کی تم کو
اب صبح کوں میرا یار　　تم سکھ بیٹھو اپنے ٹھار
کہیا سوداگر یہ کیا بات　　جولگ جیو ہے میرے ساتھ
تو لگ لڑنا میرا کام　　دیکھو تماشا شام امام
تم میرے سیر پر آؤ　　یزید کے ساتھ مجھ لڑاؤ
کاڑھوں حسین کیرادند　　یاکی کاٹوں اپنے بند
یوں کر باتاں رخصت لے　　حشم گھوڑوں کوں دم دے
یوں کر صبح ہوئی باز　　ہوئے آسودہ کیے نماز
طبل جنگی ٹھوکا جیوں　　آواز آیا اس کوں تیوں
سگلے ہوئے مستعید　　انتقام کرے کاڑھن سید
نکل آئے رخ کربھار　　جھگڑے خاطر فوج سنوار
سنمکھ آئے دونوں بھار　　لڑنے لاگے بے اختیار
ہر ہر حملے اُنہ کو دور　　نھاس یزیدی ہوینہ چور
جھگڑا کیتا یوں دن تین　　گھوڑیوں کا نہ اتریا زین
بازاں چوتھے دیں صباء　　مستعید ہوکر حنیفا شاہ
کر ترکش کھانڈا باند　　نکلے باہر جیسا چاند
تو لک تو پہلوان　　مستعید ہوکر درمیدان
یزید سوں اُنہ لڑتا ہے　　جیوں سوں غذا کرتا ہے

بعد از بھی کوئی یزیدی   آکر ہٹکیا اس کوں بھی
لیا سرک اپنے بات   چھپا پکڑیا اپنے سات
پوچھیا اس کوں مارے توں   لڑ سکے گا اب مجھ سوں
کہیا انہ بھی خوب آؤ   بھیجوں تج کوں دوزخ جاؤ
کہیا توں جو ایکیلا   وہ جو تیری پیٹ کھڑا
جوں انہ دیکھیا پیچیں بھر   تیوں انہ سرک بھا اس پکڑ
کھینچا اس کوں اپنے دھیر   گھوڑے پر تھے پڑیا سیر
بھی انہ بلوند ہاتوں آڑ   گل سوں سرکہ بیگی گاڑ
دھایا اس کے دنبال ہو   او بھی نھاٹیا ڈرکر تو
دوڑ پکڑ کر اس پچھاڑ   بھیجا اس کوں دوزخ بار
یوں دیکھ یزید غصے آؤ   حشم بہت بھی دوڑ آؤ
اس کو میانے گرد کیا   تیروں پچھوں جیو لیا
آیا اس کا وقت غذا   راہ خدا کی جیودیا
شہید ہوا ترک جواں   بہشت پایا سیدھے کان
خبر سن انہ سوداگر   من میں بہوت غصا بھر
اب دب مستعید ہوا   جھگڑے کے دھر رخ کیا
تو لک جیفا شاہ جو ان   مستعید ہوکر درمیدان
اوکر کھڑے جھگڑے لاگ   سوداگر پھر آیا ٹاک
لڑنے لاگے غازی لے   مار لڑھائے کیتے سے
شاہ جدھر اٹھ نعرا مار   ڈر ڈر نھاسیں کوہ ہزار
یزید حیراں ہوا سخت   جانیا اپنا گیا تخت
یزید دیکھا جیوں جواں   لرزا پڑی ا جیو پراں

بعد از کہہ بھیجا یوں   تم کہے تھے ملنے کوں
آؤ ہمیں آھیں دوست   مرتے تیں کیسے دوست
اب تم آکھو اپنا نانوں   تو ہم جانیں تمھارا ٹھانو
بازاں محمد حیفا شاہ   اس کوں کہہ کر یوں بھیجا
میں ہوں فرزند علی کا   دونھوں جگ کے ولی کا
ماریا میرا بھائی تیں   اپنے دند کوں آیا میں
بھلا نکل باہر آؤ   بارے اپنا مکھ دیکھلاؤ
میرا نام حنیفا شاہ   ابہ توں میرے سنمکھ آؤ
سن کر یزید لرزیا یوں   ہلے پلنگ بن پانوں سوں
بازاں بھیجا صاحب بھی   کے جا اس یو بات کہی
جو تم سانچہ حنیفا ہو   تو تم برقا دور کرو
یو جا حاجت بات کہی   سن کر بعد از حیفا بھی
کیتا برقا اپنا دور   دیکھیا یزید ان کا نور
پوچھیا محمد حنیفا ہو   بازاں اپنے من میں رو
اس میں اوٹھے کینک سوار   بے حد یانیریاں کوں مار
لشکر بھی حنیفا کا   پیچھے جیتا رھیا تھا
اس وقت ملیا آکر ٹاک   سن یوں یزید پڑیا دھاک
یہ مارنے چلے کافر کوں   آواز آیا اس کوں یوں
محمد حنیفا بس کرو   نا کچھ من میں دکھ دھرو
جوں کی سینا یہ آواز   کہیا اس کوں سن توں باز
میں ابہ کھائی تیری سوں   کافر کوں اب چھوڑوں کیوں
تو لک کافر ماروں گا   دلدل لھو میں تیرا گا

حکم یاراں کوں یوں کیا   اب تم برسو دھاں جا
بازاں جیو کے پرلیا ہوں   دلدل تیار ٹھو میں تیوں
دیکھ حنیفا یہ قصا   رھیا بازاں چپ کیتا
نو دیس کیتا سخت جھگڑا   مارے یزیدی سب گمراد
بعداز جانیا کام سریا   لڑنے کی بجی تاب نہ لیا
اوسی بھیتر شکست کے   ایزید گھوسیا گھرمیں جا
ایسا پکڑ دل میں ڈر   کاپن لاگا زیر زبر
لشکر ڈا کر تھاٹیا یوں   جانوں دھاں نہ تھا تیوں
مارے یزیدی بہت لے   یزید گھرتیں نا نکلے
کیتے چھپے مسجد میں   کے ہم بارے مسلم ہیں
نکو یاراں ہم کوں مارو   باللہ ہمنا تم راکھو
بازاں ان کو دیتا جواب   تم نا ذرے روز حساب
حسین کو با ترکوں سات   مارے ان کو کس کس دھات
بعد از جیتے مسجد جان   مارے سگلے پکڑ آن
ایزد چھپیا کشکہ بھیتر   اس سے ماریا کس ہنر
شاہ حیفا کشکہ تل آؤ   نعرے حیدری سوں اڑ ڑاؤ
کشکہ بنیاد تے پڑیا تیوں   دابے سگلے اس تل یوں
کوئی نی نکلیا جیو جیتا   اللہ قضا یوں کیتا
یزید ہوا مادہ سگ   مارن لاگا سارا جگ
جیوں انہ کیتاتیوں پایا   لایا تھا سوبار آیا
کالا مکھ اس نیلے پانوں   نرک اسفل میں اس کا ٹھانو
نبی کیرے آل سوں لاؤ   بیٹھا اپنا دین گنواؤ

جنھوں نہ اکھیا نبی مونہہ　　دیئے آپس دوزخ تیوں
حنیفا قابض کیا دمشق　　بہت کچھ لیتا بھائی کے عشق
قابض کیتا مصر و شام　　ہور ولایت سب تمام
بعد از قول انہ دیتا عام　　میرے دوہائی آؤ تمام
اور جو کیتے ایسے بات　　جھگڑے بھیتر دونوں ہات
ٹوٹ پڑے شہہ حنیفا کے　　بازاں حضرت آؤ کھڑے
کئے مناجات ہات اچاؤ　　حنیفا کے بھی ہات دلاؤ
کہیا حنیفا یا نبی　　تمھیں بشارت حج کوں دی
ہر صباح اٹھ بڑے جیوں　　آخر فتح ہوئے تیوں
بازاں بھی حنیفا شاہ　　نھنے پڑے حسین بلاؤ
ملے اٹھ کرسگلینہ سات　　عذر خواہی کیتے دھات
کہیا تمھیں صبر کئے　　بلند مراتب تو پائے
آپیں رہے مانسکہ تین　　بازاں کیتے سبہ تھیں
تم نگاہ بان خوب کئے　　قادر جیسا سکت دئے
بازاں چلے اپنے تخت　　اللہ دیتے ایسے بخت
انپڑ جاکر تخت کوں جیوں　　بھتیجے سوں ملنے تیوں
بھتیجے اوپر چھتر تاں　　کرکر بھیجا تو سلطان
حشم خدم ہور تشریف　　کسوت شاہاں زیب لطیف
ایسا کیتا انھوں کام　　دوھوں جگ ہوا ان کا کام
علی اصغر چچا سوں　　وداع ہوکر چلے یوں
جوں کی نیڑے انھوں شام　　استقبال آئے لوگ تمام
آئے پڑے تب پانوں تمام　　مطیع ہوئے سب خاص و عام

کینے دل سوں کیے دور   بیعت آنے اُنہ حضور
بعد از شاہ علی اصغر   آکر بیٹھے شہر بھیتر
تخت اوپر جا بیٹھے شاہ   سیں چڑایا تاج کلاہ
اللہ دیتا فتح ظفر   نابود ہوئے دشمن حر
جو کوئی لوڑے آخر سود   کرے ختم اخلاص درود
ارواح انہ کے بانٹوں لے   جیسے تم کوں فرصت ہے
کھانا پانی ہور بھی دام   بانٹو تم روز ہور شام
ارواح امام حسن حسین   بانٹو نعمت دن ہور رین
علی فاطمہ حسن خوشنود   بہشت بھیتر جاوے زود
بازاں جو تھی تاریخ سال   بعد از ہجرت نبی حال
نو سو ہوئے اگلے نو   یہ دکھ لکھیا اشرف تو
ناٹوں دھریا اس نوسرہار   لیکن یہ سب دکھ کا بھار
ایک ایک بول یوں موزوں آن   تقریر ہندوی کے بکھان
باجے کوئی سنگ دل سخت   یہ سن رودے تا اس وقت
سچیں تو وہ بجر کا   سینا اس کا پتھر کا
سکلے بھایوں رحمت کر   جیتے بیٹھے مجلس بھر
سکلے بھایوں رحمت کر   جیتے بیٹھے مجلس بھر
اشرفؔ کہے اللہ یار   بخشے تجھ کوں ایک کرتار
پورہ ہوا نو سرہار   لے سہیلی گل اوتار

☆☆☆

این نوشتہ نوسرہار فقیر حقیر شیخ امان اللہ نانولی تحریر فی تاریخ 11 شہر شوال سنہ 7 قلمی شد بروز چہار شنبہ بوقت عصر۔

تمت تمام شد۔ کارے نظام شد۔ تصنیف 909ھ 1503

فرہنگ

آبھال= گھٹا، بادل
آپس= خود اپنا
آپس سٹ دینا= از خود رفتہ ہونا
بدحواس ہونا
آپیں= خود، آپ
آپیں آپ= اپنے آپ
آت (سنسکرت) زیادہ
آت سے چار= بکثرت
آٹے جھوٹے دھرنا= جدوجہد کرنا
آدمین آدمی
آدھار= سہارا
آدھار پکڑنا= سہارا حاصل کرنا
امید کرنا
آدھار دینا= تقویت پہنچانا
سہارا دینا
آدھیر= پست ہمت
بے سہارا
آرے= (فارسی) ہاں

آڑا ہونا= مزاحم ہونا
آڑا ہونا= حائل ہونا
آس تڑانا= مایوس کرنا
آس چھوڑنا= ناامید ہونا
آس دکھانا= امید دلانا
آس دھر بیٹھنا= امید لگائے رکھنا
آس لاگنا= امید باندھنا
آس لگی کوں کانجی پلاؤ= امید بر لاؤ
آسودا ہونا= آرام کرنا
مطمئن ہونا
آفت ماٹرنا= مصیبت آپڑنا
آکاس= (آکاش) آسمان
آکھنا= (پنجابی) کہنا
آگ انگار لانا= جلانا، فتنہ انگیزی
آگ اوٹھنا= جلنا، سوزش
آگ پکڑنا= آگ لگانا
آگ لانا= آگ لگانا
آگوں= آگے۔سامنے

آکھیں=	آگے سامنے	آہے=	ہے
آنار=	انار	آہیں=	ہیں
آنا=	لانا		الف مقصورہ
آنک=	آنکھ کی	ابربھرنا=	گھٹا چھانا
	غیر ہا کاری شکل	اکم	خاموش
آنکھوں بھر کر پانی آنا=	آنکھوں میں آنسو	اکم رہنا=	حیران ہو جان
	بھر لانا		ہکا بکا ہو جان
آنکھوں لو ہو چھانا=	آنکھوں میں خون	ابھال=	بادل
	اتر آنا۔غصہ آنا	ابھراٹا=	(ابراوٹا) گھمنڈی
آنکھوں نیر بہانا=	آنکھ سے آنسو بہانا	اپہ=	آپ
آنکھیں راہی لون=	ایک دکنی کوسنا	اُپانا=	پیدا کرنا
	آنکھیں پھوٹ جائیں	اُپاو(اپاوے)=	پیدا کرے
آنگ=	جسم	اپناں=	اپنا کی انفیائی ہوئی شکل
آننا=	لانا	اپنیں=	اپنے
آلو=	آدن	اپہ=	آپ
آلوں=	لاؤں	ابھراٹا(ابراٹا)=	اوپر،سامنے
آنے=	لائے		مقابل،شمال
آو=	آیا-آئے	اپیں=	آپ،خود
آو=	آکر	اُت=	زیادہ،بہت
آدن پانا=	آنے پانا	اِت=	یہ،اس
آدن لاگا=	آنے لگا	اتبل=	طاقت ور
آہاں=	دہاں	اتیس=	اتی کی انفیای ہوی شکل

اتھ (ات-سنسکرت)= بہت زیادہ
اتّے = اتنے
اتینو= اتنوں
اٹنا= اٹھنا
اچھوں= اب، ابھی، اب تک
اُچانا= اٹھانا، بلند کرنا
اچوک= (ا+ چوک) بے خطا
اچھے= ہوں گے
اچھنا= ہونا، رہنا
اخبر= خبریں
آداس= مختلف، علاحدہ
ادمان= ادنیٰ
ادھار= سہارا، آسرا
ادھار= غذا کھانا
ادھر= بے سہارا، ادھورا
ادھیر= مضطرب، بے چین
ارت= (ارتھ، سنسکرت) معنیٰ
اروار= عمدہ، ملائم
آڑاڑاوتا= آواز کے ساتھ گریہ کرنا
اڑگسی= ناکارہ، بھدا
اڑلینا= ضد کرنا

اُساس= آہ
اساس باھنا= آہیں بھرنا
اساس گھالنا= آہ بھرنا
استقبیل= استقبال خیر مقدم
اسمان= آسمان
اسمانی= آسمانی
اسودا= آسودہ
اصلا= اصیل=
افسوس کھانا= افسوس کرنا
اکاس= آکاش، آسمان
اک دکھ اپنا موندیں لوگ= نقصان اٹھانا اور لوگوں سے شرمندہ ہونا
اگلا= بڑھ کر، زائد
اگھانی دل سیر، پیٹ بھرا
آگھیں= آگے
الاٹ= الٹا
اُلاس= مسرت، آسودگی
اُلاسی= مسرت آسودگی
اناؤ= لاؤ
انبر= آسمان
انپڑانا= پکڑنا، پہنچانا
انت= (سنسکرت) حد اختتام

انجھو = آنسو

انجھو جھرنا = آنسو ٹپکنا

انجھو ڈھالنا = آنسو بہانا

انجھو گھونٹنا = آنسو پینا

اندازا = قدرت، حیثیت مجال

اندکار = اندھیرا

اندن = جہیز

اندھاری = تاریکی

اندھلا = اندھا

اندیش = فکر، خیال

اندیشے بچھ بھانا = فکرمند ہونا

اندیشے بھیتر پڑنا = فکرمند ہونا

انکو = آنکھوں

انکھوں = آنکھیں

انکھیا = آنکھیں

انکھیاں تاننا = آنکھیں پھاڑنا حیرت زدہ ہونا

انکھیاں چھائے رہنا = آنکھوں میں تاریکی چھا جانا

انکھیو = آنکھوں

انگ = جسم، بدن

انگات = مصیبت میں مبتلا کرنا

انگار پھنکنا = جلن ہونا

انگار لانا = آگ لگانا

انگن = آنگن

انگے = آگے

انکھے = آگے

انگھیں = سامنے آگے

اُنے = انھیں

او = اوہ، وہ

اوبھار رہنا = کھڑا رہنا، نمودار ہونا، طلوع ہونا

اوبھک = (ابھیک) بہادر جرأت مند

اوبھنا = کھڑا ہونا

اوبھینا = انتظار کرنا

اوبھی ہونا = جوش میں آنا

اوپر پڑ آنا = ٹوٹ پڑنا

اوپر پڑ ملنا = جوش اور خلوص کے ساتھ ملنا

اوڑنا = آپڑنا

اوت = کپڑے کا تانا، عمودی تار سورج یا چاند کی کرن

اوتا=	آتا	اوڑی کھالنا=	ٹوٹ پڑنا
اوتارنا=	اتارنا	اوس=	اُس
اوتاری=	اوتار کی مونث	اوکر=	آکر
	نصب العین عورت	اون=	اُن–وہ
اوتیئوں=	اتنے، زیادہ	اونا=	آنا
اوتی=	اتنی	اونچی بیٹھک=	عزت بلند مقام
اوتے=	اتنے	اونچی بیسک=	عزت پانا
آوتے=	آتے	اوتھا=	وہاں
اوٹنا=	اٹھنا	اوتھاں=	وہاں
اوٹن لاگا=	غصے میں آنا	اوتھیں=	وہیں
اوٹھنا=	اٹھنا	اوھاں=	وہاں
اوجڑ=	اجاڑ، ویران	اوھی=	وہی
اوچانا=	اٹھانا بلند کرنا	اوھی=	اسی وقت، فوراً
اوچنا=	(اوچٹ) اچانک	اماں=	یہاں
اوچک کھانا=	حیران ہونا	اہمال (عربی) سستی-	تساہل
اودھر=	کوکھ، دل	اہے=	ہے
اودھر=	اُدھر	اے=	یہ
اودھوت=	بہادر	اے=	(جمع) اشارہ قریب
اوروتہ=	اروں	ایتا=	اتنا
اوڑنا=	اڑانا	ایتال=	اب
اوڑانا=	اوڑھنا	ایتی=	اتنی
اوڑی باھنا=	ٹوٹ پڑنا	ایتے=	اتنے

ایدھر= ادھر

ایراقات (اراقت)= پیشاب

ایس= اس

ایساں= ایسا کی انفیائی ہوئی شکل

ایسے بھیتر= اس وقت۔ ایسے میں

ایسیں میں= ایسے میں

ایکاایک= یکا یک

ایکس= ایک

ایکن= ایک

ایکوں= ایک

ایکی= ایک ہی

ایماں پانی دیتا= بے ایمانی

ایں= یہ

اینچ= یہی

ایتھا= یہاں

ایتھا چہ= یہیں (چہ تاکیدی)

ایتھاں= یہاں

ایتھو= ان

ایتھیں= یہاں

ایھوں= یوں ہی

ب

با (فارسی)= ساتھ، معہ

بات گزرانا= بات کہنا

بات لے اٹھنا= بات چھیڑنا

باٹ برانا= راستہ روکنا مزاحم ہونا

باٹ بھولنا= راستہ بھولنا

باٹ پکڑنا= راستہ چلنا

باٹ دیکھنا= راہ دیکھنا انتظار کرنا

باٹ لینا= راستہ لینا

باج= بغیر

باخیا= چوٹ لگنا

باجنتر= ساز

باجن= بجنا

بار= مرتبہ، دفعہ

بار= وقت، دیر

بار= واسطے

بار= تیوہار

باراں= بارہ

بارلانا= دیر کرنا

بارلگنا= دیر ہونا

بارہا= بارہ

باروباٹ= منتشر ہو، برباد ہونا

باری= کیاری — بجھنا= بوجھنا
بازاں= بعدازاں — بچہ= بیچ، درمیان
بازوکم ہونا= قوت کم ہونا — بچھوڑا= بچھڑاہوا
بازی آنا= مسئلہ درپیش ہونا — بچھوڑا= فراق، جدائی
بالا= چھوٹا — بُد= (بدھ)(سنسکرت)
بانچنا= بچنا — عقل
باند= غلام — بدانا= سرکرنا، طے کرنا
باندا= باندھنا — بُد دینا= ہدایت کرنا
باندھی= باندی، کنیز — بدسننا= مشورہ قبول کرنا
باد= دم، زندگی — بڈنا= بڑھنا
باولی= دیوانہ — بڈھن= پڑھنا
باہا= بانہہ — بڈھنا= بڑھنا
باہاں= باہیں — براں= مرتبہ، دفعہ
باھنا= ڈالنا — براں= (باران) بارش
باہیں= واسطے کو — برانا= روکنا
باہیں= کی — برجنا= روکنا
بائیں= باولی — برساہونا= ورشاہونا، بارش
بٹے= راستے — برساوا= نقصان
بجاآنا= بجالانا — برشکالا= موسم باراں
بجاگ= زہریلا سانپ — برغوں= باجے کی ایک قسم
بجانا= پیٹنا — برفور= جلدی، فوراً
بجر= (سنسکرت)، پتھر — بس= بسیار، زیادہ

بسارنا= بھولنا ‏ ‏ بنیاد مانڈنا= بنیاد رکھنا
بسابس= (وشواس) سنکرت ‏ ‏ بوٹیکہ= بوٹا، پرچم
بھروسہ= اعتماد ‏ ‏ بول دھرنا= حرف گیری کرنا
بسرانا= بھولنا ‏ ‏ بول سنبھالنا= وعدہ ایفا کرنا
بسرنا= بھولنا ‏ ‏ بول سنوارنا= خوش گفتاری
بسنت= آباد ہونا ‏ ‏ بول چالیائل کرنا= کہاسنا معاف کرنا
بس ہونا= بس میں ہونا ‏ ‏ بونباں= بوم (چیخ پکار، شور) کی جمع
بکھان= بیان
بکھان بولنا= بین کرنا، تعریف کرنا ‏ ‏ بھات= طرح، قسم
بکھانتا= بیان کرنا ‏ ‏ بھار= بوجھ، فوج
بکھرنا= بکھیرنا ‏ ‏ بھار آوو پڑنا= مصیبت، اپڑنا
بلاؤ= بلا کبر ‏ ‏ بہارنا= صاف کرنا، مٹادینا
بل جانا= قربان ہونا ‏ ‏ بھاکنا (بھاشن)= بیان کرنا، مخاطب کرنا
بلکت= بلکتا ہوا، روتا ہوا ‏ ‏ بھانا= ڈالنا
بلکہ بلکہ جیو دینا= بلک بلک کر مرجانا ‏ ‏ بھانت= قسم، طرح
بلکھی ہونا= بخیدہ ہونا، بے چین ‏ ‏ (بھات کی انفیائی ہوئی شکل)
بلکھنا= بے چین ہونا ‏ ‏ بھانٹا= توڑنا
بلوند= طاقتور، توانا ‏ ‏ بھاؤ= بہائے
بند= بندا ‏ ‏ بھاونا= بھانا، ڈالنا
بندی= لونڈی کنیز ‏ ‏ بھتار= (بھرتا) شوہر
بنوا= بن، جنگل ‏ ‏ بھت پڑے= ایک کوسنا، برباد ہوجائے
بنوں= بنتی= منت ساجت ‏ ‏ بھتیاں= بھت، مسکن، مقام

بھربھر رونا=	زار زار رونا	بھول رہنا=	شیدا ہونا
بہروپ رچنا=	سوانگ بھرنا	بھول گھالنا=	بھول جانا
بھڑیا=	بھیڑیا	بھولنا=	فریفتہ ہونا
بھشت =	بہشت، جنت	بھونت =	بہت
بھشتی =	بہشتی، جنت میں	بھونڈی=	بدبخت، بدسلیقہ
	رہنے والا	بھوئیں آنا=	زمین پر گرنا
بہکت =	بھکت	بھوئیں بھان ہونا=	برباد ہونا
بھکرا=	خشک مٹی		مٹی میں مل جانا
بھل=	بھلا، نیک	بھی=	پھر، بعد ازآن
بھل =	بھول	بھیا=	ہوا
بہلاؤ=	فریب دینا	بھیتر=	اندر
بھیتری=	دشمن	بھیجنا=	بھیگنا، تر ہونا
بھو=	بہت، زیادہ	بھیدک=	بھید جاننے والا،
بھوت=	بہت		راز داں
بھوتیرا=	بہتیرا	بھیر=	ساز کی ایک قسم
بھوروپ=	کئی روپ والا	بھیس پھرنا=	بھیس بدلنا
پھوڑنا=	واپس کرنا، لوٹنا	بھیں =	زمین
بھوکن=	بھونکنا	بھین=	بہن
بھوگ=	عیش وعشرت	بھینا=	بھنا، بہن
بھوگن=	بہت سے گن والا	بھینت =	(بھینت) دیوار
	خوش صفات	بھیں کا گھات ہونا=	مٹی میں مل جانا
بھولانا=	بھلانا	بی=	بھی

بیان = پیدائش

بیانا = پیدا کرنا

بیاہ بدہیوں = بیاہ رچاؤں

بیاہ مانڈنا = شادی کرنا

بیٹنا = بیٹھنا کی غیر ہاکاری شکل

بیٹنا = بہانا

بجھنا = بھیجنا کی تقلیب

بچھو = بچھو

بید = وید

بیر = بہادر، بھائی

بیروں = (بیری، دشمن) کی جمع

بیری = دشمن

بیسر جانا = بسر جانا، بھول جانا

بیسک = بیٹھک، تخت

بین آکھنا = بین کرنا

بینگا ٹینگا = ٹیڑھا، میڑھا

بکھیتر = (بھیتر)، میں

پ

پاپن = پاپ کرنے والی عورت

پاتھر = پتھر

پاٹ = سبق

پاٹ = تخت

پرکم = مصیبت، نقصان

پھنانا = پہنانا

پناں آنا = سینے کی تکلیف، چھاتیوں میں دودھ بھرنے سے تکلیف پیدا ہونا

پھند = فریب

پھوٹنا = منتشر ہونا

پھوٹن = پھوٹنا

پھیٹنا = ادا کرنا، واپس کرنا

پھیر = پھر

پھینا = پہنا

پے = پر

پتیا = پتہ

پیٹن = پیٹنا

پیٹھ سنگھاتیں = پیٹ کے ساتھ حاملہ

پیٹ رہنا = حمل قرار پانا

پیٹنہ = پیٹ

پیٹنہ جالنا = پیٹ جلانا، اولاد کا غم دینا

پیٹھ پھرائے = بے رخی کے ساتھ

پیٹھنا = گھسنا، داخل ہونا

پیچھیں = پیچھے

پیرت = (پریت) محبت

پیڑاں لگنا = دردزہ

پیڑ ینہ = پیڑ کی جمع

پیسنا = گھنا، داخل ہونا

پیکھت = دیکھ کر

پیکھنا = دیکھنا

پیلی پار = پرے، کنارے

پیلی پاڑ = پرے کنارے

پیچ = چاول کو ابالنے سے جو پانی نکلتا ہے

پینا = پہنا

پیوکے = باپ کا گھر (میکہ)

ت

تاپ پکڑنا = جلنا، غم کھانا

تاپت = تپا ہوا

تازی = عربی

تاک = تک

تالا بیلا = بے چین

تاتھے = تانے، نخھے

تبھیں = تب ہی

تماں = شدید

تتے = شدید

تتے = اتنے

تخت چھڑانا = بیاہ رچانا

تراس = (سنسکرت) خوف

ترت = فوراً جلدی

ترقنا = تڑخنا

ترنا = تیرنا

تروار = تلوار

ترات = جلدی

ترکاں مارنا = ٹیس مارنا

تس = اس

تعزیت ماڈنا = تعزیت کرنا

تکڑے = ٹکڑے

تکڑنا = لڑھکنا

تل = نیچے

تلا = (ٹیلا) نشیب، تالاب

تل آنا = معلوم ہونا

تل کی مائی اوپر کرنا = نہایت جدوجہد کرنا زیروزبر

تلملا کرنے لاگنا = تلملانا

تلھیں = نیچے

تمھن =	(تمن) تم	تہدم ہونا =	حیران ہونا، دم بخود ہونا
تن =	تمین		
تِن =	تنکا	تھر =	تیرا
تنبھی کرنا =	تنبیہ کرنا	تھر ہر =	مسلسل، لگا تار
تو =	تک، تب	تھر ہر کانپنا =	تھر تھر کانپنا
توبرتو =	منزل بہ منزل سلسلہ وار	تھر ہر ہونا =	تھرانا
		تھنڈا =	ٹھنڈا
توٹ =	ٹوٹ	تھی =	سے
توج =	تجھ کو	تھیراہنا =	ٹہرنا
توجہ =	تیرا	تھیں =	سے
توجھ =	تیرا، تجھ کو	تھیں =	تیرے
تورت =	فوراً	تھیں =	تم تو
توڑن =	توڑنا	تی =	تھی
تو لک =	تب تک	تیتا =	اتنی
توں =	تو کی انفیائی ہوئی شکل	تیدھر =	ادھر
تونچہ =	اسی وقت	تیرتوں =	تیرنے والے
توے =	تو	تیزی =	(تازی) عربی گھوڑا
تویچہ =	تب ہی	تیسا =	ویسا
تھاکنا =	تھکنا	تیسی =	جیسی
تھانا =	صوبہ، علاقہ	تیں =	تو
تھانیدار =	سربراہ، گورنر	تیں =	سے
تھایالینا =	ضد کرنا، اڑ جانا	تیوں =	یوں

ہتھیں = ویسا ہی

ٹ

ٹاک = فوراً، ٹکڑا، حصہ

ٹانٹھ = سخت مضبوط

ٹانک = ایک وزن جو چار ماشے کی برابر ہوتا ہے، ہلکا۔

ٹپ کر = فوراً، ایکا یک

ٹک = ذرا

ٹک ٹک کرنا = ٹخ ٹخ کرنا

ٹکھ = (ٹک) ذرا

ٹھاٹ = جنگ میں آگے بڑھنا

ٹھار = جگہ

ٹھانوں = جگہ

ٹھاؤ = جگہ

ٹھاکنا = ہونا

ٹھپ = یکا یک

ٹھوکا لکھنا = صدمہ پہنچا

ج

جا = جا کر

جات = (فعل) جاتا ہے

جاسی = جائے گا (صیغہ مستقبل پنجابی)

جالنا = جلانا

جان نہ دیتے = جانے نہ دیتے

جاں = جہاں

جاں = جوان

جاناں = جانا کی انفیائی ہوئی شکل

جانت = جانتا

جانو = گویا

جانوں = جانو (گویا)

جانہہ = جائیں

جانی = جوانی

جانی = جان و دل سے

جانی مالنا = جوانی برباد کرنا

جانیہ = جانیں

جاوں = جار کی انفیای ہوی شکل

جاہ = جا

جائی = ایک قسم کا پھول چنبیلی کی ایک قسم

جائے = جا کر

جایا =	پیدا ہوا	جوکی =	جو کہ
جھیں =	جب ہی	جوگ =	واسطے، لیے
جت =	جس، جب	جوگ =	کو، لایق، سزاوار
جتن رکھنا =	حفاظت کے ساتھ رکھنا		(یوگیہ)
جتن کرنا =	حفاظت کرنا	جوگائی =	جوڑا، رفیق حیات
جتیں =	جتنے	جوگ لینا =	سنیاس لیا
جٹھیا =	ہم آغوش ہونا	جولگ =	جب تک
جدھاں =	جب	جوئی =	جورو، بیوی عورت
جرم =	ہمیشہ، جنم	جوے =	ہوی، عورت
جرم آڑا =	مصیبت بھری زندگی	جھاڑ پھٹیا =	قرض سے سبکدوش ہونا
جگ دیٹھا =	جہاں دیدہ	جھاڑنا =	جھڑنا، توڑنا
جگ اٹھنا =	دینا، دیکھنا	جہاز =	جہیز
جگہ =	جگ (دنیا) کی	جہاں دار =	بادشاہ
	ہاکاری شکل	جھرنا =	گھٹنا، کم ہونا
جم =	ہمیشہ، سدا	جھرنا =	رسنا، ٹپکنا
جن =	جو جس نے	جھمکتا =	چمکتا، روشن
جنبانا =	سلسلہ شروع کرنا	جھو =	جیو، دل
جنتی رات =	پیدائش کی رات	جھوٹا کنھارین میٹھے کاں =	میٹھے کی خواہش
جو =	جب، جو		میں جھوٹا کھانا
جور مانڈنا =	ظلم ڈھانا	جے =	جو
جوڑے =	جیوڑے، دل، زندگی	جتا =	جتنا
جوکنا =	جھونکنا	جیتے =	جتنے

جیدھر= جدھر

جیسا کیا پایا سوئے= جیسا کیا ویسا پایا

جیو= (جیا) دل، جان

جیو= جیوں جون ہی

جیئو= جاندار، مخلوق، جیو جنتو

جیوو راس آنا= دل اداس ہو جانا

جیو الجھنا= طبیعت کا پراگندہ ہونا

جیواونا= زندہ کرنا، جلانا

جیو بحق تسلیم کرنا= جان بحق ہونا

جیو پر بھار پڑنا= جان پر بن جانا

جیونا= زندہ رہنا

جیوتی اچھنا= زندہ رہنا

جیوتے جیو= جیتے جی

جیوتیں جیو= زندگی میں

جیوٹا ٹکنا= زدگی باقی رکھنا

جیودان پانا= جاں بخشی حاصل کرنا

جیوڑا= دل، جان

جیوڑا قبض کرنا= روح قبض کرنا جان لینا

جیوڑی= رسی ڈوری

جیوسٹانا= مرنا

جیو سکھ ہونا= دل کو آرام ملنا

جیوسے= جیئے کا صیغہ مستقل پنجابی

جیو کا دھاک پڑنا= جاں آفت میں پڑنا

جیو کاڑھنا= زندگی بسر کرنا

جیو کھانا= زندگی کی خوشی

جیو کی باؤ (جیو= زندگی+ باد= ہوا)= جان جیون وائیو

جیو گلے آ والجھنا= جان لبوں پر آنا

جیو گھات کرنا= جان پر گھات کرنا

جیولانا= دل لگانا

جیو منہ سورات پکڑنا= دل میں حرص پیدا کرنا

جیوں موں گانٹھ پکڑنا= دل میں بغض رکھنا

جیون= جوں، جیسے

جیوں= جی، دل

جیون روٹھنا= دل افسردہ ہونا

جیوں لاگ= زندہ رہنے کی خواہش

جیونے= جینے

جیوؤں= (جیوں) جیسا

جیون مارنا= جان سے مارنا

جیوی= زندہ رہی

جیویا=	زندہ رہا	چندراوپی=	چاند جیسا روپ
	چ		رکھنے والی
چار=	چارہ غذا	چنداں=	چاند، چاندنی
چاڑ=	خواہش	چوبس=	چوبیس
چال کرنا=	چلنا جانا	چوٹھ=	چوٹ
چالے سچال=	جل فریب	چوکھٹ=	چاروں طرف
چالے چھندلانا=	دھوکا دینا	چوکیکہ=	ایک ذرا
	جعلسازی	چولھے گھالنا=	چولھے میں ڈالنا
چاہٹنا=	چبانا	چوندھر=	چاروں طرف
چاو=	خواہش	چھات=	اوپر، چھایا ہوا
چاو دینا=	خیر مقدم کرنا	چھاتی پر دکھ ٹوٹ پڑنا=	صدمہ ہونا
	گرم جوشی کا اظہار کرنا	چھانا=	چھانا
چیت دھرنا=	دل لگانا	چھانڈنا=	قے کرنا
چتر=	چالاک عقلمند	چھڑاون=	چھٹانا
چک پچھ=	ذرا	چھڑاون=	چھڑانا
چکہ=	چک کی ہاکاری	چھند کھیلنا=	مکاری سے کام لینا
	شکل ذرا	چھنہ=	سب، تمام
چکھ=	آنکھ	چھوئیں=	چھوٹ کر
چلی=	جلن، بے چینی	چھودھر=	چھ طرف شش جہات
چنتا=	فکر، خیال	چھیلی=	بکری
چنتیا=	سوچا، غور کیا	چیت=	دل
چندر=	چاند	چیت اٹھانا=	اچاٹ ہو جانا

چیت دھر سنتا=	توجہ سے سننا	خوشی دھرنا=	خوش ہونا
چیتنا=	سوچنا،فکر کرنا	خیال پڑ رہنا=	گھات لگانا
چیر=	کپڑا	خیالوں ہونا=	درپے ہونا
چیوکے=	چوکے	خیرت=	خریت
چیودھر=	چاروں طرف	خیل=	گھوڑوں کا گلہ
	ح	داٹنا=	ڈاٹنا
حال مانڈنا=	بدحال ہونا	دار=	لکڑی
حسنا=	حسن (امام حسن)	داس=	غلام
حسینا=	حسین (امام حسین)	دانت کڑکڑنا=	دانت کٹکٹانا
حسین علی=	حسین ابن علی	دانتوں انگل پکڑنا=	دانتوں انگلی کاٹنا
حلہ=	پوشاک	داہڑی=	ڈاڑھی
حولی=	مضافات	داھنا=	غصے میں چلانا
حیف کرنا=	ظلم کرنا،افسوس کرنا	دب دب چلنا=	تیز چلنا
	خ	دب کر=	جلدی سے
خاصے=	خاص	درحال=	فوراً
خبیس=	خبیث	درردوں مرنا=	تکلیف میں مبتلا ہونا
خرخشالانا=	فساد برپا کرنا	درسازنا=	سازش کرنا
خصی=	برائی،دشمنی	درس=	درشن،جلوہ
خطرانپڑنا=	نقصان پہنچانا	درم=	علاج دوا
خواست=	مرضی	دڑدڑ=	دوڑنا،تیز چلنا
خوبک=	خوب،اچھا	دڑنا=	چھپنا
	خوبصورت	دست رس پانا=	موقعہ حاصل ہونا

دسرا =	دوسرا	دماماں کرنا =	دمامہ بجا کر روانگی کی اطلاع دینا
دسنتر =	پردیس		
دسیا =	طرف، سمت	دمامیں =	دمامے
دک دھرنا =	تکلیف پہنچانا	دم کونڈنا =	دم رکنا
دکھا پانا =	دکھ پیدا کرنا	دنبال پڑ رہنا =	تعاقب کرنا
دکھ بھار =	غم کا بوجھ	دنبال پکڑنا =	پیچھا کرنا
دکھ بٹانا =	دکھ بانٹ لینا	دند =	دشمنی
دکھ بٹانا =	دکھ کم کرنا	دندسارنا =	دشمنی کرنا
دکھتان رونا =	بین کر کے رونا	دن وسوری =	دن بدن
دکھ وادھی =	غم دینے والی	دندلانا =	دشمنی پیدا کرنا
دکھ دھرانا =	دکھ پہنچانا	دندی =	دشمن، عدو
دکھ سینے آڑانا =	غم سے دل بھر آنا	دوار =	دروازہ
دکھ کاڑھنا =	دکھ سہنا	دوجا =	دوسرا
دکھ کھڑنا =	غم میں مبتلا ہونا	دوجے =	دوسرے
دکھلاؤ =	دکھایا	دودھ حلال کرنا =	دودھ بخشنا
دکھنا =	دیکھنا	دورا =	مالک، صاحب
دکھن =	تکلیف	دوراہی =	حکومت تسلط
دلاؤ =	دلائے	دوس =	درست
دل بھانا =	لشکر کی صف منتشر کرنا، شدید جنگ کرنا	دوکھ پنھانا =	دکھ برداشت کرنا
		دون =	آگ، سوزش
دیسل لے کر اٹھنا =	نکتہ پیدا کرنا	دونھو =	دونوں
	دلیل پیش کرنا	دونھوں =	دونوں

دونھوں ہات ملنا = پچھتانا، افسوس کرنا

دونھوں = دونوں

دوئی = دو

دوے = دو

دھات = طرح، قسم

دھات مانڈنا = ماجرا بیان کرنا

دھاڑ = آفت، تکلیف، لوٹ

دھاڑ آنا = مصیبت نازل ہونا

دھاڑ باھنا = تکلیف دینا، لوٹ مار

دھاڑ لانا = مصیبت پیدا کرنا

دھاڑی = ڈاڑھی

دھاڑی توڑنا = غم یا فکر میں مبتلا ہوکر ڈاڑھی نوچنا

دھاڑی کھوسنا = ڈاڑھی پکڑ کر کھینچنا

دھاک پاڑنا = دھاک بٹھانا

دھاکوں سینا پھاٹ مرنا = خوف سے مرجانا

دھانا = دوڑنا

دھاندن = گڑبڑ، بے اعتدالی

دھانوں گھالنا = فاصلہ طے کرنا

دھائے دھائے رونا = زار و قطار رونا

دھپ کالا = موسم گرما

دھجہ گھالنا = حلیہ بگاڑنا

دھر = طرف، جانب، سمت

دھر = ساتھ، سے

دھرنا = رکھنا

دھڑی = ڈاڑھی

دھس = پہاڑ کا ڈھلوان

دہلی = دہلیز

دھن = عورت

دھندے بھیتر گرفتار ہونا = دنیا کے کاروبار میں مصروف رہنا

دھنڈولنا = تلاش کرنا

دھنک = ڈھکن

دہن ہونا = غذا بننا

دھولورا = دھول، گرد و غبار

دھولی ملانا = مٹی میں لڑھانا

دھی = بیٹی

دھیان سٹھنا = خیال ترک کردینا

دھیاں لگنا = خیال میں رہنا

دھیر = طرف

دھیر = دھیرج، ہمت، حوصلہ

دھیرا = ہمت

دھیرک دینا = حوصلہ افزائی کرنا

تسلی دینا

دھیلا = مشکل، دشوار

دھین = خواہش

دیپک = چراغ

دیپک تان = وہ تان جس کو گانے سے چراغ جل اٹھتے ہیں

دیٹھ = نظر

دیٹھنا = دیکھنا

دیں = دن

دیسک = دن، روز

دیسوں = (دے+سوں) دے سکوں گا صیغۂ مستقبل، پنجابی

دیسے = دیں گے

دیک = دیکھ

دیکنا = دیکھنا

دیکھت = دیکھتے ہوئے

دیکھن = دیکھنا

دینت = دیو، بھوت، پریت

دیوا = دیا، چراغ

دیوا = دیا، چراغ

دیواناں = دیوانہ

دیوٹی = روشنی۔ چراغ کی کی ایک قسم

دیوٹی = روشنی

دیہ = دے

ڈ

ڈاجنا = دبانا، جکڑنا

ڈاجن لاگیا = جکڑنے لگا

ڈاواں ڈول = ڈانواں ڈول

ڈبتیں = ڈوبتے

ڈبنا = ڈوبنا

ڈلانا = جھلانا، ہلانا

ڈونگر = پہاڑ

ڈونگر بکسنا = پہاڑ کا پھٹنا

ڈوہ = تالاب، گہرا پانی

ڈیل = جسم، ڈیل ڈول

راتی = عاشق، سودائی (مونث)

راتے رات = راتوں رات

راج بھوگنا = راج کرنا، حکومت کرنا

راج بینا = حکمرانی کرنا

راجدھنی = حکومت کی مالک

راج دیکھنا = حکمرانی کرنا

راجستان (راجہ کا استھان = جگہ) محل، دربار

راجستانا = محل، دربار

راکھنا = رکھنا

ران بھرنا = گھومنا، پھرنا

ران لینا = فرار ہو جانا

ران بھرانا = منتشر ہونا

رانا = دھتکارنا

رانیا = دھتکارا ہوا (راندہ)

راؤ = صاحب، حیثیت

راوت = بہادر، سردار

راویوں = راویں (طوطا) کی جمع

رکت = سرخ خون

رتری = سرخ، لال

رچ، رچ کسنا = تفصیل بیان کرنا

رچنا = تخلیق کرنا، پیدا کرنا

رچہ رچہ لیکھنا = تفصیل سے تحریر کرنا

رن آنا = میدان جنگ میں کام آنا

رن اودھوت = مرد میدان

رن دھیرک = میدان کا بہادر

رنک = غربت، غریب

ان نورا = بہادر، جنگجو

رواج پات آنا = اعزاز ملنا

روپا = چاندی

روت = سنسکرت (رت) موسم

روتیں = روتے

روخ پکڑنا = رخ کرنا

رورو = رواں دواں

رورونینوں دھارلانا = آنکھوں سے آنسو بہانا

روزی ہونا = فائدہ مقرر ہونا

روس = (سنسکرت) غصہ

روس اٹھنا = غصہ کرنا

روکھ = سنسکرت، درخت

روکھ اٹھنا = بیمار ہونا

رونا کوٹنا = رونا، دھونا

روندھی آنا = اندھنا

روندھنا = اندھنا

رونکھوں = رونکھ (درخت) کی جمع

رووت = راوت، بہادر، جانباز

روے کر = روکر

رہس = راز

رہس = خوش گوارو

پرمسرت

رہسی = رہے گا، صیغہ مستقبل، پنجابی

رھن لاگے = رہنے لگے

رھئی = رہی

ریر = آواز، نعرہ

ز

زار ہزار رونا = زار زار رونا

زار پیزار رونا = زار زار رونا

زال = بوڑھی

زخموں بھیتر تکہ تکہ ہونا = زخموں سے بدن چھلنی ہونا

زور مانڈیا = ستم ڈھانا

زہرا پھوٹنا = زہر آب ہونا

زہ زاد = اولاد

س

سات = ساتھ کی غیر ہاکاری شکل

سات = ساعت، وقت گھڑی

ساتی = ساتھی

سار = طرح، مانند

سار = عمدہ، ایک پرندہ۔ مینا

سارنا = ختم کرنا

سارنگ = سرنگ

ساریوں = سکھوں

ساسر = خسر

ساندھ = جوڑ، عضو

ساوج = وحشی، جنگلی جانور

ساھورے = سسرال

سبھ = سب

سبزک = ایک پرندہ

سجانا = خوبصورت

سیا = سیاہ

سپناں = سپنا، خواب

ست = سچ، ایماں

ستا، عزت

ستر دھال یا ستر دھار = کٹ پتلیاں نچانے ولا

ستی = سے

ستی ہونا = تباہ ہونا

ست لینا = ڈال دینا

سٹنا = ڈالنا

سجان = عالم، عقلمند

سچہ = سچ کی ہاکاری شکل

سچیں = واقعی، درحقیقت
سُد = (سدھ) خبر، ہوش وحواس
سدبسرنا = ہوش وحواس کھودینا
سدمنہ = خوبصورت
سدمارگ = سیدھا راستہ چلنے والا
سرانے = سرہانے
سربھل = سرکے بل
سرتو پاوں آگ اوٹھنا = بہت زیادہ غصے میں آنا
سرتوپاہ = سرتاپا
سرتوپائے = سرسے پاؤں تک مکمل پورا
سرتھے چھتر ڈھل جانا = سرسے سایہ اوٹھ جانا
سرتھیں = پھر سے
سرتے پورتی = سرتاپا
سرجنا = تخلیق کرنا
سردھنا = متفکر ہونا
سرسا = پرجوش
سرسی = کنول، تروتازہ
سرکاں = سانپ
سرکی چھاوں ڈھلکنا = سرپرست کا مرجانا
سرگ = (سنسکرت) جنت

سرمونڈی = جس کے بال مونڈ دیے گئے ہوں
سروپ = خوبصورت
سرورمان = مان سرور
سروے = پورا
سرھات دھرنا = سر پکڑ کر بیٹھنا صدمے کا سامنا کرنا
سقلاد = (سقلاط) کپڑے کی ایک قسم
سک = چالاک
سکلا = ڈھلا ہوا
سکھ آنند دیکھنا = خوشی اور اطمینان کے دن دیکھنا
سکھ بھوگنا = عیش وآرام میں بسر کرنا
سگلا = سب
سگلیں = سب
سگلینہ = سب
سگلیوں = سب
سل = خلش، چبھن
سمرت = اختیار قدرت
سنپات = (سنتاپ) آفت

	تکلیف	سون=	قسم
سندھ سند=	جوڑ جوڑ	سون=	ساتھ
سنگ=	سینگ	سون=	سے
سنگھات=	ساتھ	سون مکھ=	روبرو
سنورا ہونا=	جوش میں آنا	سونھ=	سونہہ، سے
	مشتعل ہونا	سوئے=	خلوص ومحبت
سوں کھانا=	قسم کھانا	سہروپ=	سروپ، خوبصورت
سنہ=	سے	سہس=	ہزار
سنھنا=	سنا	سہسر=	ہزار
سوان=	خوبصورت	سہک سہک انجھوڑھالنا=	سسک سسک کر آنسو بہانا
سوت=	اچھا، ٹھیک		
سودکھونا=	ہوش وحواس کھونا	سہکنا=	سسکنا
سورات=	خودغرض، ہوس	سہمالنا=	سنبھالنا
سورنا=	برداشت کرنا	سہنا=	اچھا لگنا
سوریت=	داشتہ	سہنا=	سپنا خواب
سوس پکڑنا=	خشک ہونا	سہناں=	سپنا (خواب) کی انفیائی ہوئی شکل
سوسنا=	خشک ہوجانا		
سوکا=	سوکھا	سیالا=	ٹھنڈا
سوکھوں راکھنا=	آرام سے رکھنا	سیاناں=	سیانا (ہوشیار وعقلمند) کی انفیائی ہوئی شکل
سوکھی راکھنا=	سکھ، چین سے پرورش کرنا	سیتل=	ٹھنڈا
سومکھ=	سامنے	سیتن=	ساتھی
		سیتیس=	سے

سیدھیں= سیدھے

سیر= سر

سیس= (سنسکرت) سر

سیس اتارنا= سرکاٹنا

سیس گلے دھرلانا= گلے لگانا

سیس= سے

سینا= سینہ

سینا پھاٹنا= خوف طاری ہونا

سینتیس= سے

سینے پہاڑ آڑ آنا= مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑنا

سینے کا سل بیٹھنا= دل کی خلش دور ہونا

سینے کے کیواڑ کھلنا= روحانیت پیدا ہونا

سینے لانا= سینے سے لگانا

سینیس= سینے کی انفیا کی ہوئی شکل

سیوں= ٹھنڈا

سیوے= سو۔وہ

سئینا= سہنا

ش

شار= شال

شریر= (سنسکرت) جسم، بدن

شعری= شاعری

شکریار کرنا= شکر بجالانا

شوے= شوہر

شرگ= شہ رگ

ص

صاہوری= (ساھورے) سسرال

صباح= صبح

صبر پکڑنا= صبر اختیار کرنا

صبی (عربی)= لڑکا، بچہ

صدر سنوارنا= مسند صدارت پر رونق افروز ہونا

ض

ضبط کرنا= حاصل کرنا، قبضہ کرنا

ضرب= طرح

ضرورات= ضرورتیں

ضید مانڈیا= ضد کرنا، اڑجانا

ط

طاقت آنا= سہنا، قوت برداشت پیدا کرا

طرکن لاگا= تڑخنے لگا

طور= (طیور) پرندے

ع

عاروس= (عروس) دلہن
عجب کر رہنا تعجب کرنا
عقد پھڑانا= نکاح کرنا
عورات= عورت کی جمع
عیب کرنا= عیب نکالنا

غ

غدر کرنا= ہنگامہ کرنا،
ظلم ڈھانا
غدر مانڈنا= غدر کرنا۔
فساد برپا کرنا
ظلم کرنا
غدر ہونا= ظلم ہونا
غدری= غدار عورت
غزا= (عربی) غزوہ
جنگ
غفلت کھانا= غفلت کرنا

ف

فاطم= حضرت فاطمہ زہرا
فراد= افراط
فرصت دیکھنا= موقع کا انتظار کرنا
فرمان بر= فرماں بردار
فرماں آنا= رونا آنا
فل کرنا= (عربی) معاف کرنا

ق

قابض کرنا= قبضہ کرنا
قابل آنا= پسند آنا، قبول کرنا
قابیل= قابل
قاقم= ایک جانور جس
کے چمڑے سے
قیمتی لباس تیار کیا
جاتا ہے۔ پوستین
قصد مانڈنا= ارادہ کرنا در پے ہونا
قطیفا= چادر
تلہا= چشمہ
قہر اتارنا= قہر نازل کرنا
قہر مانڈنا= قہر نازل کرنا

ک

کاپڑ= کپڑا
کاٹن= کاٹنا، قتل کرنا
کارن= سبب، لیے، واسطے
کاری= کالی
کاڑنا= نکالنا

کاڑھا ہونا = کھڑا ہونا
کاڑی کھوٹ = تنہا، اکیلا
کاکلوت = خواہش، حرص
کال = زمانہ، موسم، وقت
کاج = (سنسکرت) الگ کرنا، جدا کرنا
کالج = کلیجہ
کالج واجنا = کلیجہ مسلنا، رنج پہچانا
کالے = کالی، موسم، وقت
کام ابتر کرنا = کام بگاڑنا
کام آوارہ کرنا = کام بگاڑنا
کاں = کا
کاں = کارن، سبب، واسطے
کانپ پڑنا = کانپنا
کانجی = چاول دھونے کے لیے استعمال کیا ہوا پانی جسے پکا کر مزیدار بنایا جاتا ہے
کان کواڑ کھلنا = کانوں کو بھلا لگنے والی آواز یا بات
کانوں بول نہ پڑنا = کان پڑے آواز سنائی نہ دینا

کانوں ڈھنک پڑت = کانوں میں ڈھکن پڑنا، سماعت کا متاثر ہونا
کاوے = جلدی، فوراً
کاہ = کھا
کاہلیاں = کاہل (نقارہ) کی جمع
کاہے = کیوں
کپال = کاسہ سر، کھوپڑی
کت = کدھر، کہاں
کت ضرب = کس طرح
کت کت ساز = کس کس طرح
کتلا = کیلا
کتی = کیا (فعل، مونث)
کتی = کتنے
کتیک = کتنے
کٹارا = کٹار
کجناں = (کاجن، کام) کام، کرنا
کد = کب
کد = کبھی
کدھریں = کدھر، کبھی
کرت = کرتے، کرکے
کرتار = اللہ، خالق

	کرون (وری)	کڑکا=	(کھڑک) تلوار
	کرکے	کپٹ=	کوڑا کرکٹ
کرسوں=	کروں گا صیغہ	کسوت پھیرنا=	لباس زیب تن کرنا
	مستقبل-پنجابی	کشکہ=	(کاش+کہ) کاش کہ
کرسی=	کرے گا صیغہ	کلانا=	ملانا
	مستقبل-پنجابی	کل سُتر=	کٹ پتلی کی دوڑ
کرسے=	کرے	کلونڈ=	شرمندہ، فارم
کرسین=	کریں گے	کلھلن=	کھڑکنا
کرکرلانا=	بیاہ کرکے لانا	کمل=	تازہ، نوشگفتہ
کرکس=	ظلم	کمیں=	کمی کی انفیای
کرن لاگے=	کرنے لگے		ہوئی شکل
کرناں=	کرنا (فعل) کی	کن=	تھوڑا
	انفیائی ہوی شکل	کن=	پاس
کرنی=	کائنات	کن=	کون، کوئی
کرنیں=	کرتے	کنت=	محبوب، شوہر
کروٹ کھاسونا=	مرنا	کنٹالیا=	کاٹ لیا
کردے=	کرے	کنتھ=	(کنت) محبوب، شوہر
کری=	کیا (فعل، مونث)	کنتھا=	(کتھا) قصہ، داستان
کڑبی=	(کڑوی) جوار	کنٹھ=	(کنٹھ) گلا
	کے ڈنٹھل	کندوری=	دعوت، دسترخوان
کڑڑانا=	کڑکنا، گرجنا	کنھاریں=	کھائیں
کڑڑنا=	کنکنانا	کنھیں=	کوئی، کس نے کون

کھیں = (کنے) پاس
کنی = (فارسی) کیا
کنے = پاس
کوپ = (سنسکرت) غصہ
کوٹھ = کوٹھا، پوٹا
کوچ = کچھ
کوڑوں = کروڑوں
کوڑہار = کلہاڑی
کولا = گھر کا کونا
کونا = کھونا
کونڈنا = بند کرنا، قید کرنا
کووا = کنواں
کوے = کوئی
کوئے = کنویں
کھاب = (کھب) خم، جسم کے خطوط
کھال = تالاب، پانی کا ذخیرہ
کھان = کان، معدن
کھانڈا = تلوار
کھانڈے تن آنا = تلوار کے نیچے آنا
کھانکر = غار
کھاہ = کھا

کھتر = جنگ
کھتر = کدھر
کھتو = شرمندہ، نادم
کھری = (کھوری) شرارت
کھڑک = تلوار
کھس کر پڑنا = گر پڑنا، جھل ساقط ہونا
کھلنے لاگنا = کھیلنے لگنا
کھن = (کن) پاس
کھن باندھنا = منزل بنانا
کھنڈ = ٹکڑا
کھنڈ = تلوار
کھنڈا = تلوار
کھنڈیا = ٹکڑے کرنا
کھنک = کھانسی
کھنہ = (کھن کی ہا کاری شکل) آسمان
کھودن = کھودنا
کھوسنا = کھسوٹنا، نوچنا
کھول (کول) سینہ
کھول (کول) = ایک قسم کا ہتھیار
کھول کہنا = تشریح کرنا

کھول لکھنا= وضاحت سے لکھنا

کھیا= کہا

کھیتیں= کہتے

کھیلت = کھسکتا ہوا

کھیں= کہیں

کھیوں کرتا= کیا کریں؟

کھیئیں = کہی ہوئی بات، حکم

کئی= کیا (فعل، موئج)

کی= کہ (کاف بیانیہ)

کی= کیوں

کیاں= کی (حرف) کی جمع

کیتا= کرتا، کیا

کیتا= کتنا

کیتکہ= کئی ایک

کیتنہ= کتنے

کیتوں= کتنے

کیتی= کتنی

کیتی= کرتی، فعل مونث

کیتے = کتنے

کیجنے = (کجنا=کرنا) کیا

کید= عربی، دھوکا۔مکر

کیدھر= کدھر

کیر= عفوتناسل

کیر= کو

کیرا= کا

کیری= کی

کیرے= کے

کیس (سنسکرت) بال

کیں= کہ

کیھی = کوئی

کیوں= کیونکر، کس طرح

کیوں کرنا= کیسے کریں، کیا کریں

کیوں کیوں= کیسے کیسے

کیھیں = کہیں

کیھن = کہی ہوئی

گ

گاب= حمل

گاب رہنا= حاملہ ہونا

گات= جسم، لباس، کنچلی

گات= (گانرا) زمین

گاڑھا= بہت

گانٹھ گھالنا= گرہ لگانا، جوڑنا

گت= ماضی، گزرا ہوا

گت = سلیقہ

گزرانا = پیش کرنا

گگن = آسمان

گل = گلا

گلاتانا = گلا پھاڑنا

گلا کھینچنا = گلا سوکھ جانا

گل اوتارنا = گلے میں پہننا

گل جوڑنا کرنا = مربوط کرنا

گل سوں لانا = گلے سے لگانا

گل لگ رہا = گلے ملنا

گلنا = گھلنا، پگھلنا

گل ہات دے رہنا = متفکر ہونا

گھانا = عیش کرنا، لطف اندوز ہونا

گمبیھر = گمبھیر

گگن = آسمان

گھاس = گھاس

گوت = خاندان

گوت اجالا = خاندان کا چراغ

گوتی = اقربا

گوتیوں = ناتیوں، عزیز واقارب

گونچنا = نوچنا

گوس = قریب

گویس حاصل کرنا = قربت حاصل کرنا

گھابر جانا = گھبرا جانا

گھابر کرنا = گھبرا دینا

گھابر ہونا = پریشان ہونا

گھات بساس = اعتماد کو ٹھیس پہنچانا

گھات دیساس = وشواس اعتماد کو ٹھیس پہنچانا

گھات مانڈنا = گھات کرنا

گھات کرنا = دشمن کرنا

گھاڑی = شدید، بہت

گھالنا = ڈالنا

گھانس (گھاس) = م چارہ غذا

گھاہ باجنا = زخم کھانا

گھاؤ بیٹھنا = زخم لگنا

گھاؤ = گھاو کی انفیای ہوی شکل

گھاویں = گھاؤ کی جمع

گہہ بہ گہہ = وقت بے وقت

گھر دیپک = گھر کا چراغ

گھڑرا کھنا = گھڑنا

گھنگچی= ایک جھاڑی کا بیج جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے لیکن اس کا منہ کالا ہوتا ہے۔ یہ ماشے کا آٹھواں حصہ ہوتا ہے

گھنیری= بہت، شدید

گھوٹنا= پیتا

گھول= گھل کر

گے= گے

ل

لاجاور= لاجورد

لاڑلڑاؤ= ناز و نعم سے پروان چڑھانا

لاڑ پالنا= لاڑ سہنا

لاڑکھیلا= لاڈلا

لاگنا= متعلق ہونا، ربط پیدا کرنا

لانا= لگانا

لاؤ= لایا

لاؤ= لاکر

لاہے= نیک کام

لچے= ننگا، غریب

لڑتیں= لڑتے

لڑنا= کاٹنا، ڈسنا

لڑنا (لڑھنا) لت پت ہونا

لشکر مارنا= لشکر والوں کو قتل کرنا

لشکر ملانا= لشکر اکٹھا کرنا

لطیفک= لطیف، نفیس

لک= لاکھ

لک= تک

لکھیا= لکھا

لگ= تک

لگت= فوراً

لگن پاٹ لاگنا= شادی کی دھن میں رہنا

لگے پات کہنا= لگے ہاتھوں کہنا

لوج= کشمکش، جدوجہد

لوجھن= جنگ

لوجھنا= جنگ کرنا

لوٹ بیٹھنا= پسند کر لینا

لوڑنا= چاہنا

لوک= لوگ

لوک لاج= لوگوں کو لحاظ

لولو= بیتاب

لوہو= خون

لوہو چھانڈ نا= خون کی قے کرنا

لہو کیرے کھال بہانا= خون کی ندی بہانا

لہرا= بچہ

لہرے= بچے

لہرے پن= بچپن

لہر پہنیں= بچپن

لھڑنا= لڑھنا

لھور پن= بچپن

لھورے= چھوڑے

لئی لئے = بہت زیادہ= (مراہٹی)

لے کر اٹھنا= خیال ظاہر کرنا

لیکھا= تحریر، عبارت

لیکھنا= لکھنا

لیکھ= نوشتہ، تحریر

لیہ= لئے

م

ما= ماں کی غیر انفیائی ہوئی شکل

ماتم شور مانڈنا= ماتم کرنا

مائی= مٹی

مار= مار کر

مار بچھانا= موت کے گھاٹ اتارنا

مار پاڑنا= مار کر گرانا

مارگ= راستہ

مارگ سٹنا= راستہ بھٹک جان

مارن جوگ= کشتنی، مارنے کے قابل

ماریا پاڑنا= مار گرانا

ماس= مہینہ

ماسک= مہینہ

ماگ (مارگ)= راستہ

ماگیں ماگ= بہت سے راستے

مان= عزت

مانجیا= مانجھا ہو، چمکایا ہوا

مانڈنا= بنانا، تخلیق کرنا

ماٹڑنا= واقع ہونا، مصیبت نازل ہونا

مانس (منشیا) آدمی، انسان

مانک= موتی

مانک ڈوبنا= مرنا

مانک مری= مار دھاڑ

مانا=	عزت کرنا	مصر(عربی)=	شہر
مانھ-ماہنہ=	میں، اندر	مصرے=	مصرعے
مائی=	ماں	معاوی=	معاویہ
مائے=	ماں	معوی=	معاویہ
مائے=	مرے	مغرک(مغرق)=	زرباف
مائے=	میں	مکلانا=	آزاد چھوڑنا
مانیہ=	میں		بے سہارا کردینا
مت=	خیال	مکل=	چمکایا ہوا، زرین
متو=	میت، دوست	مکھ=	صورت
متر=	دوست	مکھ دیکھ نجھانا=	آنکھ لانا
متونا=	متھنا، مسلنا	مکھ میں مائی گھالنا=	منہہ میں مٹی ڈالنا
مجہار=	میں، اندر		نقصان کرنا
مجھ دھر=	مجھ کو	ملا=	باغ، کیاری
مجیرا (منجری)	کلی، شگوفہ	منتر بھار=	جادو ٹونا
مخول=	اداس	من دھیر راکھنا=	دل میں ہمت
مرتیں=	مرتے		پیدا کرنا
مردک (فارسی)	چھوٹا مرد	منڈاسا=	پگڑی
مرناں=	مرنا کی انفیائی	منڈان=	کائنات
	ہوئی شکل	منس=	(منشیہ) آدمی
مرن=	مرنا	من لانا=	من لگانا
مشرف سارنا=	مشرف کرنا	من لبھانا=	دل کو خوش کرنا
مشورت بھاؤ کرن=	مشورہ کرنا	منہ=	میں

منہ سر کوٹنا= منہ اور سر پیٹنا
مہنہ کھٹا کرر ہنا= رنجیدہ ہونا
منیں = میں، اندر
مو= منہ
موا= مرا
موٹھ= تلوار کا قبضہ
موٹ= گھڑی
موچھ= مونچھ
موک= منہ
موزوں آنا= نظم کرنا
موکل= کھلا
موکلانا= آزاد چھوڑنا
موکی= کھلی آزاد
موں= میں
موندنا= شماتت کرنا
مونڈ= بے حیا
مونڈی= سر
مونڈی تل کرنا= شرمندہ ہونا
نادم ہونا
مونڈی تھیں کرنا= شرمندہ ہونا
مونڈی سوتنا= گردن کے منکے
ڈھل جانا
موں رکھنا= رعایت کرنا

لحاظ رکھنا
مون ہونا= لحاظ ہونا
مونہہ= منہ، صورت
مونھ= میں
مونھ= (منہ) مقابل سامنے
مونہہ چھپانا= شرمندہ ہونا،
روپوش ہونا
موہے= مجھے، میرے
موی= ماری
موے= مارے
مویوں= مرے ہوئے
مردہ
بھوت= بہت
مہنہ= طعنہ
مھنے دینا= طعنے دینا
میانے= درمیان میں
میت= دوست، پیارا
میٹھی= میٹھی
میٹھی باتیں لانا= بہلانا، پھسلانا
میدان سر= میدان میں
میڈاں= مینڈھے
میھوں= میھ، بارش

ن

نا = نہیں

ناچیز جانا = رائیگاں ہونا

ناد(عربی) = آزاد

نار = عورت

ناری = عورت

ناڑ = نبض

نازوک = نازک

ناگس = بے حقیقت، حقیر

ناماں = نامہ

ناں = نا(نہیں) کی انفسائی ہوئی شکل

ناں گزرانا = نظرانداز نہ کرنا معاف نہ کرنا

ناؤں = نام

ناؤں دھرنا = نام رکھنا، عیب نکالنا

ناؤں لینا = یاد کرنا

ناؤں نشان کرنا = یادگاری باقی رکھنا

ناؤ = (نا+آو) نہ آؤ

ناوتے = نہ آتے

ناوں = نہ آیا

نائیں = نہیں

نپجنا = پیدا ہونا

نپید = ناپید

نت = سدا، ہمیشہ

نجھاتا = غور سے دیکھنا

نر = مرد

نرآس = ناامید

نراسنا = پیدا کرنا

نراسی = مایوسی

نراں = (واحد نر) مذکر

نردھار = بے سہارا

نردھارا = بے سہارا انسان

نرڑی = نٹرلا

نٹری = نٹرلا

نس = (سنسکرت) رات

نسار = کمزور

نساس = بے دم، بے جان

نستارنا = چھٹکارا پانا

نسنگ = برباد کرنے والا

نفا = نفع

نفس = عضو تناسل

نکیتا = گھر-ٹھکانہ

نکلناں = نکلنا

نو = نہیں (مراہٹی)

نند = ہنگامہ، طوفان

نند = (نذ) ندی
نوارنا = دور کرنا، روکنا
نھاسنا = بھاگنا
نھانا = نہانا
نیب = نائب، نھیں، نہیں
نیت = نیّت، ارادہ
نیّت پکڑنا = ارادہ کرنا
نچیت = مطمئن، بے فکر
نیر = نزدیک
نیڑے = نزدیک
نیکلنا = نکلنا
نین = آنکھ
نین پسار دیکھنا = تعجب کے ساتھ دیکھنا
نینو = آنکھوں
نینوں دھار لانا = آنکھ سے آنسو بہانا

و

وا = واہ
والے = (والا) ایک مہین کپڑا
واہ = آہ
واھاں = وہاں
واہ ولے = واویلا
واہ ولے آکھنا = واویلا کرنا
واہ وہو = ہائے ہائے
واہی رے = آہ
وثاق (عربی) = مکان
ودا = وداع
وداع لینا = رخصت ہونا
وقت وعید آنا = موت کا وقت آنا
ولے = ماتم
ونس (ونش = سنسکرت) = کاندان، نسل
وہ = وہ
ووھی = اسی طرح
ویل (بیلا) = وقت گھڑی

ھ

ہات = ہاتھ
ہات دینا = ہاتھ ملانا
ہات لینا = قابض ہونا
ہاتہ = ہاتھ
ہاتھوں کھونا = ہاتھ سے گنوانا
ہاتی = ہاتھی
ہاٹیں ہاٹ = بازار بازار
ہاڑ = ہڈی
ہاڑوں ہاڑوں = ہڈی ہڈی
ہال ہول = حیرانی پریشانی
ہانڈنا = گھومنا، تلاش کرنا

ہانڈن لاگے = گھومنے لگے

ہاوے (ہاوا) = ہوس

ہائے ہو = ہائے وائے

ہر سوئے = ہر طرف

ہر کچھ = جو کچھ

ہریا = سبز

ہریال (ہریل) = سبز رنگ کا پرندہ

ہرینہ = ہرن

ہست = ہاتھی

ہلاک ہونا = سخت تکلیف میں مبتلا ہونا

ہم = (فارسی) بھی

ہماں = ہما کی انفیائی ہوئی شکل

ھموں = ہم

ہمیں = ہم

ہنڈانا = گھومنا

ہنکارا = ہانک

ہنگام = وقت موسم

ہنونت = ہنونت (ہنوماں جی)

ہو = حرف ندا

ہور = اور

ہور سند ہونا = کچھ اور ہی طے پانا

ہوس = خواہش

ہوس انپڑانا = آرزو برلانا

ہوسی = ہو سکے گا۔ صیغہ مستقبل (پنجابی)

ہوسے، ہوگا = صیغہ مستقبل (پنجابی)

ہون = میں، ضمیر

ہون نہ دینا = نہ ہونے دینا

ہوناں = ہونا کی انفینائی ہوئی شکل

ہون لاگا = ہونے لگا

ہووتا = ہونا

ہوون لاگے = ہونے لگے

ہو = ہاں (مراہٹی)

ہوئے کر = ہو کر

ہی = (ہیسا) دل

ہیسا سارا دکھ پکڑتا = شدید غم سے دوچار ہونا

ہیبت کھانا = ڈر جانا

ہیڑا = بدن، ہڈی

ہیں = ہی

ہینا = دل

ہیساں بکسنا = دل پھٹ جانا

ہیسناں گھالنا=	دل خون کرنا	یکھادی بار=	کبھی

ی

		یو=	یہ
یارکیری اچھنا=	یادگار باقی	یوں=	یہ
یاری دینا=	مدد کرنا	یوں پر=	ایسے وقت میں
یاری لانا=	دوستی کرنا	یوڈں=	یوں
یازید معوی=	یزید ابن معاویہ	یہ=	اے (حرف ندا)
یاکی=	یا کہ	یہ مہنہ لے جینا=	بے غیرت زندگی گزارنا
یش (سنسکرت)=	تعریف		
یکہ=	ایک	یکھیں=	یوں ہی
یکھادی=	ایک آدھ	یکی=	ایک ہی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی چند مطبوعات

آئینہ جہاں (جلد چہارم)

مرتب: جمیل اختر

صفحات: 378

قیمت : -/210 روپے

سب رس کی تنقیدی تدوین

مرتبہ : حمیرا جلیلی

صفحات: 640

قیمت : -/156 روپے

ارباب نثر اُردو

مصنف: سید محمود

صفحات: 236

قیمت : -/77 روپے

دکن میں اردو

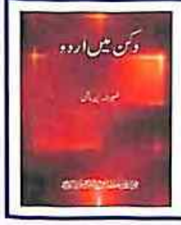

مصنف: نصیرالدین ہاشمی

صفحات: 948

قیمت : -/92 روپے

اردو ڈراموں کا انتخاب

مرتب : محمد حسن

صفحات: 600

قیمت : -/145 روپے

دکن کے بہمنی سلاطین

مصنف: ہارون خاں شیروانی

صفحات: 352

قیمت : -/92 روپے

₹86/-

ISBN 978-81-7587-745-0

9 788175 877450

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

Farogh-e-Urdu Bhawan, FC- 33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110 025